سُورَةُ التَّكْوِيرِ

تفسیر ارشدی

مرتب

ڈاکٹر حافظ ارشد بشیر عمری مدنی وفقہ اللہ

ASKISLAMPEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

COPYRIGHT جملہ حقوق محفوظ
All Rights Reserved 2025

سُورَةُ التَّكْوِيرِ

تفسیر ارشدی

مرتب: ڈاکٹر حافظ ارشد بشیر عمری مدنی وفقہ اللہ

SHAIKH Dr. ARSHAD BASHEER UMARI MADANI waffaqahullah
Hafiz and Aalim, Fazil (Madina University, K.S.A), M.B.A
Founder & Director of AskIslamPedia.com
Chairman: Ocean the ABM School, Hyderabad, TS,INDIA
+91 92906 21633 (WhatsApp only)
www.abmqurannotes.com| www.askislampedia.com| www.askmadanicom

ASKISLAMPEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

بسم الله الرحمن الرحيم

قال اللہ تعالیٰ

إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ

"یقیناً یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو بہت ہی سیدھا ہے"۔

سُورَةُ الإِسْرَاء

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

إن الله يرفع بهذا الكتاب أقواما ويضع به آخرين

"اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن) کے ذریعے بہت سے لوگوں کو
اونچا کر دیتا ہے اور بہتوں کو اس کے ذریعے سے نیچا گراتا ہے"۔

رواه مسلم

سُورَةُ التَّكْوِيرِ

پہلا حصہ

(سورہ کا عمومی جائزہ)

التفسیر سورۃ التکویر

سورہ کا عمومی جائزہ پیش کرتا ہے، جس میں سابقہ اور آئندہ سورتوں کے ساتھ تعلق کو نمایاں کیا جاتا ہے۔ اس میں سورہ کے موضوعاتی انداز اور مقاصد کا بھی جائزہ لیا جاتا ہے۔

نوٹ: سورتوں کے مقاطع اور باہمی تعلق کی اکائیاں پہلے حصہ کا خلاصہ ہے۔

سورۃ کا اجمالی تعارف

ہم سورۃ کو مجموعی طور پر دیکھنے سے آغاز کریں گے — سمجھیں گے کہ یہ اپنے سے پہلے اور بعد کی سورتوں سے کیسے مربوط ہے۔ ہم اس کے اہم مقاصد پر بھی بات کریں گے اور سورۃ کے مختلف حصوں (یونٹس) کا تعارف کرائیں گے تاکہ اس کی ساخت اور پیغام کی واضح تصویر پیش کی جاسکے۔ ان شاءاللہ

(81) سورۃ التکویر		
لپیٹنا	Wound Round and Lost its Light	At-Takweer
مقام نزول: مکہ		

بعض اہداف

- قیامت واقع ہونے کا نقشہ۔[1]
- احوال قیامت اور وحی و رسالت پر مبنی یہ سورت ہے جو ایمان کے لازمی جزء ہیں۔[2]

---

[1] مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں :(من مشاهد القيامة وأهوالها وما يلقاه الإنسان بعد موته:عبد الله بن جار الله بن إبراهيم الجار الله)

[2] مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (أسباب زيادة الإيمان ونقصانه:عبد الرزاق بن عبد المحسن العباد البدر)

❖ ابتدائی ۱۵ آیات میں احوال آخرت کا ذکر ہے، پھر کچھ آیات میں آخرت میں فلاح اور کامیابی کو ثابت کیا گیا ہے، اوراس کامیابی کے حصول کا طریقہ یہ ہے کہ تکبر سے باز آکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کیا جائے۔

یہ شیطانی کلام نہیں بلکہ اللہ کا کلام ہے جو نبی کے ذریعہ انسانوں تک پہنچایا گیا ہے۔ مضحکہ خیز بات یہ ہے کہ آج کے دور میں بھی کچھ لوگوں نے satanic verses کہا جبکہ قرآن میں "فاستعذ باللہ من الشیطان الرجیم" کہا گیا ہے۔ اگر یہ شیطان کا کلام ہے تو کیا شیطان اپنے سے پناہ سکھا سکتا ہے؟؟؟

مختصر تعارف

سورۃ التکویر: موضوعات، ساخت، اور باہمی ربط:

➔ سورۃ التکویر (قرآن کی 81 ویں سورہ) ایک مکی سورہ ہے جس میں 29 آیات ہیں۔ یہ قیامت کے دن کے واقعات کو طاقتور انداز میں بیان کرتی ہے، اس کے ہولناک مناظر اور حساب وکتاب کی ناگزیر حقیقت کو اجاگر کرتی ہے۔ سورہ کی فصاحت اس کا مقصد واضح کرتی ہیں کہ انسانی شعور کو آخری سچائیوں کی طرف بیدار کیا جائے۔

موضوعات

1) قیامت کی نشانیاں

سورہ کا آغاز قیامت کے وقت ہونے والے کائناتی انقلابات کی منظر کشی سے ہوتا ہے، جن میں شامل ہیں:

- ❖ سورج کا لپیٹا جانا۔
- ❖ ستاروں کا جھڑ جانا۔
- ❖ قدرتی نظاموں جیسے پہاڑوں، سمندروں اور آسمانوں کا بگڑ جانا۔
- ❖ فطری ترتیب کا الٹ جانا، جیسے وحشی جانوروں کا اکٹھا ہونا اور انسانوں کا اپنی اولاد سے بے پرواہ ہونا۔

2) انسانی جوابدہی

❖ سورہ بعد میں انسانی ذمہ داری اور جوابدہی کے تصور کی طرف منتقل ہوتی ہے، جس میں زور دیا گیا ہے:

❖ قیامت کے دن اعمال کا ظاہر ہونا۔

❖ مردوں کا حساب کے لیے دوبارہ زندہ کیا جانا۔

3) وحی کا کردار

❖ سورہ کے آخری حصے میں درج ذیل امور کو اجاگر کیا گیا ہے:

❖ قرآن کی سچائی اور اس کا الہامی ماخذ۔

❖ فرشتہ جبرائیلؑ کا وحی لانے میں کردار۔

❖ رسول اللہ ﷺ کی امانت داری اور دیانت داری سے پیغام پہنچانا۔

4) غور و فکر کی دعوت

❖ سورہ کے اختتام پر اللہ کی نشانیوں اور آخرت کی ناگزیریت پر غور و فکر کی دعوت دی گئی ہے۔

ساخت

1) آیات 1–14: قیامت کی کائناتی اور زمینی نشانیاں

❖ ان آیات میں دنیا کے خاتمے اور آخرت کے آغاز کے ہولناک واقعات کو بیان کیا گیا ہے۔ ہر آیت شرطیہ جملے سے شروع ہوتی ہے، جو سنجیدگی اور ہیبت کا احساس پیدا کرتی ہے۔

2) آیات 15–22: وحی کی صداقت

❖ اس حصے میں قرآن کی صداقت اور اس کے الہامی ماخذ پر زور دیا گیا ہے۔ فرشتہ جبرائیلؑ کو امین اور طاقتور قرار دیا گیا ہے، اور رسول اللہ ﷺ کو راست کردار والا بتایا گیا ہے۔

3) آیات 23–29: ایمان کا انتخاب

❖ سورہ کے اختتام پر پیغام کی سچائی کی تصدیق اور انسان کی مرضی پر بات کی گئی ہے کہ وہ ایمان لائے یا

انکار کرے۔ تاہم، یاد دلایا گیا ہے کہ اصل طاقت اور فیصلہ اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ لیکن انسان کو آزادی دی گئی ہے کہ وہ خیر یا شر کا راستہ اختیار کرے (اماشاکرا واماکفورا-سورۃ الدھر)

حصوں کا باہمی ربط

- کائناتی نشانیوں سے انسانی جوابدہی تک
- ابتدائی آیات میں کائناتی واقعات سننے والے کو دنیاوی وجود کی ناپائیداری کا احساس دلاتی ہیں، جو اگلی آیات میں جوابدہی کے موضوع کی تیاری کرتی ہیں۔
- وحی سے غور و فکر تک
- قیامت کی نشانیوں کے بعد سورہ قرآن کے کردار کو ان حقائق کو سمجھنے کے لیے رہنما کے طور پر اجاگر کرتی ہے۔ پیغام کے الہامی ماخذ کی تصدیق اس کی دعوتِ فکر و اطاعت کو مضبوط کرتی ہے۔
- مشیتِ الٰہی
- سورہ کائناتی واقعات، انسانی جوابدہی اور الہامی وحی کے موضوعات کو اس طرح جوڑتی ہے کہ اللہ کی مکمل قدرت اور علم کو نمایاں کرتی ہے۔ یہ سننے والے کو اپنی حیثیت پر غور کرنے کی دعوت دیتی ہے۔

نتیجہ

سورۃ التکویر دنیاوی زندگی کی عارضیت اور آخرت کی دائمی حقیقت کی گہری یاددہانی ہے۔ اس کی منظر کشی اور منطقی ترتیب—کائناتی نشانیوں سے الہامی وحی اور انسانی جوابدہی تک—اسے ایمان اور عمل کی مضبوط دعوت بناتی ہیں۔ اس کے حصوں کا باہمی ربط اس کے پیغام کی ہم آہنگی کو اجاگر کرتا ہے اور اہل ایمان کو غور، توبہ اور آخری حقیقت کی تیاری کی دعوت دیتا ہے۔

دوسرا حصہ

(تفسیری ترجمہ)

دوسرا حصہ (تفسیری ترجمہ)

- قرآن کے معانی کا ترجمہ پیش کرتا ہے، جس کے ساتھ آیت بہ آیت تشریح شامل ہوتی ہے۔
- دوسرا حصہ: ترجمہ
- اس حصے میں، ہم آیت بہ آیت، قرآن کے ہر آیت کو آسان الفاظ میں بیان کریں گے تاکہ اس کا مطلب واضح اور قابل فہم ہو جائے۔ ان شاء اللہ
- سورۃ التکویر: ترجمہ اور سادہ وضاحت (آیت بہ آیت)
- سورۃ التکویر (سورہ 81) قیامت کے دن کے واقعات کو نہایت واضح انداز میں بیان کرتی ہے، جس میں کائناتی نظام کا ختم ہونا، انسانی جوابدہی، اور وحی کی صداقت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ ذیل میں ہر آیت کا
- ترجمہ اور اس کی سادہ وضاحت پیش کی جا رہی ہے۔

آیات 1–14: قیامت کی نشانیاں

(1) إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

ترجمہ:	جب سورج لپیٹ دیا جائے گا۔
وضاحت:	سورج اپنی روشنی کھو دے گا اور لپیٹ دیا جائے گا، جو دنیا کے خاتمے کی علامت ہے۔

(2) وَإِذَا النُّجُومُ انكَدَرَتْ

ترجمہ:	اور جب ستارے جھڑ جائیں گے (بے نور ہو جائیں گے)۔
وضاحت:	وضاحت: ستارے اپنی جگہ چھوڑ دیں گے اور بکھر جائیں گے، جو کائناتی انتشار کی نشانی ہے۔

(3)وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ

ترجمہ	اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے۔
وضاحت	وضاحت: پہاڑ، جو مضبوطی کی علامت ہیں، ٹوٹ کر غائب ہو جائیں گے۔

(4)وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ

ترجمہ	اور جب دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں چھوڑ دی جائیں گی۔
وضاحت	عرب معاشرے میں حاملہ اونٹنیاں دولت کی علامت تھیں۔ ان کا چھوڑ دیا جانا قیامت کے دن کی شدید گھبراہٹ کو ظاہر کرتا ہے۔

5.وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ

ترجمہ	اور جب وحشی جانور اکٹھے کر دیے جائیں گے۔
وضاحت	عام طور پر ایک دوسرے سے دور رہنے والے جنگلی جانور بھی خوف کے مارے اکٹھے ہو جائیں گے۔

6.وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ

ترجمہ	اور جب سمندر بھڑکائے جائیں گے۔
وضاحت	سمندر اُبل پڑیں گے یا آگ پکڑ لیں گے، جو ناقابلِ تصور ہلچل کی علامت ہے۔

← یہ عظیم سمندر جب قیامت آئے گی تو بھڑک اٹھیں گے، یعنی آگ بن جائیں گے، بڑی آگ بھڑکے گی، اس وقت زمین خشک ہو جائے گی اور اس میں پانی باقی نہیں رہے گا کیونکہ اس کے سمندر... آگ بن جائیں گے۔

7.وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ

ترجمہ	اور جب جانیں جوڑ دی جائیں گی۔
وضاحت	روحیں اپنے اعمال یا اپنی تقدیر کے گروہوں (نیک یا بد) کے ساتھ مل جائیں گی۔ اور جب جانیں

(جسموں سے) ملادی جائیں گے

8.وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ

ترجمہ	اور جب زندہ دفن کی گئی لڑکی سے پوچھا جائے گا۔
وضاحت	اسلام سے پہلے عرب میں لڑکیوں کو زندہ دفن کیا جاتا تھا۔اس دن ان مظلوموں کو انصاف ملے گا۔

9.بِأَيِّ ذَنبٍ قُتِلَتْ

ترجمہ	کس گناہ پر اسے قتل کیا گیا۔
وضاحت	معصوم لڑکیوں سے ان کی بے گناہ موت کی وجہ پوچھی جائے گی، اور قاتلوں کا جرم ظاہر ہو جائے گا۔

10 . وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ

ترجمہ	اور جب نامہ ٔاعمال کھول دیے جائیں گے۔
وضاحت	اعمال کے ریکارڈ سب کے سامنے ظاہر کر دیے جائیں گے۔

11.وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ

ترجمہ	اور جب آسمان کی کھال اتار لی جائے گی
وضاحت	آسمان اپنی اصل حالت کھو دے گا اور ایک ایسی دنیا سامنے آجائے گی جو انسانی سمجھ سے باہر ہے۔

12. وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ

ترجمہ	اور جب جہنم بھڑکائی جائے گی۔
وضاحت	جہنم روشن اور سب کے سامنے کر دی جائے گی، جس سے جوابدہی کا خوف بڑھ جائے گا۔

13.وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ

ترجمہ	اور جب جنت قریب کر دی جائے گی۔
وضاحت	جنت نیک لوگوں کے قریب کر دی جائے گی، جو امید اور انعام ہے۔

14 . عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا أَحْضَرَتْ

ترجمہ	ہر جان جان لے گی جو کچھ وہ لے کر آئی۔
وضاحت	ہر فرد کو اپنے اعمال کے نتائج کا ادراک ہو جائے گا۔

آیات 15–22: وحی کی صداقت

15.فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ

ترجمہ	پس میں قسم کھاتا ہوں پیچھے ہٹ جانے والے ستاروں کی۔
وضاحت	اللہ ان آسمانی اجسام کی قسم کھاتا ہے جو پیچھے ہٹتے یا غروب ہوتے ہیں، ان کی اہمیت کو اپنی قدرت کی نشانی کے طور پر ظاہر کرتا ہے۔

16.الْجَوَارِ الْكُنَّسِ

ترجمہ	پھر چلنے پھرنے والے چھپنے والے ستاروں کی
وضاحت	یہ ستارے اپنے مقررہ راستوں پر چلتے ہیں اور پھر غائب ہو جاتے ہیں، جو کائنات میں الٰہی نظام کو ظاہر کرتا ہے۔

17.وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ

ترجمہ	اور رات کی جب وہ چھا جائے۔
وضاحت	رات جب دنیا کو ڈھانپ لیتی ہے، یہ اللہ کے وقت اور جگہ پر اختیار کو ظاہر کرتی ہے۔ رات کا آنا یا جانا

دونوں معنی بیان کئے علماء نے، ذو معنی ہے

18.وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ

ترجمہ	اور صبح کی جب چمکنے لگے۔
وضاحت	رات کی تاریکی کے بعد صبح کا نمودار ہونا تجدید اور امید کی علامت ہے، جو اللہ کی رحمت کو ظاہر کرتا ہے۔

19.إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ

ترجمہ	یقیناً یہ ایک بزرگ رسول کا کہا ہوا ہے۔
وضاحت	قرآن ایک الہامی پیغام ہے جو فرشتہ جبرائیلؑ کے ذریعے پہنچایا گیا، جو امین اور معزز ہیں۔

20.ذِي قُوَّةٍ عِندَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ

ترجمہ	جو بڑی قوت والا ہے، عرش والے (اللہ) کے ہاں بلند مرتبہ ہے۔
وضاحت	جبرائیلؑ اللہ کے عرش کے قریب اعلیٰ مقام رکھتے ہیں، جو ان کی طاقت اور اعتبار کو ظاہر کرتا ہے۔

21.مُّطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ

ترجمہ	وہاں (آسمانوں میں) عزت والا اور امانت دار ہے۔
وضاحت	جبرائیلؑ فرشتوں میں معزز ہیں اور اللہ کے احکامات کو مکمل وفاداری سے پہنچاتے ہیں۔

22. وَمَا صَاحِبُكُم بِمَجْنُونٍ

ترجمہ	اور تمہارا ساتھی (محمد ﷺ) ہرگز مجنون نہیں ہے۔
وضاحت	رسول اللہ ﷺ پر لگائے گئے جھوٹے الزامات کی تردید کی جا رہی ہے؛ آپ سچے اور دیانت دار رسول ہیں۔

آیات 23–29: پیغام کی سچائی اور انسانی اختیار

23. وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ

ترجمہ	اور بے شک اس نے اسے واضح اُفق پر دیکھا۔
وضاحت	نبی اکرم ﷺ نے جبرائیلؑ کو ان کی اصل شکل میں دیکھا، جو آپ کی نبوت کی صداقت کی دلیل ہے۔ نواب صدیق حسن خان نے کہا اجیاد مکہ جو مشرق میں واقع ہے

24. وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ

ترجمہ	اور وہ غیب (کی باتیں) بتانے میں بخیل نہیں ہے۔
وضاحت	نبی ﷺ وحی کو پوری امانت داری سے پہنچاتے ہیں، کچھ بھی نہیں چھپاتے۔

25.وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ

ترجمہ	اور یہ کسی مردود شیطان کا کلام نہیں ہے۔
وضاحت	قرآن پاکیزہ اور الہامی کلام ہے، نہ کہ کسی شیطانی یا فریب دینے والے وجود کا بنایا ہوا۔

26.فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ

ترجمہ	پس تم کہاں جا رہے ہو؟
وضاحت	اللہ انسانیت کی غفلت اور قرآن کی ہدایت سے انکار پر سوال کرتا ہے۔

27.إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ

ترجمہ	یہ تو صرف تمام جہان والوں کے لیے نصیحت ہے۔
وضاحت	قرآن تمام انسانوں اور جنات کے لیے ایک عالمگیر یاد دہانی ہے۔

28.لِمَن شَاءَ مِنكُمْ أَن يَسْتَقِيمَ

ترجمہ	(بالخصوص) اس کے لئے جو تم میں سے سیدھی راہ اختیار کرنا چاہے۔
وضاحت	قرآن ہر اس شخص کے لیے ہے جو ہدایت اور صحیح راستہ چاہتا ہے۔

وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ

ترجمہ	اور تم نہیں چاہو گے مگر یہ کہ اللہ، رب العالمین، چاہے۔
وضاحت	انسانی ارادہ اللہ کی اعلیٰ مرضی کے تابع ہے، جو اس کی حاکمیت اور رہنمائی کو ظاہر کرتا ہے۔

❖ ﴿وما تشاؤون إلا أن يشاء الله﴾ یعنی تم کچھ بھی چاہو، وہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک اللہ پہلے سے نہ چاہے۔

- انسان کی مشیت اللہ کی مشیت کے بعد ہی ہے، اگر اللہ نہ چاہے تو انسان بھی نہ چاہے،
- اور اگر اللہ چاہے کہ کوئی چیز نہ ہو تو وہ نہیں ہو گی، چاہے تم اسے چاہو۔
- حتیٰ کہ اگر تم چاہو اور اللہ نہ چاہے تو وہ نہیں ہو گی، بلکہ اللہ اس کے درمیان اسباب پیدا کر دے گا جو اسے ہونے نہیں دیں گے۔
- یہ بات انسان کو اچھی طرح سمجھنی چاہیے کہ اس کا عمل اس کی اپنی مکمل مرضی سے ہے، بغیر کسی جبر کے،
- لیکن یہ مرضی اللہ کی مشیت سے جڑی ہوئی ہے۔
- انسان کو معلوم ہونا چاہیے کہ وہ جو چاہتا ہے، اللہ کی مشیت کے بعد ہی چاہتا ہے،
- اور اگر اللہ نہ چاہے تو انسان بھی نہ چاہے گا،
- یا انسان چاہے گا مگر اللہ اس کے اور اس کے درمیان اسباب اور رکاوٹیں پیدا کر دے گا۔
- ﴿رب العالمين﴾ فرمایا: ﴿رب العالمين﴾ اس میں اللہ کی ربوبیت کی عمومیت کی طرف اشارہ ہے،

- اور یہاں "عالمین" سے مراد وہ نہیں جو {إن ھو إلا ذکر للعالمین} میں ہے،
- پہلی جگہ "عالمین" سے مراد وہ لوگ ہیں جن کی طرف رسول بھیجے گئے،
- اور یہاں ﴿رب العالمین﴾ میں "عالمین" سے مراد ہر وہ چیز ہے جو اللہ کے سوا ہے،
- پس اللہ کے سوا جو کچھ ہے وہ سب عالم ہے، کیونکہ اللہ کے سوا بس رب اور مربوب ہیں۔
- پس جب کہا جائے "رب العالمین" تو مراد یہ ہے کہ "عالمین" سے مراد ہر وہ چیز ہے جو اللہ کے سوا ہے،
- جیسا کہ امام شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ نے فرمایا:
- "اور اللہ کے سوا جو کچھ ہے وہ عالم ہے، اور میں بھی اسی عالم میں سے ایک ہوں۔" (تفسیر ابن عثیمین)

نتیجہ

سورۃ التکویر قیامت کے دن کی منظر کشی کو قرآن کی الہامی صداقت کے پُر اثر اعلان کے ساتھ یکجا کرتی ہے۔ یہ انسانیت کو اپنی آخری انجام پر غور کرنے اور اللہ کی دی گئی ہدایت کو اپنانے کی دعوت دیتی ہے۔ اپنی فصیح ساخت کے ذریعے یہ کائناتی نظام، انسانی جوابدہی اور وحی کی صداقت کے درمیان باہمی ربط کو اجاگر کرتی ہے۔

تیسرا حصہ

حصہ اول: لغوی تشریح

حصہ دوم: کلمہ کی ساخت کی سمجھ

تیسرا حصہ
حصہ اول: کتاب "السراج" سے الفاظ کا مجموعہ اور لغوی تشریح
حصہ دوم: ارشد بشیر مدنی کی طرف سے الفاظ کا مجموعہ، کلمہ کی ساخت کی سمجھ۔

سورۃ کا تفصیلی تجزیہ (آیت بہ آیت)، جس میں الفاظ پر توجہ دی گئی ہے۔ اس تجزیہ میں اسماء کے واحد اور جمع، تمام مشتقات کے ماضی، مضارع، مجرد اور مصدر، اور ان کے معانی شامل ہیں۔ یہ عمل ہمیں قرآن کے گہرے معانی میں مزید غوطہ لگانے کے قابل بناتا ہے۔

ترتیبها 81...سورة التكوير...آياتها 29...مكية الآية...الكلمة...معناها					
انگریزی میں معنی	اردو میں معنی	عربی میں معنی	قرآنی الفاظ	شمار	
TRANSLATION IN ENGLISH	TRANSLATION IN URDU	TRANSLATION IN ARABIC	QURANIC WORDS	No.	
Wrapped up	لپیٹ میں آجائے گی	لفت، وذهب ضوؤها	كورت	1	5716
Fall, dispersing,	بے نور ہو جائے گی	تناثرت، وذهب نورها	انكدرت	2	5717
Are moved away	چلائے جائے گی	أزيلت عن وجه الأرض؛ فصارت هباء منثورا	سيرت	3	5718
Full-term she-camels	دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں	النوق الحوامل	العشار	4	5719
Neglected	چھوڑ دی جائے گی	أهملت، وتركت	عطلت	5	5720

Gathered	اکھٹے کئے جاے گی	جمعت، واختلطت؛ ليقتص لبعضها من بعض	حشرت	6	5721
Made to over flow (with fire)	بھڑکاے جاے گی	ملئت حتى خاضت، فانفجرت، ثم اتقدت نيرانا	سجرت	7	5722
Paire	ملادی جاے گی	قرنت بأمثالها ونظائرها	زوجت	8	5723
The girl [who was] buried alive	زندہ گاڑی ہوئی لڑکی	الطفلة المدفونة حية	الموؤدة	9	5724
The pages	نامہ اعمال	صحف الأعمال	الصحف	10	5725
Laid open	کھول دی جاے گی	فتحت، وبسطت	نشرت	11	5726
Stripped away	اتارلی جائے گی	قلعت، وأزيلت	كشطت	12	5727
Set ablaze	بھڑکائی جائے گی	أوقدت، فأضرمت	سعرت	13	5728
Brought near	نزدیک کردی جائے گی	قربت من أهلها	أزلفت	14	5729
It has brought	لے کر آیا ہو گا	قدمت من خير أو شر	أحضرت	15	5730
So I swear by	میں قسم کھاتا ہوں	أقسم، و (لا): لتاكيد القسم	فلا أقسم	16	5731
The retreating stars	پیچھے ہٹنے والے	النجوم المختفية أنوارها نهارا	بالخنس	17	5732

5733	18	الجوار	النجوم الجارية في أفلاكها	چلنے پھرنے والے ستارے	Those that run
5734	19	الكنس	النجوم المستترة في أبراجها	چھپنے والے ستارے	Disappear
5735	20	عسعس	أقبل بظلامه، وأدبر	(پھیل جانے لگا).	It departs
5737	22	رسول كريم	هو: جبريل – عليه السلام	بزرگ رسول	A noble messenger
5738	23	مكين	ذي مكانة رفيعة عند الله	بلند مرتبہ	Secure [in position]
5739	24	ثم	هناك في السموات	آسمانوں میں	In the heavens
5740	25	رآه بالأفق	رأى نبينا محمد – صلى الله عليه وسلم – جبريل – عليه السلام – في الأفق على صورته التي خلق عليها.	اس نے اس (فرشتے) کو آسمان کے کنارے پر دیکھا بھی ہے	He has seen from horizon
5741	26	بضنين	ببخيل في تبليغ الوحي، وفي قراءة: (بظنين)، أي: متهم على الوحي	بخیل	A withholder

5742	27	رجيم	مرجوم، مطرود من رحمة الله	مردود	Expelled
5743	28	إن هو	ما هو	نہیں وہ	It is not except
5744	29	للعالمين	الإنس، والجن	جہان والوں کے لیے(إنس و جن)	The worlds
5745	30	رب العالمين	رب الخلائق أجمعين	پروردگارعالم	Lord of the worlds.

حصہ دوم: ارشد بشیر مدنی کی طرف سے الفاظ کا مجموعہ، کلمہ کی ساخت کی سمجھ۔

سورۃ کا تفصیلی تجزیہ (آیت بہ آیت)، جس میں الفاظ پر توجہ دی گئی ہے۔ اس تجزیہ میں اسماء کے واحد اور جمع، تمام مشتقات کے ماضی، مضارع، مجرد اور مصدر، اور ان کے معانی شامل ہیں۔ یہ عمل ہمیں قرآن کے گہرے معانی میں مزید غوطہ لگانے کے قابل بناتا ہے۔

سورۃ التکویر کا تعارف

نام: التکویر (پلٹ دینا، لپیٹ دینا)

- ❖ موضوع: اس میں قیامت کے دن کے واقعات بیان کیے گئے ہیں اور ایمان و کفر کے نتائج کو اجاگر کیا گیا ہے۔
- ❖ آیات: 29

آیت بہ آیت الفاظ کی تشریح

آیت 1: إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

1) الشَّمْسُ (سورج)
2) كُوِّرَتْ (لپیٹ دیا جائے گا)[3]

معنی كُوِّرَتْ في القرآن الكريم

الشّمس كوّرت﴿١ التكوير﴾ أزيل ضِـياؤها أو لـُفـّت و طُويَتْ

كُوِّرَتْ﴿١ التكوير﴾ لـفَّت فرميت وذهب ضوؤها

كُورت﴿١ التكوير﴾ كُورت: غوِّرت، أي أُذهِب ضوؤها. و كورت الشمس: جمع ضوؤها و لُفَّ كما تلف العمامة.

كور كور الشيء: إدارته وضم بعضه إلى بعض، ككور العمامة، وقوله تعالى: ﴿يكور الليل على النهار ويكور النهار على الليل﴾ [الزمر/٥] فإشارة إلى جريان الشمس في

مطالعها وانتقاص الليل والنهار وازديادهما. وطعنه فكوره: إذا ألقاه مجتمعا (عن الأصمعي: طعنه فكوره وجوره: إذا صرعه. وتهذيب اللغة ٣٤٦/١٠)، واكتار الفرس: إذا أدار ذنبه في عدوه، وقيل لإبل كثيرة: كور، وكوارة النحل معروفة. والكور: الرحل، وقيل لكل مصر: كورة، وهي البقعة التي يجتمع فيها قرى ومحال.

معنى كُوِّرَتْ في القرآن الكريم الى اللغة الإنجليزية

➔ كُوِّرَتْ be wrapped up ; wraps

تفسير آية ١ من سورة التكوير (تفسير الجلالين)

﴿إذا الشمس كوِّرت﴾ لففت وذهب بنورها.

تفسير الميسر

إذا الشمس لُفَّت وذهب ضَوْءُها، وإذا النجوم تناثرت، فذهب نورها، وإذا الجبال سيِّرت عن وجه الأرض فصارت هباءً منبثًا، وإذا النوق الحوامل تُركت وأهملت، وإذا الحيوانات الوحشية جُمعت واختلطت؛ ليقتصَّ الله من بعضها لبعض، وإذا البحار أوقدت، فصارت على عِظَمها نارًا تتوقد، وإذا النفوس قُرنت بأمثالها ونظائرها، وإذا الطفلة المدفونة حية سُئلت يوم القيامة سؤالَ تطييب لها وتبكيت لوائدها: بأيّ ذنب كان دفنها؟ وإذا صحف الأعمال عُرضت، وإذا السماء قُلعت وأزيلت من مكانها، وإذا النار أوقدت فأضرِمت، وإذا الجنة دار النعيم قُرِّبت من أهلها المتقين، إذا وقع ذلك، تيقنتْ ووجدتْ كلُّ نفس ما قدَّمت من خير أو شر.

معنى سُجِّرَتْ في القرآن الكريم

البِحَارُ سُجِّرَتْ﴿٦ التكوير﴾ أوقدت نارا أو ملئت

سجرت﴿٦ التكوير﴾ سجرت:بمعنى ملئت و نفذ بعضها على بعض فصار بحراً.

سجر السجر: تهييج النار، يقال: سجرت التنور، ومنه: ﴿والبحر المسجور﴾ [الطور/٦]،

- فعل: ثلاثی مزید فیہ
- مادہ: ک-و-ر (باب تفعیل: كُوِّرَ يُكَوِّرُ تَكْوِيرًا)
- معنی: لپیٹنا، سمیٹنا، رول دینا
- صیغہ: ماضی مجہول باب تفعیل

آیت2: وَإِذَا النُّجُومُ انكَدَرَتْ

1) النُّجُومُ (ستارے)

- واحد: النجم
- جمع: النجوم

2) انكَدَرَتْ (بے نور ہو جائیں گے، گر پڑیں گے)

- فعل: ثلاثی مزید فیہ
- مادہ: ک-د-ر (باب انفعال: انكَدَرَ يَنكَدِرُ انكِدارًا)
- معنی: سیاہ ہونا یا گرنا
- صیغہ: ماضی

آیت3: وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ

1) الْجِبَالُ (پہاڑ)

- واحد: الجبل
- جمع: الجبال

2) سُيِّرَتْ (چلائے جائیں گے)

- فعل: ثلاثی مزید فیہ

❖ مادہ: س-ی-ر (باب تفعیل: سُیِّرَ یُسَیِّرُ تَسییرًا)

❖ معنیٰ: چلانا یا حرکت دینا

❖ صیغہ: ماضی مجہول

آیت 4: وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ

1) الْعِشَارُ (حاملہ اونٹنیاں)

❖ واحد: عشراء

❖ جمع: عشار

❖ نوعیت: اسم

2) عُطِّلَتْ (چھوڑ دی جائیں گی)

❖ فعل: ثلاثی مزید فیہ، باب تفعیل

❖ مادہ: ع-ط-ل (باب تفعیل: عُطِّلَ یُعَطِّلُ تَعطیلًا)

❖ معنیٰ: نظر انداز کرنا یا چھوڑ دینا

❖ صیغہ: ماضی مجہول

آیت 5: وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ

1) الْوُحُوشُ (وحشی جانور)

❖ واحد: الوحش

❖ جمع: الوحوش

2) حُشِرَتْ (اکٹھے کیے جائیں گے)

❖ فعل: ثلاثی مجرد

❖ مادہ: ح-ش-ر (باب نصر: حَشَرَ يَحْشُرُ حَشْرًا)

❖ معنیٰ: جمع کرنا یا اکٹھا کرنا

❖ صیغہ: ماضی مجہول

آیت6: وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ

1) الْبِحَارُ (سمندر)

❖ واحد: البحر

❖ جمع: البحار

❖ نوعیت: اسم

2) سُجِّرَتْ (بھڑک اٹھیں گے)

❖ فعل: ثلاثی مزید فیہ

❖ مادہ: س-ج-ر (باب تفعیل: سُجِّرَ يُسَجِّرُ تَسْجِيرًا)

❖ معنی: جلانا یا بھر دینا

❖ صیغہ: ماضی مجہول

آیت7: وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ

1) النُّفُوسُ (جانیں / روحیں)

❖ واحد: النفس

❖ جمع: النفوس

2) زُوِّجَتْ (جوڑ دی جائیں گی)

❖ فعل: ثلاثی مزید فیہ

❖ مادہ: ز-و-ج (باب تفعیل: زُوِّجَ يُزَوِّجُ تَزْوِيجًا)

❖ معنی: جوڑنا یا ملانا

❖ صیغہ: ماضی مجہول

آیت8-9: وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ ۝ بِأَيِّ ذَنبٍ قُتِلَتْ

1) الْمَوْءُودَةُ(زندہ دفن کی گئی لڑکی)

- ❖ واحد:الموءودۃ
- ❖ جمع:الموءودات
- ❖ نوعیت:اسم

2) سُئِلَتْ(پوچھی جائے گی)

- ❖ فعل:ثلاثی مجرد
- ❖ مادہ:س-أ-ل(باب فتح:سَأَلَ يَسْأَلُ سُؤَالًا)
- ❖ معنی:پوچھنا
- ❖ صیغہ:ماضی مجہول

3) قُتِلَتْ(قتل کی گئی)

- ❖ فعل:ثلاثی مجرد
- ❖ مادہ:ق-ت-ل(باب نصر:قَتَلَ يَقْتُلُ قَتْلًا)
- ❖ معنی:قتل کرنا
- ❖ صیغہ:ماضی مجہول

آیت10:وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ

1) الصُّحُفُ(رجسٹر/نامۂ اعمال)

- ❖ واحد:الصحیفۃ
- ❖ جمع:الصحف
- ❖ نوعیت:اسم

2) نُشِرَتْ(کھول دیے جائیں گے)

- ❖ فعل:ثلاثی مجرد

❖ مادہ:ن-ش-ر(باب نصر:نَشَرَ یَنْشُرُ نَشْرًا)

❖ معنی: پھیلانا،شائع کرنا،کھولنا

❖ صیغہ:ماضی مجہول

آیت11:وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ

1) السَّمَاءُ(آسمان)

❖ واحد:السماء

❖ جمع:السماوات

❖ نوعیت:اسم

2) كُشِطَتْ(اتار دیا جائے گا/کھول دیا جائے گا)

❖ فعل:ثلاثی مجرد

❖ مادہ:ک-ش-ط(باب ضرب: كَشَطَ يَكْشِطُ كَشْطًا)[4]

---

[4] معنى كُشِطَتْ في القرآن الكريم

السَّمَاءُ كُشِطَتْ﴿١١ التكوير﴾ نزعت من أماكنها فطويت كما يقشط الجلد ويطوى

كشطت﴿١١ التكوير﴾ كشطت: قُلعت عن مقرِّها و نزعت و طُويت كما يُقلع السقف أو غيره. و اسم ما يُنزع: الكِشاط.

كشط قال عز وجل: ﴿وإذا السماء كشطت﴾ [التكوير/١١] وهو من: كشط الناقة، أي: تنحية الجلد عنها، ومنه استعير: انكشط روعة (انظر: المجمل ٣/٧٨٦)، أي: زال.

معنى كُشِطَتْ في القرآن الكريم الى اللغة الإنجليزية

➔ كُشِطَتْ be stripped away

❖ معنی: اتارنا، ہٹانا

❖ صیغہ: ماضی مجہول

آیت 12: وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ

1) الْجَحِيمُ (جہنم)

❖ نوعیت: اسم

2) سُعِّرَتْ (بھڑکا دی جائے گی)

❖ فعل: ثلاثی مزید فیہ

❖ مادہ: س-ع-ر (باب تفعیل: سُعِّرَ يُسَعِّرُ تَسْعِيرًا)[5]

تفسير آية ١١ من سورة التكوير (تفسير الجلالين)

﴿وإذا السماء كشطت﴾ نزعت عن أماكنها كما ينزع الجلد عن الشاة.

معنى سُعِّرَتْ في القرآن الكريم

الجَحِيمُ سُعِّرَتْ﴿١٢ التكوير﴾ أوقدت وأججت

سعر﴿٢٤ القمر﴾ السعر: شدة العذاب و النار أو الجنون، و السُّعُر و السُّعر: الجنون.

سعرت﴿١٢ التكوير﴾ سعرت: أوقدت و أضرمت للكفار.

سعر السعر: التهاب النار، وقد سعرتها، وسعرتها، وأسعرتها، والمسعر: الخشب الذي يشعر به، واستعر الحرب، واللصوص، نحو: اشتعل، وناقة مسعورة، نحو: موقدة، ومهيجة. والسعار: حر النار، وسعر الرجل: أصابه حر، قال تعالى: ﴿وسيصلون سعيرا﴾ [النساء/١٠]، وقال تعالى: ﴿وإذا الجحيم سعرت﴾ [التكوير/١٢]، وقرئ بالتخفيف (قرأ بالتخفيف ابن كثير وهشام وأبو عمرو وحمزة والكسائي وروح عن يعقوب وخلف وشعبة عن عاصم)، وقوله: ﴿عذاب السعير﴾ [الملك/٥]، أي: حميم، فهو فعيل في معنى

❖ معنی: جلانا، بھڑکانا

❖ صیغہ: ماضی مجہول

آیت 13: وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ

1) الْجَنَّةُ (جنت)

❖ واحد: الجنة

❖ جمع: الجنات

❖ نوعیت: اسم

2) أُزْلِفَتْ (قریب کردی جائے گی)

❖ فعل: ثلاثی مزید فیہ

❖ مادہ: ز-ل-ف (باب افعال: أُزْلِفَ يُزْلِفُ إزلافًا)

❖ معنی: قریب کرنا، نزدیک لانا

❖ صیغہ: ماضی مجہول

مفعول، وقال تعالى: ﴿إن المجرمين في ضلال وسعر﴾ [القمر/٤٧]، والسعر في السوق، تشبيها باستعار النار.

معنى سُعِّرَتْ في القرآن الكريم الى اللغة الإنجليزية

سُعُر madness

سُعِّرَتْ set ablaze

تفسير آية ١٢ من سورة التكوير (تفسير الجلالين)

﴿وإذا الجحيم﴾ النار

﴿سعرت﴾ بالتخفيف والتشديد أُججت.

آیت14: عَلِمَتْ نَفْسٌ مَا أَحْضَرَتْ

1) عَلِمَتْ (جان لے گی)

❖ فعل: ثلاثی مجرد

❖ مادہ: ع-ل-م (باب سمع: عَلِمَ يَعْلَمُ عِلْمًا)

❖ معنی: جاننا

❖ صیغہ: ماضی

2) نَفْسٌ (جان/روح)

❖ واحد: نفس

❖ جمع: نفوس/أنفس

❖ نوعیت: اسم

3) أَحْضَرَتْ (جو کچھ لے کر آئی)

❖ فعل: ثلاثی مزید فیہ

❖ مادہ: ح-ض-ر (باب اَفعل: أَحْضَرَ يُحْضِرُ إِحضارًا)

❖ معنی: لانا، پیش کرنا

❖ صیغہ: ماضی

شہادتوں کا حصہ آیات 15–18:

فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۝ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۝ وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ ۝ وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ

1) الْخُنَّسِ (چھپ جانے والے ستارے)

❖ واحد: خانس

❖ جمع: خنس (جمع تكسير)[6]

---

[6] كلمة "خُنَّس" هي جمع تكسير لكلمة "خانِس"، وليست جمع مؤنث سالم.

التحليل اللغوي لكلمة "خُنَّس":

1) الجذر اللغوي: الكلمة مشتقة من الجذر "خ ن س"، الذي يدل على الاستخفاء والتستر. الفعل "خَنَسَ" يعني تأخر أو توارى.

2) الدلالة والمعنى: "الخُنَّس" تُستخدم في وصف الكواكب التي تختفي وتظهر، كما في قوله تعالى: "فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۞ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ" [التكوير: ١٥-١٦]، حيث تشير "الخُنَّس" إلى الكواكب التي تختفي وتظهر.

3) ملاحظات إضافية

❖ استخدامات أخرى للجذر "خ ن س":

- الخَنَّاس: صفة للشيطان الذي يتأخر ويتباعد عند ذكر الله تعالى، ويكف عن إلقاء الشبهات والشهوات في القلب.
- الخَنَس: انقباض قصبة الأنف وعرض الأرنبة، ويُوصف به الأنف المنخفض.

خنس قوله تعالى: ﴿من شر الوسواس الخناس﴾ [الناس/٤]، أي: الشيطان الذي يخنس، أي: ينقبض إذا ذكر الله تعالى، وقوله تعالى: ﴿فلا أقسم بالخنس﴾ [التكوير/١٥]، أي: بالكواكب التي تخنس بالنهار، وقيل: الخنس هي زحل والمشتري والمريخ لأنها تخنس في مجراها (راجع هذه الأقوال في الدر المنثور ٤٣١/٨)، أي: ترجع، وأخنست عنه حقه: أخرته.

كلمة "الكُنَّس" هي جمع لكلمة "كانس"، وتُستخدم في اللغة العربية للإشارة إلى الظباء أو البقر الوحشي التي تدخل كِناسها، وهو الموضع الذي تستتر فيه بين الأشجار

أو الشجيرات. كما تُستخدم "الكُنَّس" لوصف النجوم التي تستتر وتغيب في مجاريها، وتُعرف بـ"الجَوارِي الكُنَّس"

➔ كَنَسَ [ك ن س]. (فعل: ثلاثي لازم). كَنَسَ، يَكْنِسُ، مصدر كُنُوسٌ، كَنْسٌ. :- كَنَسَ الظَّبْيُ :- : دَخَلَ في كِنَاسِهِ، واسْتَتَرَ فيهِ.

❖ معنى الْكُنَّسِ في القرآن الكريم

الجَوَارِ الكُنَّسِ﴿١٦ التكوير﴾ النجوم الدراري تستتر وتغيب عن الأنظار في أفلاكها الكُنّس﴿١٥ التكوير﴾ الكُنّس: النجوم المستترة. و قيل: النجوم تطلع جارية، و كنوسُها أن تغيب في مغاريها. و قيل: هي النجوم الخمسة: بهرام، زُحل، و عُطارد، و الزُّهرة، و المشتري. تسير في مجاريها ثم تكنس (تستتر) في محاويها. و قيل الكُنَّس: بقر الوحش و ظباؤه، تكنس أي تدخل في كُنُسها إذا اشتد الحر. و الكانس: الظبي المستتر في كناسه.

❖ معنى الْكُنَّسِ في القرآن الكريم الى اللغة الإنجليزية

كُنَّس disappear

تفسير آية ١٦ من سورة التكوير تفسير الجلالين

﴿الجوار الكنَّس﴾ هي النجوم الخمسة: زحل والمشتري والمريخ والزهرة وعطارد، تخنس بضم النون، أي ترجع في مجراها وراءها، بينما نرى النجم في آخر البرج إذ كَّر راجعا إلى أوله، وتكنس بكسر النون: تدخل في كناسها، أي تغيب في المواضع التي تغيب فيها.

➔ تفسير الميسر

أقسم الله تعالى بالنجوم المختفية أنوارها نهارًا، الجارية والمستترة في أبراجها، والليل إذا أقبل بظلامه، والصبح إذا ظهر ضياؤه، إن القرآن لَتبليغ رسول كريم- هو جبريل عليه

❖ نوعیت:اسم

2) الْجَوَارِ (چلنے والے)

❖ واحد:الجارية

❖ جمع:الجواري

❖ نوعیت:اسم

3) الْكُنَّسِ (چھپنے والے)

❖ واحد:کانس

❖ جمع:کنس(جمع تکسیر)

❖ نوعیت:اسم

4) عَسْعَسَ (اندھیرا ہونا یا ختم ہونا)

❖ فعل:رباعی

❖ مادہ:ع-س-ع-س (عَسْعَسَ يُعَسْعِسُ عَسْعَسَةً)[7]

السلام-، ذِي قوة في تنفيذ ما يؤمر به، صاحبِ مكانة رفيعة عند الله، تطيعه الملائكة، مؤتمن على الوحي الذي ينزل به.

[7]

❖ معنى عَسْعَسَ في القرآن الكريم

❖ وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ﴿١٧ التكوير﴾ أقبل ظلامه أو أدبر

❖ و الليل إذا عسعس﴿١٧ التكوير﴾ أقبل ظلامه . أو أدبر

❖ عسعس﴿١٧ التكوير﴾ عسعس الليل: أقبل و أدبر، أو أظلم و مضى. و العسس: الطوافون ليلا للحراسة

- ❖ معنی: اندھیرا ہونا یا دور یا قریب آنا (دونوں معنی کیے جاتے ہیں)
- ❖ صیغہ: ماضی

5) تَنَفَّسَ (سانس لینا/روشن ہونا)

- ❖ فعل: ثلاثی مزید فیہ
- ❖ مادہ: ن-ف-س (باب تفعل: تَنَفَّسَ يَتَنَفَّسُ تَنَفُّسًا)
- ❖ معنی: سانس لینا یا روشن ہونا
- ❖ صیغہ: ماضی

➜ باقی آیات (19–29): قرآن کی توصیف اور اختتام

عسعس قال تعالى: ﴿والليل إذا عسعس﴾ [التكوير/١٧]، أي: أقبل وأدبر (فهو من الأضداد. انظر: البصائر ٦٥/٤؛ والمخصص ٢٦٤/١٣؛ والمجمل ٦١٤/٣)، وذلك في مبدإ الليل ومنتهاه، فالعسعسة والعساس: رقة الظلام، وذلك في طرفي الليل، والعس والعسس: نفض الليل عن أهل الريبة. ورجل عاس وعساس، والجميع العسس. وقيل: كلب عس خير من أسد ربض (في اللسان: وفي المثل في الحث على الكسب: كلب اعتس خير من كلب ربض. انظر: مادة (عس) ؛ ومجمع الأمثال ١٤٥/٢؛ والأمثال ص ٢٠٠)، أي: طلب الصيد بالليل، والعسوس من النساء: المتعاطية للريبة بالليل. والعس: القدح الضخم، والجمع عساس.

➜ معنى عَسْعَسَ في القرآن الكريم الى اللغة الإنجليزية

عَسْعَسَ departs

تفسير آية ١٧ من سورة التكوير تفسير الجلالين

❖ ﴿والليل إذا عسعس﴾ أقبل بظلامه أو أدبر.

آیت19:إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ذی قوة عند ذی العرش مکین

1) رَسُولٍ(رسول)

- ❖ واحد:رسول
- ❖ جمع:رسل
- ❖ نوعیت:اسم

2) كَرِيمٍ(معزز،باوقار)

- ❖ واحد:کریم
- ❖ جمع:کرام
- ❖ مکین[8]
- ❖ نوعیت:صفت

آیات21–22: وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ۝ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ

---

[8]

- ❖ معنى مَكِينٍ في القرآن الكريم
- ❖ عِنْدَ ذِي العَرْشِ مَكِينٍ﴿٢٠ التكوير﴾ أنه عند الله ذو مكانة عالية رفيعة
- ❖ مكين﴿٢٠ التكوير﴾ ذي مكانة رفيعة و شرف
- ❖ مكين﴿٥٤ يوسف﴾ مكين: ذو مكانة رفيعة ونفوذ و أمر. أو خاص المنزلة

مكن المكان عند أهل اللغة: الموضع الحاوي للشيء، وقوله: ﴿ذي قوة عند ذي العرش مكين﴾ [التكوير/٢٠] أي: متمكن ذي قدر ومنزلة. ومكنات الطير ومكناتها: مقاره، والمكن: بيض الضب، و ﴿بيض مكنون﴾ [الصافات/٤٩]. قال الخليل (العين ٥/٣٨٧) : المكان مفعل من الكون، ولكثرته في الكلام أجري مجرى فعال (وهذا النقل عن التهذيب ١٠/٢٩٤.

1) الْغَيْبِ (غیب، پوشیدہ چیزیں)

❖ واحد: الغيب

❖ جمع: الغيوب

❖ نوعیت: اسم

2) ضَنِينٍ (بخیل، روکنے والا)

❖ واحد: ضنين[9]

❖ جمع: ضنينون

❖ نوعیت: صفت

9

❖ يقال: ضَنَّ بالشيء بمعنى بَخِلَ بُخْلاً شديداً وأصله: ضَنِنَ ومضارعه: يَضَنُّ – بفتح الضاد – وهو المشهور فهو من باب تَعِبَ يَتْعَبُ – أي موازنٌ له، ومصدره (ضِنُّ) بالكسر، و(ضَنَانة) بالفتح و(الضنين) الشديد البخل.

جاء في المختار: «(ضَنَّ) بالشيء يَضَنُّ بالفتح (ضِنّاً) بالكسر و(ضَنَانَةً) بالفتح – أي بَخِلَ فهو (ضنِينٌ) به»، وذكر صاحب المصباح (ضِنَّة) بكسر الضاد – مصدراً للفعل (ضَنَّ).

وهناك لغة أخرى منسوبة إلى الفرّاء وهي: (يَضِنُّ) بكسر الضاد ومصدره (ضَنّاً) بفتح الضاد – كما في المختار إذ ورد فيه: و«قال الفرّاء: (ضَنَّ) يَضِنُّ بالكسر (ضَنّاً) لغة» فهو في هذه اللغة من باب (ضَرَبَ) يقال: ضَنَّ يَضِنُّ من باب ضَرَبَ يَضْرِبُ.

إذَنْ، ففي مضارعِ (ضَنَّ) الذي بمعنى بخل لغتان الأولى: (يَضَنُّ) بفتح الضاد وهي المشهورة والأخرى (يَضِنُّ) بكسر الضاد.

3) رَجِيمٍ (ملعون، مردود)

- ❖ واحد: رجیم
- ❖ نوعیت: صفت

آیات 26–27: فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ

1) تَذْهَبُونَ (تم کہاں جارہے ہو)

- ❖ فعل: ثلاثی مجرد
- ❖ مادہ: ذ-ہ-ب (باب فتح: ذَهَبَ يَذْهَبُ ذهَابًا)
- ❖ معنی: جانا
- ❖ صیغہ: مضارع

2) ذِكْرٌ (یاددہانی، نصیحت)

- ❖ واحد: ذکر
- ❖ جمع: اَذکار
- ❖ نوعیت: اسم

3) لِّلْعَالَمِينَ (تمام جہانوں کے لیے)) اِنس وجن

- ❖ واحد: عالم
- ❖ نوعیت: اسم
- ❖ مادہ: ع-ل-م (باب سمع: عَلِمَ يَعْلَمُ عِلْمًا)
- ❖ معنی: جاننا (مخلوق کے مفہوم سے متعلق)

آیت 28: لِمَن شَاءَ مِنكُمْ أَن يَسْتَقِيمَ

1) شَاءَ (چاہے)

- ❖ فعل: ثلاثی مجرد

❖ مادہ:ش-ي-ء(باب فتح:شَاءَ يَشَاءُ مَشِيئَةً)

❖ معنی:چاہنا،ارادہ کرنا

❖ صیغہ:ماضی

2) يَسْتَقِيمَ(سیدھا رہے،استقامت اختیار کرے)

❖ فعل:ثلاثی مزید فیہ

❖ مادہ:ق-و-م(باب استفعال:استقام يستقيم استقامةً)

❖ معنی:سیدھا ہونا، قائم رہنا

❖ صیغہ:مضارع

آیت29: وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ

1) تَشَاءُونَ(تم چاہو گے)

❖ فعل:ثلاثی مجرد

❖ مادہ:ش-ي-ء(باب فتح: شَاءَ يَشَاءُ مَشِيئَةً)

❖ معنی:چاہنا،ارادہ کرنا

❖ صیغہ:مضارع

2) رَبُّ(رب،مالک)

❖ واحد:رب

❖ جمع:أرباب

❖ نوعیت:اسم

3) الْعَالَمِينَ(تمام جہانوں کا)

❖ واحد:عالم

❖ نوعیت: اسم

یہ آیات سورۃ التکویر کے آخری حصے میں قرآن کی عظمت، اس کے سچے پیغام اور انسانی اختیار و الٰہی ارادے کی وضاحت کرتی ہیں۔ یہاں وحی کے معزز فرشتے جبرائیلؑ، پیغام کی صداقت اور اس نصیحت کی ہمہ گیری کو بیان کیا گیا ہے، ساتھ ہی یہ بھی واضح کیا گیا کہ انسان کی ہدایت اللہ کی مشیت کے تابع ہے۔

چوتھا حصہ

(سورۃ التکویر کے موضوعات اور عنوانات)

چوتھا حصہ

❖ قرآن کی ان آیات کا مجموعہ جو کسی خاص موضوع یا عنوان سے متعلق ہیں۔ اس حصے میں یہ دکھایا گیا ہے کہ ہم کس طرح قرآن کی دیگر متعلقہ آیات کے ذریعے بہتر سمجھ سکتے ہیں اس موضوع کو۔

❖ یہ طریقہ ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ جب ہم کسی موضوع یا عنوان پر غور کرتے ہیں تو قرآن کی مختلف آیات کو جمع کر کے، ان کے درمیان تعلق کو سمجھ کر، ہم اس موضوع کی گہرائی میں جاسکتے ہیں اور اس سے رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس طرح ایک ہی موضوع پر قرآن کی مختلف آیات کو جمع کرنا، اس موضوع کی مکمل اور جامع تفہیم میں مدد دیتا ہے۔

❖ سورۃ التکویر کے موضوعات سے متعلق آیات کا مجموعہ (ارشد بشیر مدنی کی تحقیق کے مطابق)

❖ سورۃ التکویر میں قیامت، کائناتی تبدیلیاں، انسانی جوابدہی اور جاہلیت کی رسومات پر تنقید جیسے موضوعات بیان ہوئے ہیں۔ ذیل میں انہی موضوعات سے متعلق دیگر قرآنی آیات اور ان کے تراجم پیش کیے جاتے ہیں:

1. قیامت اور کائناتی تبدیلیاں

آیت: إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ (سورۃ التکویر 81:1)

یہ آیت قیامت کے دن اور اس سے پہلے ہونے والے کائناتی واقعات کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

متعلقہ آیات:

سورۃ الانفطار (82:1-2)

إِذَا السَّمَاءُ انفَطَرَتْ وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انتَثَرَتْ

ترجمہ: "جب آسمان پھٹ جائے گا اور جب ستارے بکھر جائیں گے۔"12

سورۃ القیامہ (75:8-9)

وَخَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ

ترجمہ: "اور جب چاند بے نور ہو جائے گا اور سورج اور چاند اکٹھے کر دیے جائیں گے۔"

2. پہاڑوں کا ہلنا اور ختم ہونا

آیت: وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ (سورۃ التکویر 81:3)

یہ آیت قیامت کے دن پہاڑوں کے حرکت کرنے اور ختم ہونے کا ذکر کرتی ہے۔

متعلقہ آیات:

سورۃ النبأ (78:20)

وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا

ترجمہ: "اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ سراب بن جائیں گے۔"

سورۃ المزمل (73:14)

يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا مَّهِيلًا

ترجمہ: "جس دن زمین اور پہاڑ کانپیں گے اور پہاڑ ریت کے ڈھیر کی طرح ہو جائیں گے۔"

3. روحوں کا جوڑنا اور گروہوں میں تقسیم

آیت: وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ (سورۃ التکویر 81:7)

یہ آیت قیامت کے دن روحوں کے جوڑنے یا گروہوں میں تقسیم ہونے کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

متعلقہ آیات:

سورۃ الواقعہ (56:7-8)

وَكُنتُمْ أَزْوَاجًا ثَلَاثَةً فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ

ترجمہ: "اور تم تین گروہ ہو جاؤ گے: دائیں والے، تو کیا ہی خوش نصیب ہیں دائیں والے۔

سورۃ الزمر (39:71)

وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا فُتِحَتْ أَبْوَابُهَا

ترجمہ: "اور جنہوں نے کفر کیا وہ جہنم کی طرف گروہ در گروہ ہانکے جائیں گے، یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس

پہنچیں گے تو اس کے دروازے کھول دیے جائیں گے۔"

4. زندہ دفن کی گئی بچیوں کا سوال

آیت: وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ (سورۃ التکویر 81:8)

یہ آیت جاہلیت کے دور میں زندہ دفن کی گئی بچیوں کے بارے میں سوال کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

متعلقہ آیات:

سورۃ النحل (16:58-59):

وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِالْأُنثَىٰ ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ يَتَوَارَىٰ مِنَ الْقَوْمِ مِن سُوءِ مَا بُشِّرَ بِهِ أَيُمْسِكُهُ عَلَىٰ هُونٍ أَمْ يَدُسُّهُ فِي التُّرَابِ أَلَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ

ترجمہ: "اور جب ان میں سے کسی کو بیٹی کی خوشخبری دی جائے تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے اور وہ غمگین ہو جاتا ہے۔ وہ لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے اس بری خبر کی وجہ سے جو اسے دی گئی ہے۔ کیا وہ اسے ذلت کے ساتھ رکھے یا اسے مٹی میں دفن کر دے؟ سن لو! کتنا برا فیصلہ ہے جو وہ کرتے ہیں۔"

سورۃ النجم (53:21-22)

أَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْأُنثَىٰ تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيزَىٰ

ترجمہ: "کیا تمہارے لیے بیٹے اور اس کے لیے بیٹیاں؟ یہ تو بڑی ناانصافی کی تقسیم ہے!"

یہ آیات سورۃ التکویر کے بنیادی موضوعات سے متعلق دیگر سورتوں کی روشنی میں جامع پیغام پیش کرتی ہیں، اور قرآن کے اندرونی ربط کو اجاگر کرتی ہیں۔

سورۃ التکویر کے موضوعات سے متعلق مزید آیات (اردو ترجمہ کے ساتھ)

3. سورۃ الانعام (6:137)

وَكَذَٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِّنَ ٱلْمُشْرِكِينَ قَتْلَ أَوْلَـٰدِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوهُمْ وَلِيَلْبِسُوا۟ عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ وَلَوْ شَآءَ ٱللَّهُ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ

ترجمہ: "اور اسی طرح بہت سے مشرکوں کے لیے ان کے شریکوں نے اپنی اولاد کو قتل کرنا خوشنما بنا دیا تا کہ انہیں ہلاک کریں اور ان کے دین میں ان پر شبہ ڈالیں۔ اور اگر اللہ چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے۔ پس انہیں اور ان کے افتراء کو چھوڑ دو۔"

4. سورۃ التکویر (81:8-9)

وَإِذَا ٱلْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ بِأَيِّ ذَنبٍ قُتِلَتْ

ترجمہ: "اور جب زندہ دفن کی گئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ کس گناہ پر اسے قتل کیا گیا۔"

5. سورۃ الشوریٰ (42:49-50)

لِّلَّهِ مُلْكُ ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ يَهَبُ لِمَن يَشَآءُ إِنَـٰثًا وَيَهَبُ لِمَن يَشَآءُ ٱلذُّكُورَ أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَـٰثًا وَيَجْعَلُ مَن يَشَآءُ عَقِيمًا إِنَّهُۥ عَلِيمٌ قَدِيرٌ

ترجمہ: "آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کے لیے ہے، وہ جو چاہے پیدا کرتا ہے۔ جسے چاہے بیٹیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہے بیٹے دیتا ہے، یا انہیں بیٹے اور بیٹیاں دونوں دیتا ہے، اور جسے چاہے بانجھ بنا دیتا ہے۔ بے شک وہ علم والا، قدرت والا ہے۔"

وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ (سورۃ التکویر 81:7) کے متعلقہ مقامات

یہ آیت قیامت کے دن روحوں کے جوڑنے یا گروہوں میں تقسیم ہونے کو بیان کرتی ہے۔ ذیل میں اس سے متعلق پانچ آیات اور ان کے ترجمے پیش ہیں:

1. سورۃ الواقعہ (56:7-8)

وَكُنتُمْ أَزْوَاجًا ثَلَاثَةً فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ

ترجمہ: "اور تم تین گروہوں میں تقسیم ہو جاؤ گے: دائیں والے، تو کیا ہی خوش نصیب ہیں دائیں والے!"

2. سورۃ الزمر (39:71):

وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا فُتِحَتْ أَبْوَابُهَا

ترجمہ: "اور جنہوں نے کفر کیا وہ گروہ در گروہ جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے، یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس

پہنچیں گے تو اس کے دروازے کھول دیے جائیں گے۔"

3. سورۃ الزمر (39:73)

وَسِيقَ ٱلَّذِينَ ٱتَّقَوْا۟ رَبَّهُمْ إِلَى ٱلْجَنَّةِ زُمَرًا حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَٰبُهَا

ترجمہ: "اور جو اپنے رب سے ڈرتے رہے وہ گروہ در گروہ جنت کی طرف لے جائے جائیں گے، یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچیں گے اور اس کے دروازے پہلے ہی کھول دیے جائیں گے۔"

4. سورۃ النبأ (78:18)

يَوْمَ يُنفَخُ فِى ٱلصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا

ترجمہ: "جس دن صور پھونکا جائے گا اور تم گروہ در گروہ آؤ گے۔"

5. سورۃ الإسراء (17:71)

يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَٰمِهِمْ

ترجمہ: "جس دن ہم ہر گروہ کو ان کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔"

وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ (سورۃ التکویر 81:10) کے متعلقہ مقامات

یہ آیت قیامت کے دن نامۂ اعمال کے کھولے جانے کو بیان کرتی ہے۔ اس سے متعلق پانچ آیات اور ان کے تراجم درج ذیل ہیں:

1. سورۃ الإسراء (17:13-14)

وَكُلَّ إِنسَٰنٍ أَلْزَمْنَٰهُ طَٰٓئِرَهُۥ فِى عُنُقِهِۦ ۖ وَنُخْرِجُ لَهُۥ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ كِتَٰبًا يَلْقَىٰهُ مَنشُورًا ٱقْرَأْ كِتَٰبَكَ كَفَىٰ بِنَفْسِكَ ٱلْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا

ترجمہ: "اور ہر انسان کے اعمال ہم نے اس کے گلے میں لٹکا دیے ہیں، اور قیامت کے دن ہم اس کے لیے ایک کتاب نکالیں گے جسے وہ کھلا ہوا پائے گا۔ (کہا جائے گا:) اپنی کتاب پڑھ لو، آج تم خود اپنے حساب کے لیے کافی ہو۔"

2. سورۃ الکھف (18:49)

وَوُضِعَ ٱلْكِتَـٰبُ فَتَرَى ٱلْمُجْرِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا فِيهِ وَيَقُولُونَ يَـٰوَيْلَتَنَا مَالِ هَـٰذَا ٱلْكِتَـٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّآ أَحْصَىٰهَا ۚ وَوَجَدُوا۟ مَا عَمِلُوا۟ حَاضِرًا ۗ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا

ترجمہ: "اور (اعمال کا) دفتر سامنے رکھ دیا جائے گا، تو تم مجرموں کو دیکھو گے کہ اس میں جو کچھ ہے اس سے ڈر رہے ہوں گے اور کہیں گے: ہائے ہماری بد بختی! اس کتاب کو کیا ہے کہ نہ چھوٹی بات چھوڑتا ہے نہ بڑی، مگر اس نے سب کو گن لیا ہے۔ اور وہ اپنے کیے ہوئے سب اعمال کو موجود پائیں گے۔ اور تیرا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا۔"

3. سورۃ الزمر (39:69)

وَوُضِعَ ٱلْكِتَـٰبُ وَجِا۟ىٓءَ بِٱلنَّبِيِّـۧنَ وَٱلشُّهَدَآءِ وَقُضِىَ بَيْنَهُم بِٱلْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ

ترجمہ: "اور (اعمال کا) دفتر سامنے رکھ دیا جائے گا، اور انبیاء اور گواہوں کو لایا جائے گا، اور ان کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا۔"

4. سورۃ الطور (52:21)

كُلُّ ٱمْرِئٍۭ بِمَا كَسَبَ رَهِينٌ

ترجمہ: "ہر شخص اپنے کیے ہوئے عمل کے بدلے گروی ہے۔"

5. سورۃ الانشقاق (9-84:7)

فَأَمَّا مَنْ أُوتِىَ كِتَـٰبَهُۥ بِيَمِينِهِۦ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا وَيَنقَلِبُ إِلَىٰٓ أَهْلِهِۦ مَسْرُورًا

ترجمہ: "پس جس کو اس کا نامۂ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، وہ آسان حساب سے حساب لیا جائے گا اور اپنے گھر والوں کی طرف خوشی خوشی لوٹے گا۔"

یہ آیات سورۃ التکویر کے اہم موضوعات جیسے انسانی جوابدہی، اعمال کے ریکارڈ، روحوں کی تقسیم اور جاہلیت کی رسموں پر تنقید کے حوالے سے قرآن کے اندرونی ربط اور جامع پیغام کو اجاگر کرتی ہیں۔

وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ (سورۃ التکویر 81:11)—آسمان کا ہٹا دیا جانا

یہ آیت قیامت کے دن آسمان کے ہٹا دیے جانے یا اس کی اصل حالت کے ختم ہو جانے کو بیان کرتی ہے، جو کائناتی نظام کی مکمل تبدیلی کی علامت ہے۔ ذیل میں اس مضمون سے متعلق پانچ قرآنی آیات اور ان کے اردو تراجم پیش کیے جاتے ہیں:

1. سورۃ الحاقہ (69:16)

وَٱنشَقَّتِ ٱلسَّمَآءُ فَهِىَ يَوْمَئِذٍ وَاهِيَةٌ

ترجمہ: "اور آسمان پھٹ جائے گا، پس وہ اس دن کمزور ہو جائے گا۔"

یہ آیت قیامت کے دن آسمان کے ٹوٹنے اور کمزور پڑ جانے کو بیان کرتی ہے۔

2. سورۃ الانشقاق (84:1)

إِذَا ٱلسَّمَآءُ ٱنشَقَّتْ

ترجمہ: "جب آسمان پھٹ جائے گا۔"

یہ آیت قیامت کے واقعات میں آسمان کے پھٹنے کی ڈرامائی منظر کشی کرتی ہے۔

3. سورۃ الطور (52:9)

يَوْمَ تَمُورُ ٱلسَّمَآءُ مَوْرًا

ترجمہ: "جس دن آسمان لرزے گا شدید لرزش کے ساتھ۔"

یہ آیت آخری لمحات میں آسمان کی بے چینی اور ہلچل کو ظاہر کرتی ہے۔

4. سورۃ النبأ (78:19)

وَفُتِحَتِ ٱلسَّمَآءُ فَكَانَتْ أَبْوَٰبًا

ترجمہ: "اور آسمان کھول دیا جائے گا اور وہ دروازے بن جائے گا۔"

یہ آیت آسمان کے کھلنے اور ایک نئی حالت میں تبدیل ہونے کو بیان کرتی ہے۔

5. سورۃ الانفطار (82:1)

إِذَا ٱلسَّمَآءُ ٱنفَطَرَتْ

ترجمہ: "جب آسمان پھٹ جائے گا۔"

یہ آیت قیامت کے دن آسمان کے ٹوٹنے اور بکھرنے کی شدت کو اجاگر کرتی ہے۔

وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ (سورۃ التکویر 81:12)—جہنم کا بھڑکایا جانا

یہ آیت قیامت کے دن جہنم کے بھڑکنے اور شدت اختیار کرنے کو بیان کرتی ہے، جو کافروں کے لیے سخت عذاب کی علامت ہے۔ اس مضمون سے متعلق چھ آیات اور ان کے تراجم درج ذیل ہیں:

1. سورۃ الھمزہ (104:6-7)

نَارُ ٱللَّهِ ٱلْمُوقَدَةُ ٱلَّتِى تَطَّلِعُ عَلَى ٱلْأَفْـِٔدَةِ

ترجمہ: "یہ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے، جو دلوں تک پہنچتی ہے۔"

یہ آیت جہنم کی شدت اور اس کے براہ راست اثر کو بیان کرتی ہے۔

2. سورۃ البقرہ (2:24)

فَٱتَّقُوا ٱلنَّارَ ٱلَّتِى وَقُودُهَا ٱلنَّاسُ وَٱلْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَـٰفِرِينَ

ترجمہ: "اس آگ سے بچو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں، جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔"

یہ آیت جہنم کی تیاری اور اس کی شدت کو بیان کرتی ہے۔

3. سورۃ المعارج (70:15-16)

كَلَّآ ۖ إِنَّهَا لَظَىٰ نَزَّاعَةً لِّلشَّوَىٰ

ترجمہ: "ہرگز نہیں! وہ بھڑکتی ہوئی آگ ہے، جو کھال اُدھیڑ ڈالتی ہے۔"

یہ آیت جہنم کی تباہ کن طاقت کو ظاہر کرتی ہے۔

4. سورۃ الفرقان (25:12)

إِذَا رَأَتْهُم مِّن مَّكَانٍ بَعِيدٍ سَمِعُوا لَهَا تَغَيُّظًا وَزَفِيرًا

ترجمہ: "جب وہ انہیں دور سے دیکھے گی تو وہ اس کا غصہ اور چیخ سنیں گے۔"

یہ آیت جہنم کے خوفناک اور غضبناک ہونے کو بیان کرتی ہے۔

5. سورۃ النبأ (78:21-22)

إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا لِّلطَّـٰغِينَ مَـَٔابًا

ترجمہ: "بے شک جہنم گھات میں ہے، سرکشوں کے لیے ٹھکانہ ہے۔"

یہ آیت جہنم کو گناہگاروں کے لیے لازمی انجام کے طور پر بیان کرتی ہے۔

6. سورۃ المدثر (74:26-29)

سَأُصْلِيهِ سَقَرَ وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا سَقَرُ لَا تُبْقِى وَلَا تَذَرُ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ

ترجمہ: "میں اسے سقر (جہنم) میں ڈالوں گا۔ اور تمہیں کیا معلوم کہ سقر کیا ہے؟ وہ نہ چھوڑتی ہے نہ باقی رکھتی ہے، انسان کے چہرے کو جھلسا دیتی ہے۔"

یہ آیت جہنم کی تباہ کاری اور سب کچھ جلا دینے کی شدت کو بیان کرتی ہے۔

وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ (سورۃ التکویر 81:13) — جنت کا قریب کر دیا جانا

یہ آیت قیامت کے دن نیک لوگوں کے لیے جنت کے قریب لائے جانے کو بیان کرتی ہے، جو ان کے ایمان اور اعمال کا انعام ہے۔ اس مضمون سے متعلق چھ آیات اور ان کے تراجم درج ذیل ہیں:

1. سورۃ الشعراء (26:90-91)

وَأُزْلِفَتِ ٱلْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ وَبُرِّزَتِ ٱلْجَحِيمُ لِلْغَاوِينَ

ترجمہ: "اور جنت پرہیزگاروں کے قریب کر دی جائے گی اور جہنم گمراہوں کے سامنے ظاہر کر دی جائے گی۔"

یہ آیت نیک اور بدلوگوں کے مختلف انجام کو ظاہر کرتی ہے۔

2. سورۃ النبأ (78:31-32)

إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا حَدَآئِقَ وَأَعْنَـٰبًا

ترجمہ: "بے شک پرہیزگاروں کے لیے کامیابی ہے: باغات اور انگور۔"

یہ آیت جنت کی نعمتوں کو بیان کرتی ہے۔

3. سورۃ الحجر (46-15:45)

إِنَّ ٱلْمُتَّقِينَ فِى جَنَّٰتٍ وَعُيُونٍ ٱدْخُلُوهَا بِسَلَٰمٍ ءَامِنِينَ

ترجمہ: "بے شک پرہیزگار باغات اور چشموں میں ہوں گے۔ (ان سے کہا جائے گا:) اس میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ، امن میں رہو۔"

- یہ آیت جنت میں مومنین کے امن اور سکون کو بیان کرتی ہے۔
- یہ آیات سورۃ التکویر کے مذکورہ موضوعات — کائناتی انقلاب، جہنم کی شدت، اور جنت کی قربت — کے حوالے سے قرآن کے جامع اور مربوط پیغام کو اجاگر کرتی ہیں۔

جنت کی خوشخبری اور اہل جنت کی نعمتیں

4۔ سورۃ الزمر (39:73)

وَسِيقَ ٱلَّذِينَ ٱتَّقَوْا۟ رَبَّهُمْ إِلَى ٱلْجَنَّةِ زُمَرًا حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَٰبُهَا

ترجمہ: "اور جو اپنے رب سے ڈرتے رہے وہ گروہ در گروہ جنت کی طرف لے جائے جائیں گے، یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچیں گے اور اس کے دروازے پہلے ہی کھول دیے جائیں گے۔"

- یہ آیت اہل تقویٰ کے جنت میں عزت و احترام کے ساتھ داخل ہونے کو بیان کرتی ہے۔

5. سورۃ المطففین (24-83:22)

إِنَّ ٱلْأَبْرَارَ لَفِى نَعِيمٍ عَلَى ٱلْأَرَآئِكِ يَنظُرُونَ تَعْرِفُ فِى وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ ٱلنَّعِيمِ

ترجمہ: "یقیناً نیک لوگ نعمتوں میں ہوں گے، اونچی مسندوں پر بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے، تم ان کے چہروں پر نعمت کی رونق پہچان لو گے۔"

- یہ آیت اہل جنت کی خوشی، اطمینان اور چہروں کی رونق کو بیان کرتی ہے۔

6. سورۃ الغاشیہ (10-88:8)

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ فِى جَنَّةٍ عَالِيَةٍ

ترجمہ:"اس دن کچھ چہرے تر و تازہ ہوں گے، اپنی کوشش پر راضی ہوں گے، بلند باغ میں ہوں گے۔"

❖ یہ آیت اہل جنت کی خوشی اور ان کی کوششوں پر ملنے والی رضا کو بیان کرتی ہے۔

ہر نفس کے اعمال کا علم اور جزا

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا أَحْضَرَتْ (سورۃ التکویر 81:14) سے متعلقہ آیات

1. سورۃ الزلزال (99:6-8)

ترجمہ:"اس دن لوگ مختلف گروہوں میں نکلیں گے تاکہ انہیں ان کے اعمال دکھائے جائیں۔ پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہو گی وہ اسے دیکھ لے گا، اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہو گی وہ اسے دیکھ لے گا۔"

2. سورۃ الانفطار (82:5)

ترجمہ:"ہر جان جان لے گی جو اس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا۔"

3. سورۃ النجم (53:39-41)

ترجمہ:"اور یہ کہ انسان کے لیے وہی ہے جس کی اس نے کوشش کی، اور اس کی کوشش دیکھی جائے گی، پھر اسے پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔"

4. سورۃ الاسراء (17:13-14)

ترجمہ:"اور ہر انسان کے اعمال ہم نے اس کے گلے میں لٹکا دیے ہیں، اور قیامت کے دن ہم اس کے لیے ایک کتاب نکالیں گے جسے وہ کھلا ہوا پائے گا۔ (کہا جائے گا:) اپنی کتاب پڑھ لو، آج تم خود اپنے حساب کے لیے کافی ہو۔"

5. سورۃ القیامہ (75:13-14)

ترجمہ:"اس دن انسان کو اس کے آگے بھیجے اور پیچھے چھوڑے ہوئے (اعمال) بتا دیے جائیں گے۔ بلکہ انسان خود اپنے اوپر گواہ ہو گا۔"

6. سورۃ غافر (40:17)

ترجمہ:"آج ہر جان کو اس کے کیے کا بدلہ دیا جائے گا، آج کسی پر ظلم نہیں ہو گا، بے شک اللہ جلد حساب لینے والا

ہے۔"

کائناتی نشانیوں کی قسمیں (ستاروں وغیرہ)

فَلَآ أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ٱلْجَوَارِ ٱلْكُنَّسِ (سورۃ التکویر 81:15-16) سے متعلقہ آیات

1۔ سورۃ النجم (53:1):

ترجمہ: "قسم ہے ستارے کی جب وہ غروب ہو جائے۔"

یہ آیت ستاروں کی حرکت کو اللہ کی قدرت کی نشانی قرار دیتی ہے۔

2. سورۃ الحجر (15:16)

ترجمہ: "اور ہم نے آسمان میں برج بنائے اور اسے دیکھنے والوں کے لیے آراستہ کیا۔"

یہ آیت آسمانی اجسام کی خوبصورتی کو بیان کرتی ہے۔

3. سورۃ الصافات (37:6)

ترجمہ: "یقیناً ہم نے قریب والے آسمان کو ستاروں کی زینت سے مزین کیا۔"

4. سورۃ الملک (67:5)

ترجمہ: "اور ہم نے قریب والے آسمان کو چراغوں (ستاروں) سے آراستہ کیا اور انہیں شیطانوں پر پھینکنے کا ذریعہ بنایا۔"

5. سورۃ الواقعہ (56:75-76)

ترجمہ: "پس نہیں، میں ستاروں کے مقامات کی قسم کھاتا ہوں، اور اگر تم جانتے ہو تو یہ بہت بڑی قسم ہے۔"

یہ آیت ستاروں کے ٹھکانوں کی اہمیت اور عظمت کو بیان کرتی ہے۔

❖ یہ آیات سورۃ التکویر کے موضوعات سے متعلق دیگر سورتوں میں آنے والے مضامین کو اجاگر کرتی ہیں، جن میں اہل جنت کی عزت، اعمال کا حساب اور کائناتی نشانیوں کی عظمت شامل ہے۔

6. سورۃ الذاریات (51:7)

وَٱلسَّمَآءِ ذَاتِ ٱلْحُبُكِ

ترجمہ: "قسم ہے اس آسمان کی جو راستوں (راہوں) والی ہے۔"

❖ یہ آیت آسمان کی پیچیدہ راہوں اور نظم و ضبط کو بیان کرتی ہے، جو ستاروں اور سیاروں کی گردش سمیت کائناتی نظام کی عظمت کو ظاہر کرتی ہے۔

إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ (سورۃ التکویر 81:19) — قرآن کی الہامی صداقت

یہ آیت اس بات کو واضح کرتی ہے کہ قرآن ایک معزز رسول (عام طور پر جبرائیلؑ) کے ذریعے نازل ہوا ہے، جو اس کی الہامی اصل اور پیغام پہنچانے والے کی امانت داری کو اجاگر کرتی ہے۔ ذیل میں اسی مضمون سے متعلق چھ آیات اور ان کے اردو تراجم پیش کیے جاتے ہیں:

1. سورۃ البقرہ (2:97)

قُلْ مَن كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ بِإِذْنِ ٱللَّهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ

ترجمہ: "کہہ دو: جو جبرائیل کا دشمن ہو، تو اس نے یہ (قرآن) تمہارے دل پر اللہ کے حکم سے نازل کیا ہے، اس کی تصدیق کرتا ہوا جو اس سے پہلے ہے، اور ایمان والوں کے لیے ہدایت اور خوشخبری ہے۔"

2. سورۃ النجم (53:5-6)

عَلَّمَهُ شَدِيدُ ٱلْقُوَىٰ ذُو مِرَّةٍ فَٱسْتَوَىٰ

ترجمہ: "اسے ایک بڑی قوت والے (جبرائیل) نے سکھایا، جو بڑی طاقت والا اور مضبوط ہے، پھر وہ اپنی اصل صورت میں ظاہر ہوا۔"

3. سورۃ الحاقہ (69:40)

إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ

ترجمہ: "بے شک یہ ایک معزز رسول کا کلام ہے۔"

(یہ آیت بھی سورۃ التکویر کی طرح قرآن کی الہامی صداقت کو بیان کرتی ہے۔)

4. سورۃ الشعراء (26:193-194)

نَزَلَ بِهِ ٱلرُّوحُ ٱلْأَمِينُ عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ ٱلْمُنذِرِينَ

ترجمہ: "اسے روح الامین (جبرائیل) نے تمہارے دل پر نازل کیا، تاکہ تم خبردار کرنے والوں میں سے ہو جاؤ۔"

5. سورۃ فصلت (41:42)

لَّا يَأْتِيهِ ٱلْبَٰطِلُ مِنۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِۦ تَنزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ

ترجمہ: "اس کے آگے پیچھے سے باطل نہیں آسکتا، یہ حکمت والے، تعریف والے (اللہ) کی طرف سے نازل کردہ ہے۔"

6. سورۃ القدر (97:1)

إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ فِى لَيْلَةِ ٱلْقَدْرِ

ترجمہ: "ہم نے اسے شب قدر میں نازل کیا۔"

بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ — قرآن شیطان کا کلام نہیں

1۔ سورۃ الشعراء (26:210-212)

وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ ٱلشَّيَٰطِينُ وَمَا يَنۢبَغِى لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيعُونَ إِنَّهُمْ عَنِ ٱلسَّمْعِ لَمَعْزُولُونَ

ترجمہ: "اور اس (قرآن) کو شیطانوں نے نہیں اتارا، نہ ہی یہ ان کے لائق ہے اور نہ وہ کر سکتے ہیں۔ وہ سننے سے دور رکھے گئے ہیں۔"

2. سورۃ الحجر (15:17-18)

وَحَفِظْنَٰهَا مِن كُلِّ شَيْطَٰنٍ رَّجِيمٍ إِلَّا مَنِ ٱسْتَرَقَ ٱلسَّمْعَ فَأَتْبَعَهُۥ شِهَابٌ مُّبِينٌ

ترجمہ: "اور ہم نے آسمان کو ہر مردود شیطان سے محفوظ رکھا، سوائے اس کے جو چوری چھپے سننے کی کوشش کرے تو اس کے پیچھے ایک روشن شعلہ لگا دیا جاتا ہے۔"

3. سورۃ النجم (53:3-4)

وَمَا يَنطِقُ عَنِ ٱلْهَوَىٰٓ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْىٌ يُوحَىٰ

ترجمہ: "اور وہ (نبی) اپنی خواہش سے نہیں بولتے، یہ تو صرف وحی ہے جو ان پر کی جاتی ہے۔"

4. سورۃ النحل (16:98-100)

فَإِذَا قَرَأْتَ ٱلْقُرْءَانَ فَٱسْتَعِذْ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيْطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ إِنَّهُۥ لَيْسَ لَهُۥ سُلْطَـٰنٌ عَلَى ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ

ترجمہ: "پس جب تم قرآن پڑھو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگو۔ یقیناً اس کا ایمان والوں اور اپنے رب پر بھروسہ کرنے والوں پر کوئی اختیار نہیں۔"

فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ — تم کہاں جا رہے ہو؟

1. سورۃ الملک (67:24)

قُلْ هُوَ ٱلَّذِى ذَرَأَكُمْ فِى ٱلْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ

ترجمہ: "کہہ دو: وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلایا اور اسی کی طرف تم جمع کیے جاؤ گے۔"

2. سورۃ یونس (10:32)

فَمَاذَا بَعْدَ ٱلْحَقِّ إِلَّا ٱلضَّلَـٰلُ فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ

ترجمہ: "حق کے بعد گمراہی کے سوا کیا رہ جاتا ہے؟ تو تم کہاں پھرے جا رہے ہو؟"

3. سورۃ المرسلات (77:50)

فَبِأَىِّ حَدِيثٍۭ بَعْدَهُۥ يُؤْمِنُونَ

ترجمہ: "تو اس (قرآن) کے بعد وہ کس بات پر ایمان لائیں گے؟"

یہ آیات سورۃ التکویر کے مرکزی پیغام — قرآن کی الہامی صداقت، شیطانی اثر سے پاکیزگی اور انسان کو اللہ کی طرف رجوع کی دعوت — کو دیگر قرآنی مقامات سے مربوط انداز میں پیش کرتی ہیں۔

4. سورۃ الجاثیہ (45:6)

تِلْكَ ءَايَـٰتُ ٱللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِٱلْحَقِّ ۖ فَبِأَىِّ حَدِيثٍۭ بَعْدَ ٱللَّهِ وَءَايَـٰتِهِۦ يُؤْمِنُونَ

ترجمہ: "یہ اللہ کی آیات ہیں جو ہم تمہیں حق کے ساتھ پڑھ کر سناتے ہیں۔ پھر اللہ اور اس کی آیات کے بعد وہ کس بات پر ایمان لائیں گے؟"

❖ یہ آیت اللہ کی واضح ہدایت کو رد کرنے کی بے عقلی کو ظاہر کرتی ہے۔

5. سورۃ الانعام (6:125)

فَمَن يُرِدِ ٱللَّهُ أَن يَهْدِيَهُۥ يَشْرَحْ صَدْرَهُۥ لِلْإِسْلَـٰمِ ۖ وَمَن يُرِدْ أَن يُضِلَّهُۥ يَجْعَلْ صَدْرَهُۥ ضَيِّقًا حَرَجًا كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِى ٱلسَّمَآءِ ۚ كَذَٰلِكَ يَجْعَلُ ٱللَّهُ ٱلرِّجْسَ عَلَى ٱلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ

ترجمہ: "پس جسے اللہ ہدایت دینا چاہے، اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے، اور جسے گمراہ کرنا چاہے، اس کا سینہ تنگ کر دیتا ہے، گویا وہ آسمان پر چڑھ رہا ہو۔ اسی طرح اللہ ناپاکی ان پر ڈالتا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔"

❖ یہ آیت اللہ کی ہدایت سے منہ موڑنے کے نتائج کو بیان کرتی ہے۔

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَـٰلَمِينَ — قرآن تمام جہانوں کے لیے یاددہانی

1. سورۃ الانبیاء (21:107)

وَمَآ أَرْسَلْنَـٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَـٰلَمِينَ

ترجمہ: "اور ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر۔"

2. سورۃ القلم (68:52)

وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَـٰلَمِينَ

ترجمہ: "اور یہ تو صرف تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہے۔"

3. سورۃ ص (38:87)

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَـٰلَمِينَ

ترجمہ: "یہ تو صرف تمام جہانوں کے لیے یاددہانی ہے۔"

4. سورۃ البقرہ (2:185)

شَهْرُ رَمَضَانَ ٱلَّذِىٓ أُنزِلَ فِيهِ ٱلْقُرْءَانُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَـٰتٍ مِّنَ ٱلْهُدَىٰ وَٱلْفُرْقَانِ

ترجمہ: "رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا، جو لوگوں کے لیے ہدایت، اور رہنمائی اور حق و باطل کا فرق کرنے والی واضح نشانیاں ہیں۔"

انسانی اختیار اور الٰہی مرضی

1. سورۃ الانسان (76:29-30)

إِنَّ هَـٰذِهِۦ تَذْكِرَةٌ فَمَن شَآءَ ٱتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِۦ سَبِيلًا وَمَا تَشَآءُونَ إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا

ترجمہ: "یہ ایک نصیحت ہے، پس جو چاہے اپنے رب کی طرف راستہ اختیار کرے۔ اور تم نہیں چاہو گے مگر یہ کہ اللہ چاہے۔ بے شک اللہ جاننے والا، حکمت والا ہے۔"

2. سورۃ عبس (80:12)

فَمَن شَآءَ ذَكَرَهُۥ

ترجمہ: "پس جو چاہے اس سے نصیحت حاصل کرے۔"

3. سورۃ المدثر (74:54-56)

كَلَّآ إِنَّهُۥ تَذْكِرَةٌ فَمَن شَآءَ ذَكَرَهُۥ وَمَا يَذْكُرُونَ إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ هُوَ أَهْلُ ٱلتَّقْوَىٰ وَأَهْلُ ٱلْمَغْفِرَةِ

ترجمہ: "ہرگز نہیں! یہ تو ایک نصیحت ہے، پس جو چاہے اسے یاد رکھے۔ اور وہ نہیں یاد رکھیں گے مگر یہ کہ اللہ چاہے۔ وہی تقویٰ کا مستحق اور بخشش کا مالک ہے۔"

4. سورۃ الکہف (18:29)

وَقُلِ ٱلْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ فَمَن شَآءَ فَلْيُؤْمِن وَمَن شَآءَ فَلْيَكْفُرْ إِنَّآ أَعْتَدْنَا لِلظَّـٰلِمِينَ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا

ترجمہ: "اور کہہ دو: حق تمہارے رب کی طرف سے ہے، پس جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے انکار کرے۔ ہم نے ظالموں کے لیے آگ تیار کر رکھی ہے جس کے شعلے انہیں گھیر لیں گے۔"

5. سورۃ الزمر (39:7)

إِن تَكْفُرُوا فَإِنَّ ٱللَّهَ غَنِيٌّ عَنكُمْ وَلَا يَرْضَىٰ لِعِبَادِهِ ٱلْكُفْرَ وَإِن تَشْكُرُوا يَرْضَهُ لَكُمْ

ترجمہ: "اگر تم کفر کرو گے تو اللہ تمہارا محتاج نہیں، اور وہ اپنے بندوں کے لیے کفر پسند نہیں کرتا۔ اور اگر تم شکر کرو گے تو وہ تمہارے لیے اسے پسند کرلے گا۔"

- ❖ یہ آیات قرآن کے عالمگیر پیغام، انسانی اختیار، اور اللہ کی حاکمیت کے تناظر میں سورۃ التکویر کے مرکزی مضامین سے ہم آہنگ ہیں۔

پانچواں حصہ

(تفسیر بالقرآن)

پانچواں حصہ - تفسیر بالقرآن

تفسیر بالقرآن (من أضواء البیان)

﴿وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ﴾ [التکویر: ۹]

❖ الوأد: یعنی بوجھ، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿وَلَا يَؤُودُهُ حِفْظُهُمَا﴾ [۲/۲۵۵] (یعنی ان دونوں کی حفاظت اللہ کو گراں نہیں گزرتی)۔

❖ الموءودة: وہ ہے جسے مٹی میں دبا کر مار دیا جائے، یعنی وہ لڑکی جسے زندہ دفن کیا جاتا تھا۔ وہ لوگ اس کے لیے گڑھا کھودتے اور اسے اس میں ڈال کر مٹی ڈال دیتے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان: ﴿بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ﴾

❖ اس میں اشارہ ہے کہ اس بچی کا کوئی گناہ نہیں تھا کہ اسے قتل کیا جائے، بلکہ اصل جرم اس کے قاتل پر ہے۔

❖ لیکن چونکہ یہ جرم بہت بڑا ہے، اس لیے سوال اس بچی سے کیا جائے گا تاکہ اس کے قاتل کو سخت ملامت ہو۔

❖ اس قبیح جرم (زندہ دفن کرنے) کے اسباب کیا تھے؟

شیخ رحمہ اللہ نے اس پر سورۃ النحل کی آیت

﴿وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ الْبَنَاتِ سُبْحَانَهُ وَلَهُمْ مَا يَشْتَهُونَ وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُمْ بِالْأُنْثَى ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ يَتَوَارَى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوءِ مَا بُشِّرَ بِهِ أَيُمْسِكُهُ عَلَى هُونٍ أَمْ يَدُسُّهُ فِي التُّرَابِ أَلَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ﴾ [۵۷/۵۹]

کے تحت تفصیل سے بحث کی ہے۔ اس مناسبت سے یہاں دو اہم تنبیہات پیش کرنا ضروری ہیں:

تنبیہ اول آج کے دور میں بھی بعض اعمال ایسے ہیں جو "وأد" (زندہ دفن) کے مشابہ ہیں، جیسے کسی بھی طریقے سے حمل کو روکنا۔

اس مسئلے پر قدیم وجدید دونوں زمانوں میں بحث ہوئی ہے۔

قدیم زمانے میں "عزل" (جماع کے وقت منی کو باہر نکال لینا) کی صورت تھی، اس پر جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے:

"ہم عزل کرتے تھے اور قرآن نازل ہو رہا تھا۔" (مسلم) امام اسحاق نے کہا: سفیان کہتے تھے کہ اگر یہ ممنوع ہوتا تو قرآن ہمیں منع کر دیتا۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ یہ بات نبی ﷺ تک پہنچی تو آپ نے منع نہ فرمایا۔ اسی طرح حذامہ بنت وہب رضی اللہ عنہا کی حدیث میں شدید تنبیہ آئی ہے:

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے ارادہ کیا کہ 'غیلہ' (دودھ پیتے بچے کے دوران جماع) سے منع کروں، پھر میں نے روم وفارس کے لوگوں کو دیکھا کہ وہ ایسا کرتے ہیں اور ان کے بچوں کو کچھ نہیں ہوتا۔ پھر آپ سے عزل کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: یہ پوشیدہ قتل (وَأد الخفی) ہے۔"

عبد اللہ نے اپنی روایت میں اضافہ کیا: ﴿وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ﴾۔

پہلی حدیث میں جواز کی طرف اور دوسری میں سخت انکار کی طرف اشارہ ہے۔

صحیح مسلم میں ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ بنی المصطلق میں تھے، ہم نے عرب کی عزت دار عورتیں قید کیں، لمبی جدائی کی وجہ سے ہم نے عزل کا ارادہ کیا۔ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا:

"تم جو بھی کرو، جو روح پیدا ہونی ہے وہ ضرور پیدا ہو گی۔"

ایک اور روایت میں ہے: "اللہ نے جو پیدا کرنا ہے وہ ضرور کرے گا۔"

ایک اور روایت میں: "تم جو بھی کرو، ہر روح جو قیامت تک پیدا ہونی ہے، وہ ضرور پیدا ہو گی۔"

ابو محمد کہتے ہیں کہ "لا علیکم" (تم پر کچھ گناہ نہیں) زیادہ قریب ہے کہ یہ نہی کے معنی میں ہے۔

حسن کہتے ہیں: "واللہ! یہ تو گویا زجر ہے۔"

تو آپ دیکھتے ہیں کہ نبی ﷺ کا "وإنكم لتغفلون" فرمانا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس سے پہلے اس کا علم نہ تھا، جو جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے اس اضافے سے متعارض ہے کہ "آپ نے منع نہ فرمایا"۔

پس جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے جواز کے قائل استدلال کرتے ہیں، اور دوسری روایت یعنی "وَأد الخفی" اس

کے مخالف ہے۔

عرب جاہلیت میں "وأد" کے دو اسباب تھے

1) معاشی، یعنی غربت یا فقر کا خوف

2) غیرت یا عزت

قرآن نے پہلے سبب کا رد ان آیات میں کیا:

﴿وَلا تَقْتُلُوا أَوْلادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْئاً كَبِيراً﴾[۳۱/۱۷]

اور

﴿وَلا تَقْتُلُوا أَوْلادَكُمْ مِنْ إِمْلاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ﴾ [۱۵۱/۶]

آخر میں یہی سخت سوال ان کے لیے سخت ملامت ہے: ﴿وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ﴾۔

آج بھی اس آیت کو ایک نئے انداز میں مسلمانوں کے خلاف بطور سازش چھیڑا گیا ہے، خاص طور پر معاشی نقطہ نظر سے۔

یہ نظریہ "مالتھس" کے نام سے مشہور ہوا اور اب فوجی مقاصد کے لیے بھی (یعنی مسلمانوں کی آبادی کم کرنے کے لیے) استعمال ہو رہا ہے، جب دشمن نے دیکھا کہ اسلام تعددِ ازدواج کی اجازت دیتا ہے۔

اسی لیے دشمن نے اس شرحِ نمو کو روکنے کی کوشش کی۔

اس بارے میں نبی ﷺ کا ارشاد کافی ہے:

"نکاح کرو، نسل بڑھاؤ، میں تمہاری کثرت پر امتوں کے سامنے فخر کروں گا۔"

ایک اور روایت میں ہے: "زیادہ اولاد والی اور محبت کرنے والی عورتوں سے نکاح کرو۔"

اس بارے میں میں نے ایک جامع محاضرہ بھی تیار کیا تھا جس میں سیاست، معیشت اور دفاع کے حوالے سے اعداد و شمار پیش کیے تھے، جو اس نظریے کی تردید کرتے ہیں۔

اہم بات یہ ہے کہ مسلمانوں کو خبردار کیا جائے کہ آبادی کی تحدید یا تنظیم کی یہ تحریک دراصل یہودیوں کی طرف سے ہے اور مغربی ممالک اس کی بھرپور ترویج کرتے ہیں، خصوصاً اسلامی اور عرب ممالک میں۔

تنبیہ دوم

- یہ بھی قابلِ توجہ ہے کہ آج عورت کی آزادی کے نام پر جو تحریکیں چل رہی ہیں، حقیقت میں وہ عورت کی دشمنی اور اس کے حقوق کی پامالی ہیں۔
- زمانہ جاہلیت میں عورت کو زندہ دفن کیا جاتا، وراثت میں مال کی طرح تقسیم کیا جاتا، اس کی کوئی شخصیت نہ تھی۔
- اسلام نے اسے مکمل شخصیت دی، جینے کا حق دیا، نکاح میں اختیار دیا، وراثت میں حق دیا، اور دیگر حقوق عطا کیے۔
- اس موضوع پر مزید تفصیل شیخ رحمہ اللہ نے ﴿الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ﴾[۴/۳۴] کے تحت بیان کی ہے۔

من شروحات ابن کثیر

ابن کثیر فرماتے ہیں:

إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ

یہاں "رسول کریم" سے مراد جبرائیل علیہ السلام ہیں، اس پر اجماع ہے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ذِي قُوَّةٍ عِندَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ۝ مُطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ[سورۃ التکویر:20،21]

یہ سب اوصاف جبرائیل علیہ السلام کے ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَىٰ[سورۃ النجم:5] جبکہ سورۃ الحاقہ میں

تفسیر ابن کثیر

وقوله تعالى: وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ

یعنی جمع کی جائیں گی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الأَرْضِ وَلا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلا أُمَمٌ أَمْثَالُكُمْ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ إِلَى رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ [سورة الأنعام:38]۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: "ہر چیز کو جمع کیا جائے گا، یہاں تک کہ مکھی کو بھی۔" (ابن ابی حاتم)

قال الله تعالى: وَالطَّيْرَ مَحْشُورَةً [سورۃ ص:19]

یعنی پرندے بھی جمع کیے جائیں گے۔ لیکن اس آیت میں مراد قیامت نہیں، بلکہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو دی گئی خاص نعمت ہے، جیسا کہ فرمایا: كُلٌّ لَّهُ أَوَّابٌ [سورۃ ص:19]۔

سورۃ الأنعام کی آیت میں ثُمَّ إِلَى رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ سے مراد قیامت کا حشر ہے، جو تمام جانداروں کے لیے ہوگا۔

اب سوال یہ ہے کہ وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ میں "حشر" سے مراد قیامت کا دن ہے یا دنیا میں ہونے والا کوئی واقعہ؟

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے مطابق یہ دنیا میں ہوگا، جب وحشی جانور ایک دوسرے کے ساتھ مخلوط ہو جائیں گے اور نہ بھاگیں گے۔ "وحش" سے مراد وہ جانور ہیں جو انسانوں سے گھلنے ملنے والے نہیں، خواہ درندے ہوں یا جنگلی جانور (جیسے ہرن، زیبرا وغیرہ)۔

بعض مفسرین (جیسے ابن عباس رضی اللہ عنہما) کہتے ہیں: "حشر سے مراد موت ہے۔" جبکہ ربیع بن انس فرماتے ہیں: "اللہ کا حکم آجائے گا"، جس کی تفصیل مبہم ہے—شاید موت مراد ہو یا وحشی پن ختم ہو جانا۔

امام ابن جریر طبری دونوں معنی کو جمع کرتے ہیں: "وحشی جانوروں کو جمع کر کے موت دے دی جائے گی۔" یہ قیامت کے حشر پر منطبق ہو سکتا ہے، جہاں انہیں حساب کے بعد مٹی بنا دیا جائے گا۔

اشکال اور حل

سوال: حدیث میں آیا ہے کہ "بے سینگ والی بکری سینگ والی سے بدلہ لے گی"، تو پھر صرف "وحوش" کا ذکر کیوں؟

جواب: اگر مراد قیامت ہے، تو وحشی جانوروں کا خاص ذکر اس لیے کہ وہ انتہائی نافرمان ہوتے ہیں، لیکن اللہ انہیں بھی جمع کرے گا۔ اور اگر مراد دنیا ہے (جیسا کہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا قول)، تو اس میں ان کے اختلاط کی طرف اشارہ ہے۔

مناسبت آیات

اللہ تعالیٰ نے حج کے موقع پر فرمایا: وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ [سورۃ البقرۃ:203]۔

حجاج کرام مختلف سمتوں سے آتے ہیں اور پھر منتشر ہو جاتے ہیں۔ یہ منظر قیامت کے حشر کی یاد دہانی کراتا ہے، جب سب کو دوبارہ جمع کیا جائے گا۔

نوٹ:

- "وحش" میں تمام جنگلی جانور (درندے، جنگلی گدھے، ہرن وغیرہ) شامل ہیں۔
- قیامت کے دن تمام جانداروں کا حشر ہو گا، حتیٰ کہ چھوٹے جانور بھی ایک دوسرے سے بدلہ لیں گے۔
- بعض روایات میں "حشر" سے مراد دنیا میں وحشی جانوروں کا امن کے ساتھ رہنا بھی ہے، جیسے قیامت کی نشانیوں میں مذکور ہے۔

یہ آیت قیامت کے ہولناک مناظر اور اللہ کی کامل قدرت کو ظاہر کرتی ہے، جو نافرمان جانوروں کو بھی اپنے حکم کے سامنے جمع کر دے گا۔

چھٹا حصہ

(احادیث کا مجموعہ)

چھٹا حصہ (وہ احادیث کا مجموعہ جو ارشد بشیر مدنی نے جمع کی ہیں۔)

Themes and Relevant Hadiths collected by Arshad Basheer madani

(1)

((إنَّ الشمسَ و القمرَ ثَوْرانِ عَقيرانِ في النَّارِ))[10]

(2)

((الشَّمْسُ والقَمَرُ مُكَوَّرانِ يومَ القِيامَةِ))[11]

Unit 13: The Horrors of the Day of Judgment (Verses 1-14)

.1The Frightening Scenes of the Day of Judgment

(3)

((عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: " تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتَّى تَكُونَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيلٍ "، قَالَ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ: فَوَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا يَعْنِي بِالْمِيلِ أَمَسَافَةَ الْأَرْضِ أَمْ الْمِيلَ الَّذِي تُكْتَحَلُ بِهِ الْعَيْنُ، قَالَ: " فَيَكُونُ النَّاسُ عَلَى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى كَعْبَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى حَقْوَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ إِلْجَامًا "، قَالَ: وَأَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلَى فِيهِ.))[12]

---

[10] (الراوي : أنس بن مالك | المحدث : الألباني | المصدر : صحيح الجامع | الصفحة أو الرقم : 1643 | خلاصة حكم المحدث : صحيح)

[11] (الراوي : أبو هريرة | المحدث : البخاري | المصدر : صحيح البخاريالصفحة أو الرقم: 3200 | خلاصة حكم المحدث : [صحيح])

[12] (صحيح مسلم،كِتَاب الْجَنَّةِ وَصِفَةِ نَعِيمِهَا وَأَهْلِهَا، باب فِي صِفَةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَعَانَنَا اللَّهُ عَلَى أَهْوَالِهَا: ترقيم فوادعبدالباقی:2864)

سیدنا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "قیامت کے دن سورج مخلوقات کے بہت نزدیک آجائے گا حتی کہ ان سے ایک میل کے فاصلے پر ہو گا۔ سلیم بن عامر نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہیں کہ میل سے ان (سیدنا مقداد رضی اللہ عنہ) کی مراد مسافت ہے یا وہ سلائی جس سے آنکھ میں سرمہ ڈالا جاتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لوگ اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں (ڈوبے) ہوں گے ان میں سے کوئی اپنے دونوں ٹخنوں تک، کوئی اپنے دونوں گھٹنوں تک، کوئی اپنے دونوں کولہوں تک اور کوئی ایسا ہو گا جسے پسینے نے لگام ڈال رکھی ہو گی۔" (سیدنا مقداد رضی اللہ عنہ) کہا: اور (ایسا فرماتے ہوئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اپنے دہن مبارک کی طرف اشارہ فرمایا۔

Miqdad b. Aswad reported:I heard Allah's Messenger(ﷺ)as saying: On the Day of Resurrection, the sun would draw so close to the people that there would be left only a distance of one mile. Sulaim b. Amir said: By Allah, I do not know whether he meant by" mile" the mile of the (material) earth or the instrument used for applying collyrium to the eye. (The Prophet is, however, reported to have sa id): The people would be submerged in perspiration according to their deeds, some up to their knees, Some up to the waist and some would have the

---

(صحیح مسلم، جنت، اس کی نعمتیں اور اہل جنت، باب: قیامت کے دن کا بیان اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی سختیوں سے ہماری مدد فرمائے (آمین)۔2864)

(.Sahih Muslim , The Book of Paradise, its Description, its Bounties and its Inhabitants, Chapter: The Description Of The Day Of Resurrection - May Allah Save Us From Its Terrors, Hadith 2864)

bridle of perspiration and, while saying this, Allah's Apostle(ﷺ)pointed his hand towards his mouth.

Narrated Abu Huraira: The Prophetﷺsaid, "The sun will be brought close to the people on the Day of Resurrection to the extent of a mile. People will be covered in sweat according to their deeds." (Sahih Muslim 2864)

.2Earth's Transformation on the Day of Judgment

(4)

((عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: " يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ نَقِيٍّ"، قَالَ سَهْلٌ أَوْ غَيْرُهُ: لَيْسَ فِيهَا مَعْلَمٌ لِأَحَدٍ.))

Narrated Sahl bin Sa`d: I heard the Prophet saying, "The people will be gathered on the Day of Resurrection on reddish white land like a pure loaf of bread (made of pure fine flour)." Sahl added: That land will have no landmarks for anybody (to make use of).

Sahih Al Bukhari, The Book of Ar-Riqaq (Softening of The Hearts), Chapter. On the Day of Resurrection, Allah will grasp (or hold) the whole (planet of) earth (in His Hand), Hadith No:6521

Narrated Sahl ibn Sa'd: The Prophetﷺsaid, "On the Day of Resurrection, people will be on a white plain, with no landmarks for anyone to see." (Sahih al-Bukhari 6521)

Unit 14: The Truth of the Quran, Revelation, and Human Accountability

(Verses 15-29)

.1The Role of Jibreel in Revelation

(5)

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:" كَانَ يَعْرِضُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً، فَعَرَضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ، وَكَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرًا، فَاعْتَكَفَ عِشْرِينَ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ"))[13]

سیدنا ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہر سال ایک مرتبہ قرآن مجید کا دورہ کیا کرتے تھے لیکن جس سال نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی اس میں انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ دو مرتبہ دورہ کیا۔ نبی کریم ﷺ ہر سال دس دن کا اعتکاف کیا کرتے تھے لیکن جس سال آپ کی وفات ہوئی اس سال آپ نے بیس دن کا اعتکاف کیا۔

Narrated Abu-Huraira: Gabriel used to repeat the recitation of the Qur'an with the Prophet once a year, but he repeated it twice with him in the year he died. The Prophet used to stay in I`tikaf for ten days every year (in the month of

---

[13] (صحيح البخاري، كِتَاب فَضَائِلِ الْقُرْآنِ، بَابُ كَانَ جِبْرِيلُ يَعْرِضُ الْقُرْآنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:4998)

(صحیح بخاری / کتاب: قرآن کے فضائل کا بیان / باب: جبرائیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کا دور کیا کرتے تھے۔ حدیث نمبر:4998)

Sahih Al Bukhari, The Book of The Virtues of The Quran, Chapter. Jibril (Gabriel) used to present (recite) the Quran to the Prophet, Hadith No: 4998

Ramadan), but in the year of his death, he stayed in I`tikaf for twenty days

Narrated Aisha: The Prophet ﷺ said, "Jibreel used to review the Quran with me once a year, but in the year of my death, he reviewed it with me twice." (Sahih al-Bukhari 4997)

.2The Quran as a Reminder and Guidance

(6)

((عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:" خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ" . قَالَ: وَأَقْرَأَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي إِمْرَةِ عُثْمَانَ حَتَّى كَانَ الْحَجَّاجُ، قَالَ: وَذَاكَ الَّذِي أَقْعَدَنِي مَقْعَدِي هَذَا))[14]

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:"تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن مجید پڑھے اور پڑھائے۔" سعد بن عبیدہ نے بیان کیا کہ ابوعبدالرحمٰن سلمی نے لوگوں کو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت سے حجاج بن یوسف کے عراق کے گورنر ہونے تک قرآن مجید کی تعلیم دی۔ وہ کہا کرتے تھے کہ یہی حدیث ہے جس نے مجھے اس جگہ (قرآن مجید پڑھانے کے لیے) بٹھار کھا ہے۔"

Narrated `Uthman: The Prophet said, "The best among you (Muslims) are

---

[14] (صحيح البخاري، كِتَاب فَضَائِلِ الْقُرْآنِ، بَابُ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ:5027)

(صحیح البخاري، کتاب: قرآن کے فضائل کا بیان، باب: تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن مجید پڑھے اور دوسروں کو پڑھائے، حدیث نمبر:5027)

(The Book of The Virtues of The Quran, Chapter. The best among you (Muslims) are those who learn the Quran and teach it (to others), Hadith No: 5027)

those who learn the Qur'an and teach it.

Narrated Abu Huraira: The Prophet ﷺ said, "The best among you are those who learn the Quran and teach it." (Sahih al-Bukhari 5027)

Additional Themes in Surah Al-Takwir

These hadiths emphasize the themes in Surah Al-Takwir, including the terrifying events of the Day of Judgment, the certainty of human accountability, the power of Jibreel in conveying revelation, and the truth and purity of the Quran as divine revelation. Each hadith provides authentic references to deepen the understanding of these topics.

7. قیامت کے دن سورج کا قریب آنا اور لوگوں کا پسینہ

الحديث:عَنْ الْمِقْدَادِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:«تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ، حَتَّى تَكُونَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيلٍ،فَيَكُونُ النَّاسُ عَلَى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ...». [15]

ترجمہ: مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: "قیامت کے دن سورج مخلوق کے اتنا قریب کر دیا جائے گا کہ ان سے ایک میل کے فاصلہ پر ہو گا، پھر لوگ اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں ہوں گے..."

یہ حدیث سورۃ التکویر کی ابتدائی آیات میں مذکور کائناتی ہیبت (سورج، ستارے، انسانوں کی حالت) کی شدت کو واضح کرتی ہے۔

---

15 (صحیح مسلم، كتاب الجنة وصفة نعيمها، حدیث:2864[أو نحوه])

8. اللہ کے لیے محبت رکھنے والوں کا ایک ساتھ ہونا(وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ کے مفہوم کے موافق)

الحدیث:

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَتَى السَّاعَةُ؟قَالَ: «وَمَاذَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟»قَالَ: مَا أَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيرِ صَلَاةٍ وَلَا صَوْمٍ وَلَا صَدَقَةٍ،وَلَكِنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ. قَالَ ﷺ: «أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ».[16]

ترجمہ:انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا: "اے اللہ کے رسول! قیامت کب آئے گی؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "تو نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟" اس نے عرض کیا: "زیادہ نماز، روزہ اور صدقہ تو نہیں، لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "تو اس کے ساتھ ہو گا جس سے تو محبت رکھتا ہے۔" یہ حدیث اس مفہوم کی قوی تطبیق ہے کہ ﴿وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ﴾ میں ہر نفس اپنے مثل، اپنے محبوب اور ہم عمل گروہ کے ساتھ جمع کیا جائے گا، جیسا کہ ابن القیم و دیگر ائمہ نے بیان کیا۔

9. جانوروں کے درمیان قصاص اور پھر مٹی بنا دیے جانا(وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ کے معنی پر دلالت)

الحدیث:عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:«لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوقَ إِلَى أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ،حَتَّى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ».[17]

ترجمہ:ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن حقوق ضرور ان کے اہل تک پہنچائے جائیں گے، یہاں تک کہ بے سینگ بکری کے لیے سینگ والی بکری سے قصاص لیا جائے گا۔"

یہ حدیث اس قول سلف کی تائید کرتی ہے کہ وحشی و دیگر جانور بھی جمع کیے جائیں گے، ان کے درمیان عدل قائم ہو گا، پھر انہیں مٹی بنا دیا جائے گا، جو آیت ﴿وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ﴾ کی ایک معتبر تفسیر کے

---

16 (صحيح البخارى، كتاب الأدب، باب علامة حب الله؛ صحيح مسلم، كتاب البر والصلة (متفق عليه).

17 صحيح مسلم، كتاب البر والصلة والآداب، حديث: ٢٥٨٢ (أو نحوه).

موافق ہے۔

10. بیٹی کو زندہ دفن نہ کرنے اور اُس کی عزت کا اجر

الحدیث: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ، فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ، وَأَطْعَمَهُنَّ، وَسَقَاهُنَّ، وَكَسَاهُنَّ مِنْ جِدَتِهِ، كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».[18]

ترجمہ: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں، پھر وہ ان پر صبر کرے، انہیں کھلائے، پلائے، اور اپنی وسعت کے مطابق انہیں لباس پہنائے، تو وہ (بیٹیاں) قیامت کے دن اس کے لیے آگ سے حجاب (ڈھال) بن جائیں گی۔"

یہ حدیث آیت ﴿وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ﴾ کی ضد پر مشتمل ہے؛ جاہلیت کی رسمِ وَأْد کے مقابل اسلام نے بیٹی کی تکریم اور اس پر اجرِ عظیم کو بیان فرمایا۔

11. قیامت کے دن صحیفوں کا کھلنا اور ہر عمل کا ثبت ہونا

الحدیث: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ، مَا يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ، يَكْتُبُ اللَّهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ، مَا يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ، يَكْتُبُ اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا سَخَطَهُ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ».[19]

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بندہ اللہ کی رضا کی کوئی بات کہہ دیتا ہے، اسے گمان نہیں ہوتا کہ وہ اتنی (دور) پہنچے گی، اللہ اس کے سبب اس کے لیے اپنی رضا لکھ دیتا ہے، یہاں تک کہ وہ اس سے ملے۔ اور بندہ اللہ کے غضب کی کوئی بات کہہ دیتا ہے، اسے گمان بھی نہیں ہوتا کہ وہ اتنی (تباہ کن) ہو

---

18 مسند أحمد، سنن ابن ماجہ (حدیث البنات)، الحدیث صحیح

19 صحیح البخاری، کتاب الرقاق؛ صحیح مسلم، کتاب الزہد والرقائق (مع اختلاف یسیر في اللفظ، الحدیث صحیح).

گی، اللہ اس کے سبب اس پر اپنا غضب لکھ دیتا ہے، یہاں تک کہ وہ اس سے ملاقات کرے۔"

یہ حدیث اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ ہر قول و فعل صحیفوں میں لکھا جا رہا ہے، جو آیت ﴿وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ﴾ اور ﴿عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا أَحْضَرَتْ﴾ کے مفہوم کے عین مطابق ہے کہ قیامت کو انسان اپنی زبان کے چھوٹے بڑے کلمات تک کو مکتوب پائے گا۔

12. قیامت کے دن جنت کا قریب کر دینا اور اہل ایمان کا استقبال

الحديث: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي أَهْلِ الْجَنَّةِ: «يُنَادِي مُنَادٍ: إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصِحُّوا فَلَا تَسْقَمُوا أَبَدًا، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَشِبُّوا فَلَا تَهْرَمُوا أَبَدًا، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَنْعَمُوا فَلَا تَبْأَسُوا أَبَدًا».[20]

ترجمہ: ابو سعید خزری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اہل جنت کے بارے میں فرمایا: "(جنت میں) ایک پکارنے والا ندا کرے گا: تمہارے لیے یہ ہے کہ ہمیشہ تندرست رہو، کبھی بیمار نہ ہوگے۔ اور تم ہمیشہ زندہ رہوگے، کبھی نہیں مروگے۔ اور تم ہمیشہ جوان رہوگے، کبھی بوڑھے نہ ہوگے۔ اور تم ہمیشہ نعمت میں رہوگے، کبھی بدحال نہ ہوگے۔"

یہ حدیث آیت ﴿وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ﴾ کے مضمون کی عملی تصویر پیش کرتی ہے کہ جنت اہل ایمان کے لیے قریب کر دی جائے گی اور انہیں دائمی صحت، زندگی اور نعمتوں کے ساتھ استقبال کیا جائے گا۔

13. سب سے افضل لوگ: قرآن سیکھنے اور سکھانے والے

الحديث: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ».[21]

---

20 صحیح مسلم، كتاب الجنة وصفة نعيمها، حدیث: 2837 (أو نحوه).

21 صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، حدیث: 5027 (أو 5059).

ترجمہ: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور اسے سکھائے۔"

یہ حدیث اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ قرآن سراپا ذکر، علم اور ہدایت ہے، اور جو اس کو اپنا مشغلہ بنائے وہ امت کے بہترین افراد میں شمار ہوتا ہے، جو ﴿إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ﴾ کے مضمون سے براہِ راست جڑا ہوا ہے۔

14. مومن اور منافق پر قرآن کا اثر

الحديث: عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْأُتْرُجَّةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالتَّمْرَةِ، لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ، لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ».[22]

ترجمہ: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اس مومن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے ایسی ہے جیسے اُترُج (خوشبودار پھل)، اس کی خوشبو بھی اچھی اور ذائقہ بھی اچھا ہو۔ اور اس مومن کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا، ایسی ہے جیسے کھجور؛ اس کی خوشبو نہیں مگر ذائقہ میٹھا ہے۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے، ایسی ہے جیسے خوشبودار پودا، اس کی خوشبو اچھی مگر ذائقہ کڑوا ہے۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا، ایسی ہے جیسے حنظل (کڑوا کھیرا)، اس کی نہ خوشبو ہے اور نہ ہی ذائقہ اچھا۔"

یہ حدیث بیان کرتی ہے کہ قرآن حقیقی مؤمن کے اخلاق و باطن دونوں کو خوشبودار بناتا ہے، جو اس کے "ذکر" اور "استقامت" کا اثر ہے۔

---

22 (صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن؛ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین)

15. قرآن کا راستہ: سر اٹھا کر ہدایت دینے والا

الحديث: عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْقُرْآنِ: «إِنَّهُ نَبَأُ مَا قَبْلَكُمْ، وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ، وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ، وَهُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ، مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللَّهُ، وَمَنْ ابْتَغَى الْهُدَى فِي غَيْرِهِ أَضَلَّهُ اللَّهُ». [23]

(مجموعہ طرق کے ساتھ حسن / صحیح المعنی)

ترجمہ (مفہوم): "علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن کے بارے میں فرمایا: "اس میں تم سے پہلے والوں کی خبریں، تمہارے بعد آنے والوں کی خبریں، اور تمہارے درمیان کے معاملات کا فیصلہ ہے۔ یہ فیصلہ کن کلام ہے، مزاح نہیں۔ جو ظالم اسے چھوڑے گا اللہ اسے توڑ دے گا، اور جو ہدایت قرآن کے علاوہ کہیں اور تلاش کرے گا اللہ اسے گمراہ کر دے گا۔"

یہ حدیث سورۃ التکویر کے کلمات ﴿إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ﴾ اور ﴿لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَقِيمَ﴾ کو واضح کرتی ہے کہ قرآن ہی اصل ہدایت اور استقامت کا واحد منبع ہے۔

---

[23] روایت کے شواہد سنن دارمی، حاکم، بیہقی وغیرہ میں ہیں؛ متعدد محدثین نے اسے حسن المعنی قرار دیا، اور خطبہ و مواعظ میں مشہور ہے۔

إنها ستكون فتنٌ، قلتُ : فما المخرجُ منها يا رسولَ اللهِ ؟ فقال : كتابُ اللهِ، فيه نبأُ ما قبلكم ، وخبرُ ما بعدكم ، وحُكمُ ما بينكم، هو الفصلُ ليس بالهزلِ، من تركه من جبَّارٍ قصمه اللهُ، ومن ابتغى الهدَى في غيرِه أضلَّه اللهُ، وهو حبلُ اللهِ المتينُ ، وهو الذِّكرُ الحكيمُ، وهو الصراطُ المستقيمُ، وهو الذي لا تزيغُ به الأهواءُ، ولا تختلفُ به الآراءُ، ولا تلتبس به الألسُنُ، ولا يَخلَقُ عن كثرةِ الرَّدِّ ، ولا تنقضي عجائبُه ، ولا يَشبعُ منه العلماءُ، من قال به صدَق، ومن حكم به عدَل، ومن عمِل به أُجِر، ومن دعا إليه هُدِيَ إلى صراط مستقيمٍ

خلاصة حكم المحدث : [له] طرق الراوي : علي بن أبي طالب | المحدث : ابن تيمية | المصدر : درء تعارض العقل والنقل الصفحة أو الرقم : 5/268 التخريج : أخرجه الترمذي (2906)، والدارمي (3374)، وابن أبي شيبة (30629) باختلاف يسير.

16. قرآن کو مضبوطی سے تھامنے والے گمراہ نہیں ہوں گے

الحدیث:عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا،أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ:«وَقَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ: كِتَابَ اللَّهِ». [24]

ترجمہ: جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی ایک خطبہ میں فرمایا: "میں تم میں ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم اسے مضبوطی سے تھام لو تو ہرگز اس کے بعد گمراہ نہ ہوگے: اللہ کی کتاب۔"

یہ حدیث بالکل صریح طور پر بتاتی ہے کہ قرآن پر استقامت گمراہی سے مکمل حفاظت ہے، جو ﴿لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَقِيمَ﴾ کے عملی مفہوم کو بیان کرتی ہے۔

17. جبرائیلؑ (حدیث جبریل)

الحدیث: (حدیثِ جبریل–خلاصہ حصہ) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،فِي حَدِيثِ جِبْرِيلَ الطَّوِيلِ،فِي آخِرِهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ:«هَذَا جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ». [25]

---

24 ((تركتُ فيكم أَمْرَيْنِ لن تَضِلُّوا ما تَمَسَّكْتُمْ بهما : كتابَ اللهِ وسُنَّةَ نبيِّهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ))
خلاصة حكم المحدث : محفوظ معروف مشهور عن النبي صلى الله عليه وسلم عند أهل العلم شهرة يكاد يستغني بها عن الإسناد

الراوي : مالك بن أنس | المحدث : ابن عبدالبر | المصدر : التمهيد | الصفحة أو الرقم : 24/331|

التخريج : أخرجه مالك في ((الموطأ)) (2/899) بلاغاًإنَّ الشيطانَ قد يَئِسَ أن يُعبَدَ بأرضِكم ، و لكن رضِيَ أن يُطاعَ فيما سِوى ذلك مما تُحاقِرون من أعمالِكم ، فاحْذَروا ، إني قد تركتُ فيكم ما إن اعتصمتُم به فلن تَضِلُّوا أبدًا ، كتابَ اللهِ ، و سُنَّةَ نبيِّه

الراوي : عبدالله بن عباس | المحدث : الألباني | المصدر : صحيح الترغيب الصفحة أو الرقم: 40 | خلاصة حكم المحدث : صحيح التخريج : أخرجه الحاكم (318)، والبيهقي في ((الاعتقاد)) (ص228) واللفظ لهما، والخطيب في ((المتفق والمفترق)) (808) بنحوه مطولا .

25 صحیح مسلم، کتاب الإیمان، حدیث جبریل المشھور.

ترجمہ: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طویل حدیثِ جبریل کے آخر میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "یہ جبرائیل تھے جو تمہارے پاس آئے، تمہیں تمہارا دین سکھا رہے تھے۔"

18. غلو سے ہلاکت، دین میں اعتدال

الحدیث: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّينِ، فَإِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ الْغُلُوُّ فِي الدِّينِ».[26]

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دین میں غلو (افراط) سے بچو، کیوں کہ تم سے پہلے لوگوں کو دین میں غلو ہی نے ہلاک کیا۔" یہ حدیث ابن عثیمین کے بیان کردہ وسطیت والے مفہوم کو مضبوط کرتی ہے کہ دین نہ غلو ہے نہ تفریط، بلکہ استقامت، اعتدال اور میانہ روی ہے، جیسا کہ ﴿أَنْ يَسْتَقِيمَ﴾ میں مطلوب ہے۔

19. عمل، اختیار ہے خیر یا شر کا راستہ اپنائے جبر نہیں

الحدیث: عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ، فَأَتَانَا النَّبِيُّ ﷺ فَجَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ... فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ». فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَفَلَا نَتَّكِلُ؟ قَالَ: «لَا، اعْمَلُوا، فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ...».[27]

ترجمہ (خلاصہ مفہوم): علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "تم میں کوئی ایسا نہیں جس کے لیے جنت و جہنم میں (مقام) لکھا نہ جا چکا ہو۔" صحابہ نے عرض کیا: "یا رسول اللہ! تو کیا ہم (بس) اسی پر بھروسا کر لیں؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں، عمل کرو، کیوں کہ ہر ایک کے لیے وہی راستہ آسان کر دیا جاتا ہے جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے..."

---

26 سنن ابن ماجہ (3029)، صححہ الألبانی۔

27 صحیح البخاری، کتاب الجنائز؛ صحیح مسلم، کتاب القدر (حدیث "فکل میسر لما خلق له")۔

یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ تقدیر لکھی ہونے کے باوجود عمل، ارادہ اور اختیار مطلوب ہیں، اور بندہ اسی کے مطابق جزا/سزا پائے گا، جیسا کہ ﴿لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَقِيمَ﴾ اور ﴿وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ﴾ کے توازن میں ابن عثیمین وابن القیم نے بیان کیا۔

20. تقدیر کو گناہ کا عذر بنانے کی نفی

الحدیث: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «احْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ، وَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ وَلَا تَعْجَزْ، وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ: لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَذَا، كَانَ كَذَا وَكَذَا، وَلَكِنْ قُلْ: قَدَرُ اللَّهِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ، فَإِنَّ (لَوْ) تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ».[28]

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو چیز تیرے لیے نفع بخش ہو، اس کے لیے حرص (کوشش) کر، اور اللہ سے مدد مانگ، اور عاجز مت بن۔ اور اگر تجھے کوئی (مصیبت) لاحق ہو جائے تو یہ مت کہہ: 'اگر میں یوں کرتا تو ایسا ہو جاتا'، بلکہ یہ کہہ: 'یہ اللہ کی تقدیر ہے، اور وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے'، کیونکہ 'اگر' شیطان کے عمل کا دروازہ کھولتی ہے۔"

یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ شرعی پہلو سے کوشش، ارادہ اور اختیار لازم ہیں، اور بعد از وقوعہ تقدیر پر ایمان ورضا مطلوب ہے، نہ یہ کہ تقدیر کو گناہ کا عذر بنایا جائے، جیسا کہ آیت ﴿سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا﴾ کے رد میں ابن عثیمین نے ذکر کیا۔

21. آپ ﷺ کا دین کو مکمل پہنچا دینا (صِدق وامانت)

الحدیث: فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، عَنْ جَابِرٍ وَغَيْرِهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِلصَّحَابَةِ فِي آخِرِ خُطْبَتِهِ: «أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟» قَالُوا: نَعَمْ. فَقَالَ ﷺ: «اللَّهُمَّ اشْهَدْ، اللَّهُمَّ اشْهَدْ».[29]

ترجمہ: حجۃ الوداع کی خطبہ میں جابر وغیرہ صحابہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے آخر میں صحابہ سے فرمایا: "سنو!

---

28 صحیح مسلم، کتاب القدر۔

29 صحیح مسلم، کتاب الحج (حدیث حجۃ الوداع)؛ سنن ابی داود وغیرہ۔

کیا میں نے (رسالت کا پیغام) پہنچا دیا؟" انہوں نے عرض کیا: "جی ہاں (آپ نے پہنچا دیا)۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ! گواہ رہ، اے اللہ! گواہ رہ۔"

یہ حدیث اس بات کی روشن دلیل ہے کہ رسول ﷺ صادق و امین ہیں، دین کو پوری وضاحت کے ساتھ پہنچا دیا، اور آپ دنیا سے اسی حال میں رخصت ہوئے کہ دین مکمل ہو چکا تھا، جیسا کہ آپ کے متن میں ذکر ہے۔

22. جبرئیلؑ کی نصیحت: جو کروگے اس کا بدلہ ضرور ملے گا (آخرت کی تیاری)

الحدیث: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَتَانِي جِبْرِيلُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، عِشْ مَا شِئْتَ فَإِنَّكَ مَيِّتٌ، وَأَحْبِبْ مَنْ شِئْتَ فَإِنَّكَ مُفَارِقُهُ، وَاعْمَلْ مَا شِئْتَ فَإِنَّكَ مَجْزِيٌّ بِهِ، وَاعْلَمْ أَنَّ شَرَفَ الْمُؤْمِنِ قِيَامُهُ بِاللَّيْلِ، وَعِزَّهُ اسْتِغْنَاؤُهُ عَنِ النَّاسِ».[30]

ترجمہ: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میرے پاس جبرئیل آئے اور کہا: اے محمد! جس طرح چاہو جیو، آخر تمہیں مرنا ہے۔ جس سے چاہو محبت کرو، آخر اس سے جدا ہونا ہے۔ جو چاہو عمل کرو، تمہیں اس کا بدلہ ضرور دیا جائے گا۔ اور جان لو کہ مؤمن کی شرافت اس کا رات کا قیام ہے، اور اس کی عزت لوگوں سے بے نیازی ہے۔"

یہ حدیث آپ کے تمام خلاصہ نکات سے جڑی ہوئی ہے: دنیا فانی ہے، اصل ہدف آخرت ہے، ہر عمل کا بدلہ ملے گا، اور حقیقی شرف قرآن و سنت کے مطابق عبادت و استقامت میں ہے، بالخصوص جب سورۃ التکویر کی ہولناکی دل میں جا بسے اور آدمی آخرت کی تیاری کرے۔

---

[30] سنن الترمذی (حديث حسن)، شعب الايمان للبيهقى وغيره، وصححه جمع من أهل العلم. ني جبريلُ، فقال : يا محمدُ عِشْ ما شئتَ فإنك ميّتٌ، وأحبِبْ ما شئتَ، فإنك مُفارِقُه، واعملْ ما شئتَ فإنك مَجزِيٌّ به، واعلمْ أنَّ شرَفَ المؤمنِ قيامُه باللَّيلِ، وعِزَّه استغناؤه عن الناسِخلاصة حكم المحدث : حسن بمجموع الطرق الراوي : سهل بن سعد الساعدي وجابر بن عبدالله وعلي بن أبي طالب | المحدث : الألباني | المصدر : السلسلة الصحيحة الصفحة أو الرقم : 831

ساتواں حصہ

(تفسیر بالحدیث)

(ساتواں حصہ) تفسیر بالحدیث

وہ احادیث جو تفاسیر میں پائی جاتی ہیں:

سورۃ التکویر کی ابتدائی آیات اور ان کی تفسیر کے ساتھ ساتھ نبی اکرم ﷺ کی احادیث اور اسلام میں بیٹیوں کی فضیلت و جاہلیت کی مذمت پر مشتمل روایات کا جامع خلاصہ درج ذیل ہے:

قیامت کے مناظر: حدیث کی روشنی میں

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص قیامت کا حال اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہے، وہ سورۃ تکویر، سورۃ انفطار اور سورۃ انشقاق پڑھ لے۔"[31]

یعنی ان سورتوں میں قیامت کے دن کے ہولناک مناظر اور اس کی تفصیلات اس طرح بیان ہوئی ہیں کہ گویا دیکھنے والا اپنی آنکھوں سے قیامت کو دیکھ رہا ہے۔

بیٹیوں کی پرورش اور اسلام میں ان کی فضیلت

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"جس نے تین بیٹیوں کی پرورش کی، انہیں ادب سکھلایا، ان کی شادیاں کیں اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا، اس کے لیے جنت ہے۔"[32]

ایک اور روایت میں ہے: "جس کے ہاں تین بیٹیاں ہوں، وہ ان پر صبر کرے، انہیں کھلائے، پلائے اور اپنی حیثیت کے مطابق لباس پہنائے، وہ اس کے لیے جہنم سے ڈھال بن جائیں گی۔"[33]

اسلام نے جاہلیت کی مذموم رسم یعنی بیٹیوں کو زندہ دفن کرنے کی شدید مذمت کی اور بیٹیوں کے ساتھ حسن سلوک اور ان کی تربیت پر جنت کی بشارت دی۔

---

31 (سنن ترمذی: 3653، صحیح ترمذی: 3333، احمد: 4806)

32 (سنن ابی داود: 5147، صحیح ابن ماجہ: 2974)

33 (ابن ماجہ: 3669، احمد: 17403)

عزل (بچوں کی پیدائش روکنے) سے متعلق حدیث

جدامہ بنت وہبؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں نے غیلہ (دودھ پیتے بچے کے ساتھ جماع) سے منع کرنے کا ارادہ کیا تھا، پھر میں نے روم وفارس کے لوگوں کو دیکھا کہ وہ ایسا کرتے ہیں اور ان کے بچوں کو کچھ نہیں ہوتا۔ پھر آپ ﷺ سے عزل (منی خارج کرنا) کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: یہ پوشیدہ طور پر زندہ دفن کرنا ہے۔"[34]

← خلاصہ

- ❖ سورۃ تکویر، انفطار اور انشقاق میں قیامت کے مناظر اس طرح بیان ہوئے ہیں کہ پڑھنے والا گویا اپنی آنکھوں سے قیامت کو دیکھ رہا ہے۔
- ❖ اسلام نے بیٹیوں کی پرورش، ان کی تربیت اور ان سے حسن سلوک کو جنت کا ذریعہ قرار دیا۔
- ❖ جاہلیت کی رسم یعنی بیٹیوں کو زندہ دفن کرنے کی شدید مذمت کی گئی اور اس پر شدید وعید سنائی گئی۔
- ❖ عزل (بچوں کی پیدائش روکنے) کو نبی ﷺ نے "پوشیدہ دفن" قرار دیا، اور اس کے بارے میں مختلف آراء محدثین سے منقول ہیں۔
- ❖ یہ تمام نکات سورۃ التکویر اور اس کے مضامین کی جامع تفسیر اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بیان کیے گئے ہیں۔

---

[34] (صحیح مسلم:b1442)

"الجامع الکامل "از الشیخ ضیاء الاعظمی رحمہ اللہ سے

تفسیرِ سورۃ التکویر

یہ سورت مکّی ہے اور اس کی آیات کی تعداد 29 ہے۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" : جس شخص کو اس بات کی خوشی ہو کہ وہ قیامت کے دن کو ایسا دیکھے گویا آنکھوں کے سامنے ہے، تو وہ پڑھے:

﴿إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾، ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ﴾ اور ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾

یہ حدیث حسن ہے۔ اسے امام ترمذی (3333)، امام احمد (4806)، اور حاکم (4/576) نے عبدالرزاق کے طریق سے روایت کیا ہے۔ عبدالرزاق نے کہا: ہمیں عبداللہ بن بجیر صنعانی قصّاص نے خبر دی، انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید صنعانی سے، انہوں نے کہا: میں نے ابن عمر کو یہ کہتے ہوئے سنا، پھر انہوں نے یہی حدیث بیان کی۔ لفظ ترمذی کے ہیں، جبکہ احمد کی روایت میں یہ اضافہ ہے:"اور مجھے گمان ہے کہ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا: سورۃ ہود بھی۔"

اس حدیث کی سند حسن ہے، کیونکہ عبداللہ بن بجیر اور ان کے شیخ عبدالرحمٰن بن یزید دونوں ہی درست حدیث بیان کرنے والے ہیں۔

حاکم نے کہا: "یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔" اور حافظ ابن حجرؒ نے بھی فتح الباری (8/695) میں اسے حسن قرار دیا ہے۔

ایک اور روایت:

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فجر کی نماز میں سورۃ التکویر کی آیت ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ﴾ پڑھتے ہوئے سنا۔

یہ حدیث صحیح ہے۔ اسے امام مسلم نے (حدیث نمبر 456، کتاب الصلاۃ) میں روایت کیا ہے، اور یہ روایت مسعر کے متعدد طرق سے منقول ہے۔ مسعر نے کہا: مجھ سے ولید بن سریع نے بیان کیا، انہوں نے عمرو بن

حریث سے روایت کی، اور انہوں نے یہ بیان کیا۔

باب نمبر 1

قوله تعالى: ﴿إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾ (آیت 1)

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ سورج لپیٹ دیا جائے گا، یعنی اس کا کچھ حصہ کچھ کے ساتھ جمع کر دیا جائے گا اور اسے لپیٹ کر ختم کر دیا جائے گا۔

اسی طرح چاند کا حال بھی یہی ہو گا، کہ ان دونوں کا نظامِ ساخت بگڑ جائے گا اور ان کی گردش کا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ یہ مفہوم صحیح حدیث سے بھی ثابت ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "سورج اور چاند قیامت کے دن لپیٹ دیے جائیں گے۔"

یہ حدیث صحیح ہے۔ امام بخاری نے اسے بدء الخلق میں (حدیث نمبر 3200) روایت کیا ہے: مسدد نے بیان کیا، انہوں نے عبد العزیز بن مختار سے، انہوں نے عبد اللہ الدّاناج سے، انہوں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے، اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی — پھر یہی مضمون بیان کیا۔

باب نمبر 2

قوله تعالى: ﴿وَإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ﴾ (آیت 2) لفظ "انْكَدَرَتْ" کا مطلب ہے: پھیل جانا، گر جانا یا چھوٹ جانا۔ یہی معنی دوسرے مقام پر بھی آیا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ﴾ [الانفطار: 2] یعنی "جب ستارے منتشر کر دیے جائیں گے۔"

باب نمبر 3

قوله تعالى: ﴿وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ (٨) بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ﴾ لفظ "الموءودة" سے مراد وہ لڑکی ہے جسے اہلِ جاہلیت قتل کر دیتے تھے، یعنی زندہ درگور کر دیتے تھے کیونکہ وہ بیٹیوں کو ناپسند کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِالْأُنثَى ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ۞ يَتَوَارَى مِنَ الْقَوْمِ مِن سُوءِ مَا بُشِّرَ بِهِ أَيُمْسِكُهُ عَلَى هُونٍ أَمْ يَدُسُّهُ فِي التُّرَابِ﴾(سورۃ النحل:58-59)

عرب کے لوگ ایسا کرتے تھے کہ جب کسی کے ہاں بیٹی پیدا ہوتی، تو اگر وہ چاہتا کہ اُسے زندہ رکھے، تو اسے صوف یا اون کا لباس پہنا کر بادیہ میں بھیج دیتا تا کہ وہ اونٹوں یا بکریوں کی چراگاہ میں رہے۔

اور اگر وہ اسے قتل کرنا چاہتا، تو جب وہ لڑکی چھ سال کی ہو جاتی، تو اپنی بیوی سے کہتا: "اسے خوب آراستہ کرو، میں اُسے اس کے رشتہ داروں کے پاس لے جا رہا ہوں۔"

پھر وہ صحرا میں پہلے ہی ایک کنواں کھود چکا ہوتا، وہاں جا کر اسے کہتا: "بیٹی! اس کنویں میں ذرا جھانک کر دیکھو۔"

جب وہ جھانکتی تو وہ پیچھے سے اُسے دھکا دے دیتا اور اس پر مٹی ڈال دیتا حتیٰ کہ زمین ہموار ہو جاتی۔

یہ تفصیل امام بغویؒ نے تفسیر سورۃ النحل میں ذکر کی ہے۔

اور قیامت کے دن یہ زندہ درگور کی گئی لڑکی سے پوچھا جائے گا: کس گناہ کے بدلے تمہیں قتل کیا گیا؟ اس سوال میں قاتل کو سخت دھمکی اور ملامت مقصود ہے۔

کیونکہ جب مظلوم سے پوچھا جائے گا تو ظالم کا حساب تو بدرجہ اولیٰ لیا جائے گا، اور قیامت کے دن اسے اپنے اس گناہ کی سزا ضرور ملے گی۔

باب نمبر 4

قولہ تعالی: ﴿وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ﴾(آیت 23) اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ نبی ﷺ نے جبریل علیہ السلام کو اُس وقت دیکھا جب وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی لے کر آتے تھے، اور آپ ﷺ نے انہیں اسی صورت میں دیکھا جس میں اللہ نے اُنہیں پیدا کیا تھا۔ یہ مفہوم صحیح حدیث سے بھی ثابت ہے۔

حضرت مسروق بیان کرتے ہیں: میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ انہوں نے فرمایا: "اے ابو عائشہ! تین باتوں میں سے جو شخص ایک بات کہے، وہ اللہ پر بہت بڑا بہتان باندھتا ہے۔" میں نے کہا:

"وہ تین باتیں کیا ہیں؟ "انہوں نے فرمایا:"جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے، اس نے اللہ پر بہتان باندھا ہے۔"

میں اس وقت تکیہ لگائے ہوئے تھا، میں نے سیدھا ہو کر بیٹھنے کی جسارت کی اور کہا:"اے ام المؤمنین! ذرا ٹھہریے، جلدی نہ کیجیے۔ کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا:

﴿وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ﴾[التکویر:23]اور فرمایا:﴿وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى﴾ [النجم:13]؟"

عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:"میں اس امت میں سب سے پہلے تھی جس نے اس مسئلہ میں رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:'وہ جبریل تھے، میں نے انہیں ان کی اصلی خلقت میں دو مرتبہ دیکھا ہے۔ میں نے دیکھا کہ وہ آسمان سے اتر رہے تھے اور ان کا وجود اتنا عظیم تھا کہ انہوں نے آسمان اور زمین کے درمیانی فضا کو گھیر لیا تھا۔'"(حدیث طویل ہے)

یہ حدیث صحیح ہے۔ امام مسلم نے کتاب الایمان میں (حدیث نمبر 177) اسے روایت کیا ہے۔ روایت کے الفاظ یہ ہیں: زہیر بن حرب نے بیان کیا، ہم سے اسماعیل بن ابراہیم نے بیان کیا، انہوں نے داؤد سے، انہوں نے شعبی سے، اور انہوں نے مسروق سے روایت کی، پھر پورا واقعہ بیان کیا۔

آٹھواں اور نواں حصہ

(8- تفسیر باقوال صحابہ وتابعین)(9- تفسیر بالرائے المحمود)

آٹھواں اور نواں حصہ

تفسیر صحابہ و تابعین کے اقوال سے (پانچ مشہور تفاسیر سے کچھ اقوال) اور تفسیر بالرائے محمود کے ساتھ

نوٹ: میں نے آٹھواں اور نواں حصہ ایک جگہ جمع کیا ہے کیونکہ میں نے اقوال صحابہ و تابعین جمع کیے اور ان میں سے کچھ اقوال تفسیر بالرائے المحمود پر مبنی پائے۔

8- تفسیر باقوال صحابہ و تابعین پانچ مشہور تفاسیر سے

9- تفسیر بالرائے المحمود

حصہ اول- غیر تفصیلی اور مختصر تفسیر، صحابہ و تابعین کے اقوال سے (تفسیر حکمت بشیر، طبری، ابن کثیر، بغوی، ابن ابی حاتم کی طرف رجوع کیا گیا ہے) سارے اقوال صحابہ، تابعین و تبع تابعین جو یہاں مذکور ہیں وہ شیخ حکمت بشیر (جو میرے مدینہ یونیورسٹی میں استاذ رہے ہیں) کی تحقیق کے مطابق صحیح یا حسن ہیں۔

سورۃ التکویر کی فضیلت

امام احمد نے روایت کیا: عبد الرزاق نے ہمیں خبر دی، عبد اللہ بن بجیر الصنعانی القاص نے بیان کیا کہ عبد الرحمن بن یزید الصنعانی نے انہیں خبر دی کہ انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص چاہتا ہے کہ قیامت کے دن کو اپنی آنکھوں سے دیکھے تو وہ یہ سورتیں پڑھے: إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ (سورة التكوير)، إِذَا السَّمَاءُ انفَطَرَتْ (سورة الانفطار)، اور إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ (سورة الانشقاق)"۔

(مسند احمد 2/36؛ نیز اسے ترمذی (3333) اور حاکم نے عبد الرزاق کی سند سے روایت کیا۔ ترمذی نے اسے "حسن غریب" قرار دیا، حاکم نے صحیح کہا اور ذہبی نے اس کی موافقت کی۔ ہیثمی نے کہا کہ احمد نے اسے دو سندوں سے روایت کیا جن کے راوی ثقہ ہیں۔ البانی نے بھی اسے صحیح قرار دیا۔)

اسی طرح صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"قیامت کے دن سورج اور چاند لپیٹ دیے جائیں گے"۔[35]

آیات اور مفسرین کے اقوال

❖ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

ابن عباسؓ: اس سے مراد ہے کہ سورج سیاہ ہو جائے گا۔

❖ وَإِذَا النُّجُومُ انكَدَرَتْ

قتادہ: یعنی ستارے گر جائیں گے اور بکھر جائیں گے۔

ابن عباسؓ: "انکدرت" یعنی ان کی حالت بدل جائے گی۔

❖ وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ

شیخ عطیہ سالم: یعنی پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹا دیے جائیں گے۔

(سورۃ طٰہ: "میرے رب انہیں ریزہ ریزہ کر دے گا"، سورۃ کہف: "جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے اور تم زمین کو ہموار دیکھو گے")

❖ وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ

مجاہد: حاملہ اونٹنیاں مراد ہیں۔

قتادہ: یعنی ان کے مالک انہیں چھوڑ دیں گے۔

❖ وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ

ابو العالیہ (ابن کعب سے): یعنی جانور آپس میں مل جائیں گے۔

قتادہ: قیامت کے دن یہ سب جمع کیے جائیں گے اور اللہ ان کے درمیان فیصلہ کرے گا۔

❖ وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ

قتادہ: یعنی سمندر کا پانی ختم ہو جائے گا، ایک قطرہ بھی باقی نہیں رہے گا۔ ابو العالیہ (ابن کعب سے): چھ

---

35 (صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب: سورج اور چاند کی صفت، 3200)

نشانیاں قیامت سے پہلے ظاہر ہوں گی: بازاروں میں سورج کی روشنی ختم ہو جائے گی، ستارے بکھر جائیں گے، پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر جل جائیں گے، انسان و جن خوف سے ایک دوسرے میں مل جائیں گے، جانور و پرندے افراتفری میں مخلوط ہو جائیں گے، اونٹنیاں چھوڑ دی جائیں گی اور جب سمندر آگ پکڑ لے گا۔

❖ وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ

مجاہد: یعنی ہم جنس لوگوں کو اکٹھا کیا جائے گا۔

ابن حجر: بخاری نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "نفوس زوجت "یعنی ہر شخص کو اس کے جیسے لوگوں کے ساتھ جنت یا جہنم میں جمع کیا جائے گا۔ پھر انہوں نے آیت پڑھی: "جمع کرو ان لوگوں کو جنہوں نے ظلم کیا اور ان کے ساتھیوں کو" (الصافات:22)

❖ وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ

❖ وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ

قتادہ: یعنی اے ابن آدم! تیرا نامہ اعمال لکھا جائے گا، پھر لپیٹ دیا جائے گا اور قیامت کے دن تیرے سامنے کھول دیا جائے گا۔

❖ وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ

مجاہد: یعنی آسمان کو کھینچ لیا جائے گا۔

❖ وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ

قتادہ: یعنی جہنم اللہ کے غضب اور انسانوں کے گناہوں سے بھڑکائی جائے گی۔

❖ وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ

(سورۃ ق: "اور جنت پرہیز گاروں کے قریب کر دی جائے گی" (50:31))

❖ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا أَحْضَرَتْ

(سورۃ الانفطار: "ہر جان جان لے گی جو اس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا" (82:5))

❖ فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ

علی بن ابی طالب: یعنی ستارے جو دن میں غائب ہو جاتے ہیں اور رات کو ظاہر ہوتے ہیں۔

❖ وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ

ابن عباس: یعنی جب رات واپس ہو جائے۔

❖ وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ

قتادہ: یعنی جب صبح کی روشنی پھیل جائے۔

❖ إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ

قتادہ: یعنی جبرائیل علیہ السلام مراد ہیں۔

❖ ذِي قُوَّةٍ عِندَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ

قتادہ: یعنی جبرائیل طاقتور، عرش والے کے نزدیک مقام والا، مطاع اور امانت دار ہیں۔

❖ وَمَا صَاحِبُكُم بِمَجْنُونٍ

یعنی نبی ﷺ پر دیوانگی کا الزام باطل ہے۔

❖ وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ

قتادہ: یعنی نبی ﷺ نے جبرائیل کو ان کی اصل شکل میں دیکھا، جو پورے افق پر چھا گئے تھے۔

❖ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ

مجاہد: یعنی نبی ﷺ نے اللہ کی وحی میں سے کچھ نہیں چھپایا۔

❖ فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ

قتادہ: یعنی تم میرے کلام اور میری اطاعت سے کہاں پھر رہے ہو؟

❖ لِمَن شَاءَ مِنكُمْ أَن يَسْتَقِيمَ

مجاہد: یعنی جو حق کی پیروی کرنا چاہے۔

(سورۃ کہف: 18:24 اور سورۃ انسان: 76:30 میں بھی ہدایت و اختیار کا مضمون بیان ہوا ہے۔)

خلاصہ

❖ سورۃ التکویر کی فضیلت یہ ہے کہ اس میں قیامت کے مناظر اس طرح بیان ہوئے ہیں کہ پڑھنے والا گویا اپنی آنکھوں سے قیامت کو دیکھ رہا ہے۔

❖ مفسرین نے اس کی آیات کی مختلف تشریحات بیان کی ہیں، جن میں قیامت کے ہولناک واقعات، انسان و جانوروں کا حشر، اعمال نامے کا کھلنا، جنت و جہنم کا قریب آنا، اور ہر نفس کے اعمال کی جوابدہی شامل ہے۔

❖ احادیث میں بیٹیوں کی پرورش، جاہلیت کی مذموم رسموں کی مذمت اور قیامت کے دن کے مناظر کو بیان کرنے والی سورتوں کی تلاوت کی ترغیب دی گئی ہے۔

❖ یہ تمام نکات سورۃ التکویر کی عظمت، اس کے مضامین اور اس کی تلاوت کی فضیلت کو اجاگر کرتے ہیں۔

❖ قیامت کی نشانیاں اور ان کی تشریح: ایک جامع وضاحت

❖ امام احمد نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

❖ "جو شخص قیامت کے دن کو اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہے، وہ یہ سورتیں پڑھے: إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ (سورۃ التکویر)، إِذَا السَّمَاءُ انفَطَرَتْ (سورۃ الانفطار)، اور إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ (سورۃ الانشقاق)۔"

❖ (ترمذی میں اسی طرح کی روایت موجود ہے۔)

دسواں حصہ

(تفصیلی تفسیر)

حصہ دوم: تفصیلی تفسیر

تفسیر طبری، ابن ابی حاتم، بغوی، تفسیر قرطبی، ابن کثیر، الدر المنثور للسیوطی اور جدید تفاسیر جیسے تفسیر السعدی اور اسی طرح ابن کثیر کے تفسیر کے نکات اور اختصار جو "المصباح المنیر" سے موسوم ہے اس کے ساتھ دیگر ابن کثیر کی شروحات (شرح شیخ الراجحی، شرح شیخ خالد السبت و شیخ مقبل کی تخریج و حکمت بشیر کی تحقیقِ تفسیر ابن کثیر) سے استفادہ کرتے ہوئے اور اسی طرح تحقیقات ابن تیمیہ وابن قیم وابن الجوزی کا خیال رکھا گیا ہے، اور تفسیر اضواء البیان، فتح القدیر للشوکانی، تفسیر شیخ نواب صدیق حسن خان، تفسیر شیخ ابن عثیمین وتلامیذہ اور الدرر السنیۃ کی موسوعۃ التفسیر سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے اردو قالب میں لایا گیا الحمد للہ، اس سے ہمیں روایتی اور جدید نقطہ نظر دونوں کو سمجھنے میں مدد ملے گی ان شاءاللہ۔

اور اردو میں تفسیر أحسن البیان کے مختصر خلاصہ بڑے مفید ہیں جو تفاسیر ماثور و محمود رائے پر مبنی ہے ان نکات کو آخری شامل کیا گیا ہے۔

تفسیر سورۃ التکویر کی ابتداء

﴿إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ . . . عَلِمَتْ نَفْسٌ مَا أَحْضَرَتْ﴾

یہ وہ اوصاف ہیں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن کو بیان کیا ہے۔ یہ وہ کیفیات ہیں جن سے دل کانپ اٹھتے ہیں، غم و پریشانی شدت اختیار کر لیتی ہے، بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، خوف عام ہو جاتا ہے، اور اہلِ بصیرت کو ان کا تصور اس دن کی تیاری پر اُبھارتا ہے، نیز ان چیزوں سے روک دیتا ہے جو ملامت کا باعث بنتی ہیں۔ (تفسیر السعدی: ص912)

سورۃ التکویر (تفسیر شیخ عبد الرحمن السعدی سے)

1- جو قیامت کو ایسے دیکھنا چاہے جیسے آنکھوں کے سامنے ہو، وہ ﴿إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾ کی تلاوت کرے۔ (تفسیر سعدی)

- ❖ قیامت کی نشانیاں اور ان کی تشریح: ایک جامع وضاحت

❖ امام احمد نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

❖ "جو شخص قیامت کے دن کو اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہے، وہ یہ سورتیں پڑھے: إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ (سورة التکویر)، إِذَا السَّمَاءُ انفَطَرَتْ (سورة الانفطار)، اور إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ (سورة الانشقاق)۔" (ترمذی میں اسی طرح کی روایت موجود ہے۔)

سورۃ التکویر کا مرکزی موضوع

❖ سورۃ التکویر قیامت کے ہولناک واقعات اور اس دن کی ہیبت کو بیان کرتی ہے۔ اس کے دوسرے حصے میں اللہ تعالیٰ قسم کھا کر واضح کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر نازل ہونے والا قرآن الہامی حق ہے، نہ کہ کافروں کے الزامات کے مطابق کسی دیوانے کا کلام یا جھوٹ۔

تکویر (لپیٹنے) کا مفہوم

لفظ "تَكْوِير" کا مطلب ہے کسی چیز کو لپیٹنا یا جمع کرنا، جیسے عمامہ باندھنا یا کپڑے تہہ کرنا۔ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ سے مراد سورج کو لپیٹ کر اس کی روشنی ختم کر دی جانا ہے۔

❖ امام بخاری نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن سورج اور چاند لپیٹ دیے جائیں گے۔"

❖ سلف صالحین (جیسے ابن عباسؓ) کے مطابق "تکویر" کے معنی ہیں: سورج کا تاریک ہونا، غائب ہونا، یا اسے پھینک دینا۔

❖ ابن جریر طبری نے کہا: "صحیح تفسیر یہ ہے کہ تکویر سے مراد کسی چیز کو لپیٹنا ہے، جیسے عمامہ لپیٹنا۔"

سورج کے لپیٹے جانے کی تفصیلات

1) تاریکی اور روشنی کا ختم ہونا:

❖ سورج کی روشنی سلب کر لی جائے گی، اور کائنات تاریکی میں ڈوب جائے گی۔

2) سورج کا اپنی جگہ سے ہٹنا:

❖ سورج کو اس کے مدار سے نکال کر لپیٹ دیا جائے گا۔

3) انرژی کا خاتمہ:

❖ سورج کی توانائی اور حرارت مکمل طور پر ختم ہو جائے گی۔

ابن جریر نے مزید وضاحت کی

"سورج کا لپیٹا جانا اس کے وجود کے خاتمے کی علامت ہے، جس سے قیامت کا آغاز ہو گا۔ یہ عمل اللہ کی کامل قدرت کو ظاہر کرتا ہے۔"

قیامت کی نشانیاں اور ان کی تشریح: ایک جامع وضاحت

آیت: إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ (جب سورج لپیٹ دیا جائے گا)

سلف صالحین کی تفسیریں:

❖ سورج کا تاریک ہونا، غائب ہونا، اس کی روشنی کا ختم ہونا، یا اسے لپیٹ کر پھینک دینا۔

❖ ابن جریر طبری: "تکوِیر" سے مراد کسی چیز کو اکٹھا کرنا ہے، جیسے عمامہ لپیٹنا یا کپڑے تہہ کرنا۔

❖ ابن کثیر: یہ تفسیر ابن جریر کے موقف سے متفق ہیں۔

آیت: وَإِذَا النُّجُومُ انكَدَرَتْ (اور جب ستارے بکھر جائیں گے)

❖ "انكَدَرَتْ" کا معنی: ستاروں کا گرنا یا بہہ جانا۔

❖ ربیع بن انس (اُبی بن کعبؓ سے روایت): دنیا سے متعلق احوال:

1) سورج کی روشنی ختم ہو گی۔
2) ستارے بکھر جائیں گے۔
3) پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر گر جائیں گے۔
4) انسان، جانور، اور پرندے خوف سے ایک دوسرے میں گھل جائیں گے۔
5) حاملہ اونٹنیاں چھوڑ دی جائیں گی۔
6) سمندر آگ پکڑ لیں گے۔

❖ ابن جریر: ستاروں کا زمین پر گرنا یا ان کی روشنی کا ختم ہونا دونوں تفسیریں درست ہیں۔

آیت: وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ (اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے)

❖ پہاڑوں کو ان کی جگہ سے ہٹا کر زمین ہموار کر دی جائے گی۔

آیت: وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ (اور جب حاملہ اونٹنیاں چھوڑ دی جائیں گی)

❖ عربوں کی قیمتی حاملہ اونٹنیوں کو قیامت کے ہول سے نظر انداز کر دیا جائے گا۔

آیت: وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ (اور جب وحشی جانور اکٹھے کیے جائیں گے)

❖ تفسیر:

- وحشی جانور بے خوف ہو کر انسانوں کے ساتھ مل جائیں گے۔
- یا قیامت کے دن انہیں زندہ کر کے انصاف کیا جائے گا، پھر مٹی بنا دیا جائے گا۔

آیت: وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ (اور جب سمندر بھڑک اٹھیں گے)

- سمندر خشک ہو کر آگ بن جائیں گے یا ان کا پانی ابل پڑے گا۔

قیامت کے مراحل (اُبی بن کعبؓ کی روایت)

1) چھ کا تعلق دنیا کے احوال سے ہے:

❖ سورج لپیٹا جائے گا۔

❖ ستارے بکھریں گے۔

❖ پہاڑ اُڑ جائیں گے۔

❖ حاملہ اونٹنیاں چھوڑ دی جائیں گی۔

❖ جانوروں کا افراتفری میں ملنا۔

❖ سمندروں کا بھڑکنا۔

2) چھ کا تعلق آخرت کے احوال سے ہے:

❖ روحیں اعمال کے مطابق جوڑی جائیں گی۔

❖ آسمان پھٹ جائے گا۔

❖ جہنم بھڑکائی جائے گی۔

❖ جنت قریب کر دی جائے گی۔

❖ ہر شخص اپنے اعمال کا حساب جان لے گا۔

قیامت کے دن کی آیات کی تفسیر

وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ (سورۃ التکویر:5)

علماء کی تفسیریں:

1) وحشی جانوروں کا بے خوف ہو کر ملنا:

❖ بعض علماء کا کہنا ہے کہ قیامت سے پہلے وحشی جانور ایک دوسرے سے یا انسانوں سے خوف کھائے بغیر مل جائیں گے۔

2) قیامت کے دن ان کا حشر:

❖ دوسری تفسیر یہ ہے کہ قیامت کے دن وحشی جانوروں کو زندہ کیا جائے گا، ان کے درمیان انصاف کیا جائے گا، پھر انہیں مٹی بنا دیا جائے گا۔

3) موت کے ذریعے جمع کرنا:

❖ ابن عباسؓ کے مطابق "حشر" سے مراد ان کی موت ہے۔ ابن جریر طبری نے کہا: "یہ جمع کیے جائیں گے اور پھر مار دیے جائیں گے۔"

وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ (پہاڑوں کا اڑ جانا)

❖ پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹا دیے جائیں گے، ریزہ ریزہ ہو کر زمین ہموار ہو جائے گی۔

وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ (حاملہ اونٹنیوں کا چھوڑ دینا)

❖ عکرمہ اور مجاہد:

❖ عربوں کی قیمتی حاملہ اونٹنیاں (جنہیں "عشار" کہا جاتا ہے) کو قیامت کے ہول کی وجہ سے چھوڑ دیا جائے گا۔

- اُبی بن کعب اور ضحاک:
- مالک انہیں بالکل نظر انداز کر دیں گے، نہ باندھیں گے نہ دودھ دوہیں گے۔
- ربیع بن خثیم:
- یہ اونٹنیاں دس ماہ کی حاملہ ہوں گی، جو عربوں کے نزدیک سب سے قیمتی مال تھیں۔

وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ (سمندروں کا بھڑکنا)

➜ تفسیر:

- "سُجِّرَتْ" کے معنی ہیں: آگ لگا دی گئی۔ جہنم پہلے سے موجود ہے، جیسا کہ نبی ﷺ نے اسے دیکھا اور بتایا۔

جہنم کی حقیقت اور سمندروں کے بھڑکنے کی تفسیر

جہنم کا وجود:

جہنم پہلے سے موجود ہے، جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے اسے دیکھا۔ احادیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جہنم کو تخلیق کیا تو جبرائیلؑ کو اسے دیکھنے بھیجا۔ آپ ﷺ نے جہنم میں عمرو بن لحیّ اور بلی کو قید کرنے والی عورت جیسے لوگوں کو عذاب میں دیکھا۔

سمندر اور جہنم کا فرق:

جہنم سمندر نہیں ہے، بلکہ وہ ایک الگ مخلوق ہے جو زمین و سمندر سے کہیں بڑی ہے۔ فلکیات دانوں کے مطابق سورج زمین سے سینکڑوں گنا بڑا ہے، لہٰذا سمندر (جو زمین کا 75٪ حصہ ہے) کو جہنم سمجھنا غلط ہے۔

"سُجِّرَتْ" کے معنی:

1) بھر جانا اور ابل پڑنا: جیسے پانی کا لبریز ہونا۔
2) آگ لگنا: سمندر کا جل کر راکھ ہو جانا۔
3) خشک ہو جانا: پانی کا ختم ہو جانا۔

علماء کی آراء:

❖ حسن بصری: "سمندر خشک ہو جائیں گے۔"

❖ قتادہ: "ان کا پانی غائب ہو جائے گا۔"

❖ الفراء: "سمندر لبریز ہو کر پھٹ جائیں گے۔"

❖ ضحاک: "سمندر پھٹ کر ایک ہو جائیں گے۔"

❖ اُبی بن کعب، ابن عباسؓ: "سمندر آگ بن جائیں گے۔"

ابن جریر طبری:

❖ سمندر بھر جائیں گے، ابل پڑیں گے، اور آگ پکڑ لیں گے۔

وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ (روحوں کا جوڑا بننا)

مفہوم:

ہر نفس کو اس کے مشابہ (اعمال، عقیدے، یا ساتھیوں) کے ساتھ جوڑا جائے گا۔

❖ اللہ کا فرمان: "جمع کرو ظالموں اور ان کے جیسوں کو" (الصافات: 22)۔

❖ نبی ﷺ کا ارشاد: "لوگ تین گروہوں میں ہوں گے: دائیں والے، بائیں والے، اور سبقت لے جانے والے۔" (الواقعہ: 7-10)۔

علماء کی تفسیریں:

1) ہم خیال لوگوں کے ساتھ ملانا:

❖ یہود یہود کے ساتھ، عیسائی عیسائیوں کے ساتھ۔

2) جنت میں حوروں اور جہنم میں شیاطین کے ساتھ جوڑنا۔

❖ روحوں کا اجسام سے ملانا۔

اتفاقی رائے:

"زُوِّجَتْ" سے مراد ہر شخص کو اس کے مشابہ لوگوں کے ساتھ جمع کیا جانا ہے، جیسا کہ "جمع کرو ظالموں اور ان کے ساتھیوں کو" (الصافات: 22) میں بیان ہوا۔

امام ابن القیم رحمہ اللہ نے کہا

﴿وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ﴾ یعنی ہر صاحبِ عمل کو اس کے ہم شکل اور ہم عمل کے ساتھ جوڑ دیا جائے گا۔ تو جو لوگ اللہ کے لیے محبت کرتے تھے، انہیں جنت میں ایک ساتھ کیا جائے گا، اور جو لوگ شیطان کی اطاعت میں محبت رکھتے تھے، انہیں دوزخ میں ایک دوسرے کے ساتھ جمع کر دیا جائے گا۔ لہٰذا آدمی انہی کے ساتھ ہو گا جن سے وہ محبت کرتا ہے، چاہے اسے پسند ہو یا نہ ہو۔

(ابن القیم:3/257)

تفسیر شیخ عبد الرحمن السعدی سے

6-﴿وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ﴾ ہر عمل والے کو اس کے مشابہ کے ساتھ جوڑا جائے گا: نیک لوگ نیکوں کے ساتھ، بدکار بدکاروں کے ساتھ، مومن حوروں کے ساتھ، کافر شیاطین کے ساتھ۔ (تفسیر سعدی)

تفسیر ابن عثیمین سے

- یہ عظیم سمندر جب قیامت آئے گی تو بھڑک اٹھیں گے، یعنی آگ بن جائیں گے، بڑی آگ بھڑکے گی، اس وقت زمین خشک ہو جائے گی اور اس میں پانی باقی نہیں رہے گا کیونکہ اس کے سمندر... آگ بن جائیں گے۔
- قیامت کے دن ہر قسم اپنے جیسی قسم کے ساتھ جمع ہو گی، نیک لوگ نیکوں کے ساتھ، برے لوگ بروں کے ساتھ۔
- جس کا کلام زیادہ ہو اس کی غلطیاں بھی زیادہ ہوں گی، یعنی جو زیادہ بولے گا اس سے زیادہ لغزشیں ہوں گی... اپنی زبان کی حفاظت کرو کیونکہ صحیفوں میں تمہاری ہر بات لکھی جائے گی اور قیامت کے دن تمہارے سامنے پیش کی جائے گی۔
- ایماندار اور نیک عمل کرنے والا ہی دنیا میں خوشحال زندگی پاتا ہے اور آخرت میں بڑا اجر پاتا ہے... تم نیک عمل کرنے والے مومن کو خوش دل اور کشادہ سینہ والا پاؤ گے۔
- یہ سورت عظیم ہے، اس میں نصیحت اور عبرت ہے، مومن کو چاہیے کہ اسے تدبر اور ٹھہر کر پڑھے اور اس میں موجود نصیحت سے فائدہ اٹھائے۔ (تفسیر ابن عثیمین)

تفسیر قرطبي سے چند نکات

سورة التكوير

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: يُقْرَنُ الْفَاجِرُ مَعَ الْفَاجِرِ، وَيُقْرَنُ الصَّالِحُ مَعَ الصَّالِحِ.

- اور حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا: "بدکار کا جوڑ بدکار سے اور نیکوکار کا جوڑ نیکوکار سے ہو گا۔"
- تفسیر قرطبی کا اقتباس ختم ہوا
- سورۃ التکویر کی آیات کی تفسیر
- آیات 8-9: زندہ دفن کی گئی لڑکی سے سوال

﴿وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ بِأَيِّ ذَنبٍ قُتِلَتْ﴾

- ❖ زندہ دفن کی گئی لڑکی: جاہلیت کے عرب لڑکیوں کو زندہ دفن کرتے تھے۔ قیامت کے دن اس مظلوم سے پوچھا جائے گا: "کس گناہ پر اسے قتل کیا گیا؟"
- ❖ مقصد: قاتل کو رسوا کرنا اور انصاف کا تقاضا۔
- ❖ ابن عباسؓ (علی بن ابی طلحہ سے روایت): "سُئِلَتْ" کا مطلب ہے: "وہ انصاف طلب کرے گی۔"
- ❖ ابو الضحیٰ، سُدی، قتادہ: یہ سوال درحقیقت قاتل کے لیے ملامت ہے۔
- ❖ عمر بن خطابؓ: اسلام سے قبل بیٹیوں کو دفن کرنے والے کو کفارے میں غلام آزاد کرنے یا اونٹ ذبح کرنے کا حکم دیا گیا۔

الشیخ شنقیطی رحمہ اللہ نے کہا

﴿وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ ۞ بِأَيِّ ذَنبٍ قُتِلَتْ﴾ اس سوال میں اشارہ ہے کہ اس بچی کا کوئی گناہ نہیں تھا جس کے سبب اسے قتل کیا گیا ہو۔ جرم دراصل اس کے قاتل پر ہے۔ لیکن جرم کی عظمت اور شدت کی وجہ سے اس سے (یعنی بچی سے) سوال کیا جائے گا، تاکہ اس کے باپ یا قاتل کو سخت ملامت اور رسوائی کا سامنا ہو۔

(الشنقیطی: 8/438)

آیت 10: اعمال نامے کا کھولنا ﴿وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ﴾

- ❖ ضحاک: ہر شخص کو اس کا نامۂ اعمال دائیں یا بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔
- ❖ قتادہ: "اے ابن آدم! تو خود اپنا ریکارڈ لکھتا ہے، قیامت کے دن وہ تیرے سامنے ہو گا۔ سو غور کر کیا لکھ رہا ہے۔"

آیت 11: آسمان کا ہٹایا جانا ﴿وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ﴾

- ❖ مجاہد: "کھینچ لیا جائے گا۔"
- ❖ سُدی: "کھول دیا جائے گا۔"
- ❖ الزجاج: "چھت کی طرح اُتار دیا جائے گا۔"
- ❖ الفراء: "پھاڑ کر لپیٹ دیا جائے گا۔"

آیت 12: جہنم کا بھڑکایا جانا ﴿وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ﴾

- ❖ سُدی: "شدید گرم کیا جائے گا۔"

آیت 13: جنت کا قریب کیا جانا ﴿وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ﴾

- ❖ ضحاک، ابو مالک، قتادہ، ربیع بن خثیم: "جنت اہلِ ایمان کے قریب کر دی جائے گی۔"

آیت 14: ہر نفس کو اپنے اعمال کا علم ﴿عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا أَحْضَرَتْ﴾

- ❖ مفہوم: ہر شخص چھوٹے بڑے تمام اعمال سے آگاہ ہو گا۔
- ❖ سورۃ الکہف (49): "یہ کتاب کوئی چھوٹی یا بڑی بات نہیں چھوڑتی، سب گنتی ہے۔"
- ❖ سلف صالحین: معمولی گناہوں پر بھی روتے تھے، کیونکہ اللہ ہر چیز کا حساب لے گا۔

سورۃ التکویر کی آیات اور قسموں کی تفسیر

حدیث اور آیات: امام مسلم نے اپنی صحیح میں اور امام نسائی نے اپنی تفسیر میں عمرو بن حریث سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: "میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی اور میں نے آپ ﷺ کو یہ آیات تلاوت کرتے سنا:

فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ(سورۃ التکویر:15-18)"۔

➔ ستاروں کی قسم:"فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ"

❖ ابن جریر نے خالد بن عرارہ سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا: "میں نے علیؓ سے پوچھا کہ فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: 'یہ وہ ستارے ہیں جو دن میں چھپ جاتے ہیں اور رات کو ظاہر ہوتے ہیں۔'"

❖ یعنی یہ ستارے دن کے وقت نظروں سے اوجھل ہو جاتے ہیں اور رات کو اپنی روشنی کے ساتھ آسمان پر نظر آتے ہیں۔ اسی لیے انہیں "خنس" (چھپنے والے)، "جوار" (چلنے والے)، اور "کنس" (بل میں چھپنے والے) کہا گیا۔

"فا" (پس) کا ربط اور مضمون کی وحدت

❖ آیات کے درمیان "فا" (پس) کا استعمال اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ اگر یہ لوگ قرآن پر ایمان لے آتے، جس کی حقانیت پر اللہ نے قسم کھائی ہے، تو یہ قیامت کے سب سے بڑے پیغام یعنی بعث بعد الموت (دوبارہ زندہ کیے جانے) پر بھی ایمان لے آتے۔

❖ یہ سورۃ قیامت، دوبارہ زندہ کیے جانے اور آخرت کے احوال کو بیان کرتی ہے، اور اپنے اختتام پر یہ اعلان کرتی ہے کہ قرآن اللہ کی طرف سے نازل شدہ سچا پیغام ہے، نہ کہ جیسا کہ کفار دعویٰ کرتے ہیں، کسی دیوانے یا جھوٹے کا کلام۔

قسموں کا مقصد اور پیغام

❖ اللہ تعالیٰ نے کائناتی نشانیوں (ستاروں کی حرکت و غیبت، رات کا آنا اور جانا، صبح کا نمودار ہونا) کی قسم کھا کر قرآن کی حقانیت اور قیامت کے دن کی حقیقت کو واضح کیا۔

❖ ان قسموں کے ذریعے اللہ نے اس بات کو ثابت کیا کہ یہ وحی سچ ہے، اور اس میں قیامت اور آخرت کے بارے میں جو کچھ بیان ہوا ہے وہ بھی یقینی اور برحق ہے۔

❖ اس سورت میں قیامت کے مناظر، انسان کی دوبارہ زندگی، اور اعمال کے حساب کا ذکر کر کے انسان کو آخرت کی تیاری کی دعوت دی گئی ہے۔

سورۃ التکویر کی قسموں کی تفسیر: "خنس" ستارے اور ان کے معانی

حضرت علیؓ نے "فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ" کی تفسیر میں فرمایا کہ اس سے مراد وہ ستارے ہیں جو دن میں چھپ جاتے ہیں اور رات کو دوبارہ ظاہر ہوتے ہیں۔ یہی تفسیر حسن، مجاہد، قتادہ اور ابن زید سمیت متعدد سلف صالحین سے بھی منقول ہے۔ اس طرح، اللہ تعالیٰ نے ان ستاروں کی قسم کھائی جو دن میں نظروں سے اوجھل (خنس) رہتے ہیں اور رات میں ظاہر ہو جاتے ہیں۔

❖ انہیں "خنس" (پیچھے ہٹنے والے / چھپنے والے) اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ دن میں نظروں سے غائب ہو جاتے ہیں۔

❖ بعض علماء نے ان سے مراد پانچ سیارے (زحل، مشتری، مریخ، زہرہ، عطارد) لیے ہیں، جبکہ دیگر علماء نے اس وصف کو ہر اس ستارے پر عام کیا ہے جو دن میں چھپ جاتا اور رات کو ظاہر ہوتا ہے۔

❖ الفرّاء نے وضاحت کی کہ یہ پانچ سیارے اپنے مدار میں پیچھے ہٹتے اور "کُنَّس" (چھپنے والے) ہوتے ہیں، جیسے وحشی جانور اپنے بل یا پناہ گاہ میں چھپ جاتے ہیں۔

"الْجَوَارِ الْكُنَّسِ" (سورۃ التکویر:16)

❖ بعض مفسرین کے مطابق اس سے مراد وہ ستارے ہیں جو سورج اور چاند کے ساتھ اپنے مدار میں دوڑتے ہیں۔

❖ بعض نے کہا کہ ان کا چھپ جانا سورج کی روشنی کی شدت کی وجہ سے ہے، جبکہ بعض کے نزدیک یہ دن میں غائب اور شام کو غروب ہونے کے وقت چھپ جاتے ہیں۔

کچھ علماء جیسے ابن مسعود، مجاہد اور نخعی نے اس آیت کی تفسیر وحشی گایوں سے کی ہے۔ ان کے نزدیک یہ جانور انسان کو دیکھ کر پیچھے ہٹتے، دوڑتے اور اپنے بل میں چھپ جاتے ہیں۔ لفظ "کُنَّس" "کناّس" (بل / پناہ گاہ) سے نکلا ہے، جو وحشی جانوروں کی پناہ گاہ ہوتی ہے۔ بعض علماء (سعید بن جبیر، مجاہد، ضحاک) نے ہرن کو بھی اس میں شامل

کیا۔ یہ تفسیر سیاق کے لحاظ سے متصادم نہیں، کیونکہ دونوں کی خصوصیات میں مشابہت ہے۔

تاہم زیادہ قوی اور سیاق کے مطابق تفسیر یہ ہے کہ اس سے مراد ستارے ہیں، کیونکہ سورۃ التکویر میں کائناتی مناظر بیان ہو رہے ہیں:

- ❖ "وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ "(رات کے آنے یا جانے کی قسم)
- ❖ "وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ "(صبح کے نمودار ہونے کی قسم)

اللہ تعالیٰ نے ان ستاروں کی قسم کھائی جو اپنے مدار میں دوڑتے اور چھپ جاتے ہیں، رات کے مختلف مراحل اور صبح کے طلوع ہونے کی قسم کھا کر اپنی قدرت اور قرآن کی حقانیت کو واضح کیا۔

ابن جریر کے طریقہ تفسیر کے مطابق، اللہ تعالیٰ نے ہر اس چیز کی قسم کھائی جو کبھی ظاہر ہوتی ہے، کبھی حرکت کرتی ہے اور کبھی اپنے ٹھکانے میں چھپ جاتی ہے۔ اس میں ستارے اور وحشی جانور دونوں شامل ہو سکتے ہیں، اور یہ جامع اسلوب قرآن کے عظیم اسلوبِ بیان کی مثال ہے۔

ابن جریر کا عمومی اور تفصیلی تفسیر کا اسلوب

ابن جریر اکثر معنی کا عمومی خلاصہ بیان کرتے تھے، پھر جزئیات اور باریکیوں کی طرف آتے تھے۔ تفسیر میں توازن اسی طرح ہے کہ پہلے مجموعی مفہوم بیان کیا جائے، پھر تفصیل اور نکات پر روشنی ڈالی جائے، بغیر کسی غیر ضروری قیاس یا بے بنیاد رائے کے۔

"وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ "(سورۃ التکویر:17) کی دو تفسیریں

1. رات کے آنے کا مفہوم

- ❖ اس سے مراد ہے کہ رات اپنی تاریکی کے ساتھ آتی ہے۔
- ❖ مجاہد: "یہ رات کا سیاہ ہونا ہے۔"
- ❖ سعید بن جبیر: "رات کا آغاز ہونا۔"
- ❖ حسن بصری اور عطیہ عوفی: "یہ لوگوں کو ڈھانپ لیتی ہے۔"

2. رات کے جانے کا مفہوم

❖ اس سے مراد ہے کہ رات واپس چلی جاتی ہے۔

❖ علی بن ابی طلحہ اور عوفی نے ابن عباس سے نقل کیا: "یہ رات کا پیچھے ہٹنا ہے۔"

❖ مجاہد، قتادہ، ضحاک، زید بن اسلم اور ان کے بیٹے نے بھی یہی تفسیر کی: "یہ رات کا ختم ہونا ہے۔"

لغوی اور سیاقی پہلو

❖ "عَسْعَسَ" لغوی طور پر دونوں معانی میں آتا ہے: رات کا آنا اور جانا۔

❖ بہت سے اصولیین نے کہا ہے کہ یہ لفظ دونوں مواقع کے لیے استعمال ہوتا ہے، اس لیے دونوں تفسیریں درست ہیں۔

❖ قرآن میں بھی یہ دونوں پہلو ملتے ہیں:

❖ رات کے آنے کا ذکر: "وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ" (سورة الليل: 1)

❖ رات کے جانے کا ذکر: "وَاللَّيْلِ إِذْ أَدْبَرَ" (سورة المدثر: 33)

دونوں معانی کی صحت اور حکمت

❖ اللہ تعالیٰ نے رات کے دونوں مراحل (آنا اور جانا) کی قسم کھائی، کیونکہ دونوں اس کی عظمت اور قدرت کی نشانیاں ہیں۔

❖ ابن کثیر نے کہا: "بہت سے علماء نے کہا کہ 'عَسْعَسَ' دونوں معانی پر محیط ہے، اس لیے دونوں تفسیر درست ہیں۔"

❖ جو علماء رات کے آنے کے معنی کو ترجیح دیتے ہیں، وہ ساتھ ہی صبح کے نمودار ہونے کی قسم کو اس کے ساتھ جوڑتے ہیں:

"وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ"

یعنی رات کا آغاز اور صبح کا آغاز—یہ جوڑ سیاق کے لحاظ سے موزوں ہے۔

❖ ابن جریر نے رات کے جانے (اختتام) کی تفسیر کو ترجیح دی اور کہا کہ قدرتی ترتیب یہ ہے کہ رات کے بعد صبح آتی ہے۔ اگر دونوں کو ایک دوسرے کا تکملہ سمجھا جائے تو دونوں معانی شامل ہو جاتے ہیں، اور یہ اللہ

کی تخلیق کی عظمت کو ظاہر کرتا ہے۔

"وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ"(سورۃ التکویر:18) کی تفسیر

- اس سے مراد ہے روشنی کا ظاہر ہونا اور دن کا آغاز ہونا۔
- ضحاک:"جب وہ طلوع ہو۔"
- قتادہ:"جب وہ روشن اور قریب ہو۔"
- "تنفس" یعنی صبح کی ہلکی ہوا اور روشنی کا پھیلنا، جو دن کے آغاز کی علامت ہے۔
- واحدی:"جب اس کی روشنی پھیل جائے اور دن بن جائے۔"
- دیگر مفسرین:"روشنی کا پھوٹنا اور پھیلنا۔"
- سب کا مفہوم ایک ہی ہے: صبح کی ابتدائی روشنی اور اس کا پھیلاؤ۔

سورۃ التکویر: قسموں اور رسول کی صفات کی تفسیر

- آیت:وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ (سورۃ التکویر:17)

اس آیت میں "عَسْعَسَ" سے مراد رات کا پیچھے ہٹنا یا آنا دونوں ہو سکتے ہیں۔ جب دونوں معانی کے دلائل موجود ہوں، تو لفظ کو جامع رکھتے ہوئے دونوں تفسیریں درست ہیں۔ بعض علماء نے کہا کہ یہ رات کے آغاز اور اختتام دونوں پر محیط ہے۔

- رات کے پیچھے ہٹنے کی تفسیر:

ابن القیم نے اسے ترجیح دی اور کہا کہ رات کے اختتام اور صبح کے طلوع ہونے کا تسلسل فطری ترتیب ہے۔ انہوں نے سورۃ المدثر (33-34) کی آیت "وَاللَّيْلِ إِذْ أَدْبَرَ وَالصُّبْحِ إِذَا أَسْفَرَ" کو دلیل بنایا، جس میں صبح کی روشنی اور ہوا کو نمایاں کیا گیا ہے۔

"إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ"(سورۃ التکویر:19)

یہ آیت قسم کا جواب ہے۔ ابن القیم نے وضاحت کی:

- ستاروں کی حرکات اور چھپنے کی قسم: اللہ نے ستاروں کی ظاہریت، چھپنے، حرکت، اور غروب کی قسم کھا کر

ان کی عظمت کو نمایاں کیا۔ "خُنَّس" (چھپنے والے) سے مراد ان کا ظاہر ہونے کے بعد غائب ہونا ہے، نہ کہ ہمیشہ پوشیدہ رہنا۔

❖ ستاروں کی تفسیر کی فوقیت: وحشی جانوروں (مثلاً ہرن یا گائے) کے بجائے ستاروں کی تفسیر زیادہ مناسب ہے، کیونکہ:

1) عظیم نشانی: ستاروں کی حرکات اور چھپنے میں اللہ کی قدرت کے واضح نشان ہیں۔
2) عام مشاہدہ: ستاروں کا علم تمام لوگوں میں مشترک ہے۔
3) وحشی جانوروں کا عدم اختفاء: یہ جانور کھلے میدانوں میں نظر آتے ہیں، جبکہ ستارے مکمل طور پر غائب ہو جاتے ہیں۔
4) لفظ "خُنَّس" کا صحیح مفہوم: وحشی جانوروں کے لیے "خُنَّس" کا استعمال ان کی ناک کی ساخت (چپٹی ناک) سے متعلق ہے، جبکہ ستاروں کے لیے یہ غائب ہونے کے معنی میں ہے۔

سورۃ التکویر: "رسول کریم" کی صفات اور قرآن کی سند

آیت: ﴿إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ﴾ (سورۃ التکویر: 19)

❖ یہ آیت قرآن کے الہامی ہونے اور اس کے معزز رسول (جبرائیلؑ) کے ذریعے نازل ہونے کی تصدیق کرتی ہے۔

❖ "رسول کریم" سے مراد جبرائیلؑ ہیں (ابن عباس، شعبی، میمون بن مہران، حسن بصری، قتادہ، ربیع بن انس، ضحاک)۔

جبرائیلؑ کی صفات

اللہ تعالیٰ نے جبرائیلؑ کو پانچ صفات سے متصف کیا:

1) ذِي قُوَّةٍ (طاقت والا):

❖ جبرائیلؑ کی عظیم جسمانی طاقت، جیسا کہ سورۃ النجم (5) میں ہے: "عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَىٰ"۔

❖ یہ طاقت شیاطین کو وحی میں مداخلت سے روکتی اور نبی ﷺ کی حمایت کرتی ہے۔

2) عِندَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ (عرش والے کے نزدیک بلند مقام):

❖ اللہ کے خاص قرب اور اعلیٰ مرتبے پر فائز۔

3) مُّطَاعٍ ثَمَّ (آسمانوں میں مطاع):

❖ فرشتوں کے سردار اور قابلِ اطاعت۔ قتادہ: "وہ عام فرشتوں سے ممتاز ہیں۔"

4) أَمِينٍ (امانت دار):

❖ وحی کو بالکل صحیح پہنچانے میں کامل امانت۔

قرآن کی سند کی عظمت

ابن القیم نے ان صفات کی روشنی میں قرآن کے سلسلہ نقل کو بیان کیا:

❖ "یہ سند اللہ ⟵ جبرائیلؑ ⟵ محمد ﷺ تک ہے، جو بے مثال معتبر اور شاندار ہے۔"

❖ جبرائیلؑ کی یہ صفات قرآن کی سچائی اور اس کے الہامی ہونے کی زندہ گواہی ہیں۔

← خلاصہ

سورۃ التکویر میں اللہ نے جبرائیلؑ کی عظمت کو بیان کرکے قرآن کی divine origin کو ثابت کیا ہے۔ یہ آیات قرآن کے نازل ہونے کے process کی authenticity کو واضح کرتی ہیں، جس پر اللہ خود گواہی دیتا ہے۔

سورۃ التکویر: رسول (جبرائیلؑ) کی صفات اور وحی کی خصوصیات

❖ پہلی صفت: رسول کی شرافت

قرآن کو لانے والا فرشتہ (جبرائیلؑ) نہایت معزز اور بلند مرتبہ ہے، جبکہ کفار کا یہ جھوٹا دعویٰ کہ یہ کسی شیطان کا کام ہے، بالکل باطل ہے۔

❖ دوسری صفت: طاقت

اللہ کا فرمان: "اسے ایک شدید طاقت والے (جبرائیلؑ) نے پہنچایا" (سورۃ النجم:5)۔

❖ اس کی تفصیلات:

1) شیاطین سے حفاظت: جبرائیلؑ کی طاقت شیطانوں کو وحی میں مداخلت سے روکتی ہے۔ اگر کوئی شیطان انہیں دیکھ لے تو خوف سے بھاگ جاتا ہے۔

2) نبی ﷺ کی مدد: جبرائیلؑ نبی ﷺ کے محافظ اور مددگار ہیں، جیسا کہ سورۃ التحریم (4) میں ہے: "اللہ اور جبرائیلؑ اور نیک مؤمنین آپ کے مددگار ہیں۔"

3) مخالفین کی تباہی: جو جبرائیلؑ کا مقابلہ کرے گا، وہ تباہی کے خطرے میں ہوگا۔

4) پیغام کی مکمل ادائیگی: جبرائیلؑ اللہ کے حکم کو بالکل صحیح پہنچاتے ہیں، کوئی کمی نہیں کرتے۔ وہ "طاقتور اور امانت دار" رسول ہیں۔

تفسیر شیخ عبدالرحمن السعدی سے

1) اس سے قرآن کی عظمت ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ نے اسے جبرائیل جیسے معزز فرشتے کے ذریعے نازل کیا، اور بادشاہ اپنے سب سے معزز سفیر کو صرف اہم ترین پیغام کے لیے بھیجتے ہیں۔

2) محمد ﷺ امانت دار تھے، اپنے رب کا پیغام واضح طور پر پہنچایا، اور اس میں نہ امیر و غریب، نہ رئیس و مرؤوس، نہ مرد و عورت کسی پر فرق کیا۔

3) امانت دار نے پیغام پہنچایا، اور آپ ﷺ کی وفات تک امی قوم علمار بانیین بن گئے، وہ اس درجے تک پہنچے کہ باقی سب ان کے صحابہ ہو گئے۔

4) اللہ کی نعمت اس کتاب کے نزول سے مکمل ہوئی، جس میں اللہ کے کلام کی فضیلت، فرشتے کی امانت و فضیلت اور نبی کی وحی سب جمع ہو گئی۔ (تفسیر سعدی)

ابن القیم کی تشریح

- ❖ جبرائیلؑ کی ہر صفت قرآن کے پیغام کی شرافت اور اس کی سچائی کو ثابت کرتی ہے۔
- ❖ جس طرح بادشاہ اہم پیغامات کے لیے معتبر قاصد چنتے ہیں، اسی طرح اللہ نے قرآن جیسے عظیم پیغام کو جبرائیلؑ جیسے فرشتے کے ذریعے بھیجا۔
- ❖ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ بھیجنے والا (اللہ)، رسول (جبرائیلؑ)، پیغام (قرآن)، اور وصول کرنے والا

(محمد ﷺ) سب اعلیٰ ترین درجے کے ہیں۔

➜ خلاصہ

جبرائیلؑ کی صفات (شرافت، طاقت، مقام، مطاع، امانت) قرآن کی سند کو ناقابلِ تنقید بناتی ہیں۔ یہ صفات نہ صرف جبرائیلؑ کی عظمت کو ظاہر کرتی ہیں بلکہ قرآن کی الہامی حقیقت کو بھی مضبوطی سے ثابت کرتی ہیں۔

سورۃ التکویر کی آیات کی تفسیر

آیت 21: "أَمِينٍ" (امانت دار)

یہ جبرائیلؑ کی امانت داری کی تصدیق ہے، جیسے اللہ نے اپنے انسانی رسول محمد ﷺ کی صداقت کو سورۃ التکویر (22) میں بیان کیا: "وَ مَا صَاحِبُكُم بِمَجْنُونٍ" (تمہارا ساتھی دیوانہ نہیں ہے)۔

آیت 23: "وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ"

- مفہوم: نبی ﷺ نے جبرائیلؑ کو ان کی اصل شکل (600 پروں کے ساتھ) واضح افق پر دیکھا۔ یہ واقعہ غارِ حرا میں پہلی وحی کے وقت پیش آیا، جیسا کہ سورۃ النجم (5-10) میں ہے: "عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَىٰ ذُو مِرَّةٍ فَاسْتَوَىٰ"۔
- زمانۂ نزول: یہ سورت معراج سے پہلے نازل ہوئی، جبکہ دوسرا نظارہ (سدرۃ المنتہیٰ پر) سورۃ النجم میں ہے، جو معراج کے بعد نازل ہوئی۔
- "الْأُفُقِ الْمُبِينِ" کی تفسیر:
- مشرقی افق: جہاں سورج طلوع ہوتا ہے۔
- ابن جریر: "یہ آسمان کی وسعت کو بیان کرتا ہے، جس میں تمام سمتوں کا احاطہ ہے۔"

مولانا نواب صدیق حسن خان

یہاں "اور بے شک اُس نے اسے روشن افق میں دیکھا" میں موجود "لام" ایک محذوف قسم کا جواب ہے، یعنی (ت) اللہ کی قسم! یقیناً محمد ﷺ نے جبریل کو مشرق کی طرف سورج کے طلوع ہونے کی جگہ پر دیکھا۔

کیونکہ جب سورج اس افق سے طلوع ہوتا ہے تو وہ "مبین" (صاف، روشن) ہوتا ہے، اس سمت سے ہر چیز نظر آتی ہے۔ اور یہ رؤیت وہ ہے جو غارِ حرا میں واقع ہوئی، جب آپ ﷺ نے انہیں آسمان اور زمین کے درمیان ایک کرسی پر دیکھا تھا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ "الاُفُقِ المُبین" سے مراد آسمان کے کنارے اور اس کے اطراف و نواحی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے یہ بات اس کے باوجود فرمائی کہ نبی ﷺ نے جبریل کو ایک سے زائد مرتبہ دیکھا، کیونکہ اس مرتبہ آپ ﷺ نے جبریل کو اُن کی اصل صورت میں دیکھا جس میں اُن کے چھ سو پر تھے۔

سفیان نے کہا: آپ ﷺ نے انہیں آسمان کے مشرقی افق میں دیکھا، یعنی وہ مشرق کی سمت تھے جہاں سے سورج طلوع ہوتا ہے۔

ابن بحر نے کہا: آسمان کے مغربی افق میں، اور مجاہد نے کہا: آپ ﷺ نے انہیں "اجیاد" کی طرف دیکھا جو مکہ کا مشرقی حصہ ہے۔ "المبین" افق کی صفت ہے، یہ قول ربیع کا ہے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ یہ صفت اُس کی ہے جسے نبی ﷺ نے دیکھا، یہ مجاہد کا قول ہے۔

ابن عباس نے اس آیت کے بارے میں کہا کہ مراد جبریل ہیں، یعنی محمد ﷺ نے انہیں اُن کی اصل صورت میں سدرۃ المنتہیٰ کے پاس دیکھا، اور "اَلاُفُقِ المُبِین" سے مراد ساتواں آسمان ہے۔

(تفسیر مولانا نواب صدیق حسن خان)

آیت 24: "وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ"

- "ظَنِينٍ" (الزام لگانے والا): نبی ﷺ پر وحی چھپانے کا الزام باطل ہے۔
- "ضَنِينٍ" (بخیل): آپؐ نے قرآن کا علم کسی سے نہیں چھپایا نہ بخیلی کی۔
- سفیان بن عیینہ: دونوں قراءتیں (ظنین/ضنین) ایک ہی معنی دیتی ہیں — آپؐ نہ جھوٹے ہیں نہ بخیل۔
- قتادہ، عکرمہ، ابن زید: آپؐ نے وحی کو مکمل پہنچایا، کچھ نہیں چھپایا۔

سورۃ التکویر: آیات 24-28 کی تفسیر

❖ ضنین/ظنین کی قراءت اور رسولوں کی براءت

❖ یہ مفہوم قتادہ، عکرمہ، ابن زید اور دیگر مفسرین کی تفسیر سے ثابت ہے، جبکہ ابن جریر نے "ضنین" کی قراءت کو ترجیح دی۔

ابن القیم نے فرمایا:

"یہ آیت دونوں رسولوں — جبرائیلؑ اور محمد ﷺ — کو وحی کے مقصد کے خلاف کسی بھی چیز سے بری قرار دیتی ہے، جیسے (ضنة) چھپانا یا تبدیلی کرنا، جس سے خیانت (ظنة) کا الزام لگ سکتا تھا۔ پیغام کی تکمیل اس کو مکمل طور پر بغیر کمی بیشی پہنچانے میں ہے۔ دونوں قراءتیں مل کر محمد ﷺ کی امانت اور دیانت کو ثابت کرتی ہیں۔"

ابو علی الفارسی نے وضاحت کی کہ اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ محمد ﷺ کو جو غیب کا علم دیا گیا، آپؐ نے اسے ظاہر اور بیان فرمایا، برخلاف کاہنوں کے جو اپنے علم کو ذاتی مفاد کے لیے چھپاتے ہیں۔

﴿وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ﴾ (آیت 25)

یہ آیت اس بات پر زور دیتی ہے کہ قرآن شیطانوں کا کلام نہیں۔

❖ شیطان نہ تو اس پیغام کو لانے کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ ہی اس کی نیت رکھتے ہیں، جیسا کہ اللہ نے فرمایا:

❖ ﴿وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيَاطِينُ وَمَا يَنبَغِي لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيعُونَ إِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُولُونَ﴾ (سورۃ الشعراء: 210-212)

❖ یعنی شیطانوں کے لیے نہ یہ ممکن ہے اور نہ ہی وہ اس وحی تک رسائی رکھتے ہیں۔

﴿إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ۞ ذِي قُوَّةٍ عِندَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ۞ مُطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ﴾

یہ سب اوصاف اس بات کی دلیل ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قرآن کا مقام بہت بلند و برتر ہے، کیونکہ اللہ نے اسے ایسے مکرم اور عظیم فرشتے کے ذریعے نازل فرمایا ہے جو ان کامل صفات سے متصف ہے۔ اور عادتِ ملوک یہی ہوتی ہے کہ وہ اپنے نزدیک معزز و محترم اور صاحبِ مقام شخص کو صرف انتہائی اہم اور شرف والے پیغام کے لیے بھیجتے

ہیں۔

(السعدی:ص913)

﴿وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ ۞ فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ ۞ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ﴾

پس جو شخص قرآن، اور ان دونوں رسولوں (یعنی فرشتۂ وحی جبرائیل اور نبی محمد ﷺ) کے اوصاف سے بخوبی واقف ہو جائے —وہ لازمی طور پر ان دونوں سے محبت کرے گا، ان کی تعظیم اور توقیر میں مبالغہ کرے گا، قرآن کی تلاوت میں رغبت رکھے گا، اس کے احکام پر عمل میں کوشش کرے گا، اور اس کی ممانعتوں سے دُور بھاگے گا، تاکہ اسے استقامت نصیب ہو، خواہش رکھتا ہو کہ جن کے ذریعے قرآن پہنچایا گیا ان کی رفاقت حاصل کرے، اور اُس ذاتِ اقدس کی رویت کرے قیامت میں جس کی طرف سے وہ آیا ہے۔

(البقاعی:21/294)

﴿إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ۞ لِمَنْ شَاءَ مِنكُمْ أَنْ يَسْتَقِيمَ﴾

یہ قرآن تمام انسانوں کے لیے نصیحت اور یاددہانی ہے، تاکہ وہ اس سے سبق لیں اور وعظ حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان: "إن هو إلا ذكرٌ للعالمين * لمن شاء منكم أن يستقيم" یعنی جو کوئی ہدایت چاہتا ہے، اُسے اس قرآن کو اختیار کرنا چاہیے، کیونکہ یہی اُس کے لیے نجات اور رہنمائی کا ذریعہ ہے، اور اس کے سوا کسی چیز میں ہدایت موجود نہیں۔

(ابن کثیر:4/481)

﴿فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ﴾(آیت26)

یہ آیت انسانی عقل کو چیلنج کرتی ہے کہ قرآن کی اتنی وضاحت اور سچائی کے باوجود اس سے روگردانی کیسے کی جا سکتی ہے؟

- قتادہ نے کہا: "تم اللہ کی کتاب اور اس کی اطاعت سے کہاں جا رہے ہو؟"

﴿إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ﴾(آیت27)

یہ آیت بیان کرتی ہے کہ قرآن تمام انسانیت کے لیے ایک عالمگیر نصیحت اور یاددہانی ہے، جو رہنمائی اور تنبیہ کے لیے نازل ہوا ہے۔

﴿لِمَن شَاءَ مِنكُمْ أَن يَسْتَقِيمَ﴾ (آیت 28)

یہ فقرہ اس بات کی دلیل ہے کہ جو کوئی بھی ہدایت چاہے، اسے قرآن میں رہنمائی اور نجات ملے گی۔

- قرآن سب کے لیے نصیحت ہے، لیکن اصل فائدہ انہی کو ہوتا ہے جو ایمان لا کر اس پر عمل کریں، جیسا کہ اللہ نے فرمایا:

﴿ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ﴾ (سورۃ البقرہ: 2)

خلاصہ

- محمد ﷺ نے وحی کو مکمل طور پر بغیر کمی بیشی پہنچایا، نہ چھپایا نہ بدلا۔
- قرآن شیطانوں کا کلام نہیں بلکہ اللہ کا سچا پیغام ہے۔
- قرآن تمام انسانیت کے لیے نصیحت ہے اور جو ہدایت چاہے، اس کے لیے یہ نجات اور رہنمائی کا ذریعہ ہے۔

تفسیر ابن عثیمین سے

1) "﴿لمن شاء منكم أن يستقيم﴾ ﴿لمن شاء﴾ یہ جملہ اس سے پہلے والے کا بدل ہے، لیکن اس میں عامل (لِ) کو دوبارہ لایا گیا ہے، گویا یوں کہا گیا: "یہ صرف اس کے لیے نصیحت ہے جو تم میں سے سیدھا رہنا چاہے۔" پس پہلے عموم کے بعد تخصیص کی گئی، اور جو استقامت نہیں چاہتا وہ اس قرآن سے نصیحت نہیں پاتا اور نہ ہی اس سے فائدہ اٹھاتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿إن في ذلك لذكرى لمن كان له قلب أو ألقى السمع وهو شهيد﴾ [ق:۳۷]۔

2) پس وہ انسان جو استقامت نہیں چاہتا، وہ اس قرآن سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔

3) لیکن اگر کوئی پوچھے: کیا انسان کی چاہت اس کے اختیار سے ہے؟

ہم کہیں گے: ہاں، انسان کی چاہت اس کے اپنے اختیار سے ہے۔

اللہ عزوجل نے انسان کو اختیار اور ارادہ دیا ہے، اگر وہ چاہے تو عمل کرے اور اگر نہ چاہے تو نہ کرے؛ کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو ان قوموں پر رسولوں کے بھیجے جانے کی حجت قائم نہ ہوتی جن کی طرف رسول بھیجے گئے۔

پس جو کچھ ہم کرتے ہیں وہ ہمارے اختیار اور ارادے سے ہے، اگر ایسا نہ ہوتا تو رسولوں کے بھیجنے کی ہم پر کوئی حجت نہ ہوتی۔

4) انسان حقیقتاً اپنے اختیار سے عمل کرتا ہے، اور ہر انسان جانتا ہے کہ اگر وہ مکہ جانا چاہے تو یہ اس کے اختیار سے ہے، اگر وہ مدینہ جانا چاہے تو یہ اس کے اختیار سے ہے، اگر وہ بیت المقدس جانا چاہے تو یہ اس کے اختیار سے ہے، اگر وہ ریاض جانا چاہے یا کسی اور جگہ جانا چاہے تو یہ اس کے اختیار سے ہے، وہ نہیں سمجھتا کہ کوئی اسے اس پر مجبور کر رہا ہے، نہ ہی اسے ایسا محسوس ہوتا ہے۔

5) اسی طرح جو اللہ کی اطاعت کرنا چاہے وہ اپنے اختیار سے کرتا ہے اور جو اللہ کی نافرمانی کرنا چاہے وہ بھی اپنے اختیار سے کرتا ہے۔

6) پس انسان کو مشیت حاصل ہے لیکن ہمیں یہ یقین ہونا چاہیے کہ جو کچھ ہم چاہتے ہیں وہ اللہ کی مشیت کے بعد ہی ہوتا ہے، اسی لیے فرمایا: ﴿وما تشاؤون إلا أن يشاء الله﴾ ہم کچھ نہیں چاہتے جب تک اللہ نہ چاہے، پس جب ہم کچھ چاہیں تو جان لیں کہ اللہ نے بھی پہلے سے چاہا ہے، اگر اللہ نہ چاہتا تو ہم بھی نہ چاہتے۔

7) جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ولو شاء الله ما اقتتل الذين من بعدهم من بعد ما جاءتهم البينات ولكن اختلفوا فمنهم من آمن ومنهم من كفر ولو شاء الله ما اقتتلوا﴾ [البقرة:۲۵۳]۔

8) پس جب ہم کوئی کام کرتے ہیں تو وہ ہمارے اختیار اور ارادے سے ہوتا ہے، لیکن یہ جانتے ہوئے کہ یہ مشیت اور اختیار اللہ کی مشیت کے بعد ہی ہے، اگر اللہ نہ چاہتا تو ہم نہ کرتے۔

9) اگر کوئی کہے: پھر تو ہمارے پاس گناہ میں عذر ہے کیونکہ ہم نے وہی چاہا جو اللہ نے چاہا۔

تو جواب یہ ہے: ہمارے پاس کوئی عذر نہیں کیونکہ ہمیں یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اللہ نے کیا چاہا جب تک ہم وہ کام نہ کر لیں، اور ہم نے وہ اپنے اختیار سے کیا۔

اسی لیے ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اللہ نے فلاں کام چاہا جب تک وہ واقع نہ ہو جائے، اور جب وہ واقع ہو تو وہ ہمارے ارادے اور اختیار سے ہوا، اسی لیے گناہ گار کے لیے اللہ عزوجل پر کوئی عذر نہیں بنتا اور اللہ نے اس

عذر کو اپنی آیت میں باطل قرار دیا: ﴿سيقول الذين أشركوا لو شاء الله ما أشركنا ولا آباؤنا ولا حرمنا من شيء كذلك كذّب الذين من قبلهم حتى ذاقوا بأسنا﴾[الأنعام:۱۴۸]۔

10) اگر ان کے پاس کوئی عذر ہوتا تو وہ اللہ کے عذاب سے بچ جاتے، لیکن چونکہ ان کے پاس کوئی عذر نہیں اس لیے وہ اللہ کے عذاب میں مبتلا ہوئے۔

11) ہم سب جانتے ہیں کہ اگر کسی کو بتایا جائے کہ ایک ملک پُر امن اور مطمئن ہے، اس کا رزق ہر طرف سے آتا ہے، وہاں تجارت اور کمائی کے مواقع ہیں جو دوسرے ملکوں میں نہیں، اور ایک دوسرا ملک ہے جو خوف زدہ اور غیر مستحکم ہے، اس کی معیشت اور امن میں اضطراب ہے، تو وہ کس ملک میں جائے گا؟

یقیناً وہ پہلے ملک میں جائے گا اور اسے کوئی مجبور نہیں کرے گا، وہ سمجھے گا کہ اس نے اپنی مرضی سے یہ فیصلہ کیا ہے۔

اسی طرح اب بھی خیر اور شر کے راستے واضح ہیں، اللہ نے بتادیا: یہ جہنم کا راستہ ہے اور یہ جنت کا راستہ ہے، جنت میں کیا نعمتیں ہیں اور جہنم میں کیا عذاب ہے۔

ہم کس راستے پر چلیں گے؟

ظاہر ہے کہ ہم جنت کے راستے پر چلیں گے، جیسے ہم پہلے مثال میں پُر امن ملک کا راستہ اختیار کرتے ہیں۔

اور اگر ہم جہنم کے راستے پر چلیں تو ہم پر ملامت اور سرزنش ہوگی اور ہمیں بے وقوف کہا جائے گا، جیسے اگر ہم غیر مستحکم ملک کا راستہ اختیار کریں تو سب ہمیں ملامت کریں گے۔

12) پس {لمن شاء أن يستقيم} میں اس بات کا بیان ہے کہ انسان جو کچھ کرتا ہے وہ اپنے اختیار اور ارادے سے کرتا ہے، لیکن جب وہ کچھ کرتا ہے اور چاہتا ہے تو جان لیں کہ اللہ نے بھی پہلے سے چاہا ہے اور اگر اللہ نہ چاہتا تو وہ نہ کرتا۔

13) اکثر ایسا ہوتا ہے کہ انسان کسی کام کا پختہ ارادہ کرتا ہے اور اس کی طرف بڑھتا ہے، لیکن اچانک وہ اس سے ہٹ جاتا ہے یا اس سے ہٹا دیا جاتا ہے کیونکہ اللہ نے اسے نہیں چاہا۔

14) اکثر ہم چاہتے ہیں کہ مسجد جائیں اور کوئی بیان سنیں، لیکن کسی وجہ سے یا بغیر وجہ کے ہم واپس آجاتے ہیں، کبھی

کسی کام کی وجہ سے اور کبھی بغیر کسی وجہ کے، بس اللہ نے ہماری ہمت اس طرف سے ہٹا دی۔ اسی لیے

15) کسی اعرابی سے پوچھا گیا: تم نے اپنے رب کو کیسے پہچانا؟

اس نے کہا: "عزائم کے ٹوٹنے اور ہمتوں کے بدلنے سے۔"

(عزائم کے ٹوٹنے سے) یعنی انسان کسی کام کا پختہ ارادہ کرتا ہے اور اچانک وہ ارادہ ٹوٹ جاتا ہے! یہ ارادہ کس نے توڑا؟ انسان کو احساس نہیں ہوتا، بس اللہ کی مشیت سے۔

16) (ہمتوں کے بدلنے سے) انسان کسی کام کی طرف پوری توجہ سے بڑھتا ہے اور اچانک خود کو اس سے ہٹا ہوا پاتا ہے، چاہے سبب ظاہری ہو یا صرف انسان کا اپنا انتخاب ہو...

یہ سب اللہ عزوجل کی طرف سے ہے۔

17) خلاصہ یہ کہ اللہ فرماتا ہے: ﴿لمن شاء منكم أن يستقيم﴾ اور استقامت کا مطلب ہے اعتدال، اور اللہ عزوجل کی شریعت میں اس سے بڑھ کر کوئی عدل نہیں۔

18) پچھلی شریعتیں اپنی قوموں کے وقت، جگہ اور حالت کے مطابق تھیں، اور رسول اللہ ﷺ کی شریعت اس امت کے لیے ہے جو آپ ﷺ کی بعثت سے قیامت تک ہے۔

اسی لیے کہا جاتا ہے: "اسلام ہر زمانے، ہر جگہ اور ہر حال کے لیے موزوں ہے۔"

اگر لوگ اس پر عمل کریں تو اللہ سب کی اصلاح فرما دے۔

19) مثلاً انسان پہلے کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہے، اگر نہ کر سکے تو بیٹھ کر، اگر نہ کر سکے تو پہلو کے بل،

20) اسی طرح شریعت انسان کے حال کے مطابق آسانی دیتی ہے، کیونکہ دین ہر زمانے، ہر جگہ اور ہر حال کے لیے موزوں ہے۔

21) جنابت والے پر پانی سے طہارت فرض ہے، اگر پانی نہ ملے یا استعمال نہ کر سکے تو تیمم کرے،

22) اگر نہ پانی ہو نہ مٹی، یا مٹی استعمال کرنے سے بھی معذور ہو تو بغیر کسی چیز کے نماز پڑھ لے، نہ پانی سے طہارت نہ تیمم سے،

یہ سب اس لیے کہ اللہ کی شریعت عدل پر مبنی ہے، اس میں نہ ظلم ہے نہ سختی، نہ مشقت۔

23) اسی لیے فرمایا:﴿أن يستقيم﴾اور استقامت کے مقابلے میں دو انحرافات ہیں:
ایک طرف افراط و غلو اور دوسری طرف تفریط و کوتاہی۔

24) اسی لیے لوگ دین میں تین طرح کے ہیں:
ایک طرف غلو کرنے والے،
دوسری طرف کوتاہی کرنے والے،
تیسری طرف وہ جو افراط و تفریط کے درمیان اعتدال پر ہیں،
یہی لوگ قابل تعریف ہیں۔
پہلا غلو کرنے والا اور دوسرا کوتاہی کرنے والا دونوں ہلاک ہیں،

25) جتنا غلو یا جتنی کوتاہی ہوا تنی ہی ہلاکت ہے۔
نبی ﷺ نے غلو، افراط، تعنت اور تنطع سے منع فرمایا، حتیٰ کہ فرمایا: "ہلاک ہو گئے غلو کرنے والے، ہلاک ہو گئے غلو کرنے والے، ہلاک ہو گئے غلو کرنے والے"
کیونکہ تنطع میں نفس پر مشقت اور دین سے خروج ہے،
اور اسی طرح نبی ﷺ نے کوتاہی کرنے والوں کی مذمت کی اور منافقین کے بارے میں فرمایا: {وإذا قاموا إلى الصلاة قاموا..."
"﴿وإذا قاموا إلى الصلاة قاموا كسالى﴾[النساء:١٤٢]۔ پس اللہ کا دین غلو کرنے والے اور اس سے دور رہنے والے کے درمیان اعتدال ہے، اسی لیے یہاں فرمایا: {لمن شاء منكم أن يستقيم﴾یعنی نہ دائیں طرف جھکے نہ بائیں طرف، بلکہ اس کا راستہ اللہ کے دین پر استقامت والا ہو۔ اور استقامت جیسے خالق عزوجل کے ساتھ معاملے میں (یعنی عبادت میں) ہے، ویسے ہی مخلوق کے ساتھ معاملے میں بھی ہونی چاہیے۔

26) پس لوگوں کے ساتھ بھی دو انتہاؤں کے درمیان رہو:
ایک طرف سختی، غصہ اور ترش روئی،
اور دوسری طرف حد سے زیادہ نرمی، بے توجہی اور اپنی عزت و وقار کو گرا دینا۔

ایک طرف سے پختہ اور مضبوط رہو، دوسری طرف سے نرم اور ملائم رہو۔

27) اسی لیے فقہاء رحمہم اللہ نے قاضی کے بارے میں کہا: "اسے چاہیے کہ وہ نرمی دکھائے لیکن کمزوری نہ ہو، اور مضبوطی دکھائے لیکن سختی نہ ہو۔"

اس کی نرمی اسے کمزور نہ بنا دے، اور اس کی مضبوطی اسے سخت گیر نہ بنا دے، بلکہ وہ ان دونوں کے درمیان ہو:

نرمی ہو لیکن کمزوری نہ ہو،

مضبوطی ہو لیکن سختی نہ ہو،

تاکہ معاملات درست رہیں۔

28) بعض لوگ ہمیشہ لوگوں کے ساتھ ترش روئی اور سختی سے پیش آتے ہیں اور اپنے آپ کو دوسروں سے برتر سمجھتے ہیں، یہ غلط ہے۔

اور بعض لوگ اپنی عزت و وقار کو اتنا گرا دیتے ہیں اور اتنا عاجز ہو جاتے ہیں کہ لوگوں میں ان کی کوئی عزت باقی نہیں رہتی، یہ بھی غلط ہے۔

واجب یہ ہے کہ انسان ان دونوں کے درمیان رہے، جیسا کہ نبی ﷺ کا طریقہ تھا:

آپ ﷺ سختی کے مقام پر سختی کرتے اور نرمی کے مقام پر نرمی کرتے۔

پس انسان کو چاہیے کہ وہ حزم و عزم اور نرمی و شفقت اور رحمت کو جمع کرے۔ (تفسیر ابن عثیمین)

ابن القیم کا خلاصہ

ابن القیم نے خلاصہ بیان کیا: "قرآن تمام انسانوں کے لیے ایک یاددہانی ہے، جو انہیں دنیاوی اور اخروی معاملات میں رہنمائی فراہم کرتا ہے، ان کے رب، ان کی ذمہ داریوں اور ان کے اعمال کے نتائج کی یاددہانی کراتا ہے۔ یہ انہیں ان کے دشمنوں، ان کی خامیوں اور ان سے بچنے کے طریقوں سے خبردار کرتا ہے، اور انہیں مزید نعمتوں اور اجر و ثواب کی طرف بلاتا ہے۔ یہ ایک عالمگیر نصیحت ہے، لیکن اس کا اصل فائدہ انہی کو حاصل ہوتا ہے جو اس پر عمل کرتے ہیں، چنانچہ یہ متقی لوگوں کے لیے خاص ہدایت بن جاتی ہے۔"

﴿وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ﴾(سورۃ التکویر:29)

یہ آیت اس حقیقت کو بیان کرتی ہے کہ انسان کی چاہت اللہ کی چاہت کے تابع ہے۔(انسان کو مکمل آزادی دی گئی ہے خیر یا شر کے راستہ اپنانے کے لئے)اما شاکرا واما کفورا(سورہ الدہر)

الٰہی اور انسانی ارادہ: آیات کی تفسیر

سفیان الثوری نے سلیمان بن موسیٰ سے روایت کیا کہ جب یہ آیت:

﴿لِمَن شَاءَ مِنكُمْ أَن يَسْتَقِيمَ﴾

نازل ہوئی تو ابو جہل نے کہا: "معاملہ تو ہمارے اختیار میں ہے، ہم چاہیں تو سیدھا راستہ اختیار کریں اور چاہیں تو نہ کریں۔"

اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ﴾

یہ آیت بندے کی چاہت اور رب کی چاہت دونوں کو ثابت کرتی ہے—بندے کی چاہت اللہ کی چاہت کے بغیر آزاد نہیں۔

- ❖ اللہ نے فرمایا: "وَمَا تَشَاءُونَ"، یعنی انسانوں کی بھی ایک چاہت ہے،
- ❖ "إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ"، یعنی اللہ کی چاہت کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔
- ❖ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ کی سلطنت میں اس کی مرضی کے بغیر کچھ واقع نہیں ہوتا۔

اہل السنہ کے علماء کی وضاحت

اہل السنہ اور دیگر علماء نے اس موضوع پر تفصیل سے گفتگو کی ہے۔

ابن القیم نے اس بارے میں اہم تشریح بیان کی:

- ❖ "لِمَن شَاءَ مِنكُمْ"
- ❖ یہ جبریہ (جبریہ) کے رد میں ہے، جو کہتے ہیں کہ انسان کی کوئی چاہت نہیں، یا اس کی چاہت محض ایک علامت ہے، اصل میں اس کا عمل میں کوئی دخل نہیں۔

❖ "وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ"

❖ یہ قدریہ کے رد میں ہے، جو کہتے ہیں کہ انسان کی چاہت مکمل طور پر آزاد ہے اور اللہ کی چاہت سے غیر متعلق ہے۔ ان کے نزدیک جب انسان کسی عمل کا ارادہ کرتا ہے تو وہ اللہ کی چاہت کے بغیر بھی ہو جاتا ہے، اور اللہ کی مرضی کو اس میں کوئی دخل نہیں۔

خلاصہ

❖ قرآن ایک عالمگیر نصیحت ہے، مگر اس کا اصل فائدہ صرف ان لوگوں کو ملتا ہے جو اس پر عمل کرتے ہیں۔

❖ انسان کی چاہت اور اللہ کی چاہت دونوں ثابت ہیں، مگر انسان کی چاہت اللہ کی چاہت کے تابع ہے۔

❖ یہ آیات جبریہ اور قدریہ دونوں کے افراط و تفریط کا رد کرتی ہیں اور اہل السنہ کے متوازن عقیدے کی تائید کرتی ہیں۔

آیات کی تفسیر: الٰہی اور انسانی ارادے کا توازن

ابن القیم فرماتے ہیں:

"یہ دو آیات شرعی قانون (شَرْع) اور تقدیر الٰہی (قَدَر) دونوں کو ثابت کرتی ہیں، ساتھ ہی اسباب و نتائج، بندے کے اعمال، اور خالق کے افعال پر ان کی وابستگی کو واضح کرتی ہیں۔ ہر ایک کی اپنی عبادت کی ایک خاص شکل ہے:

1) پہلی آیت (لِمَن شَاءَ مِنكُمْ أَن يَسْتَقِيمَ) سے ماخوذ عبادت میں کوشش، جدوجہد، انتخاب، اور عمل شامل ہے۔

2) دوسری آیت (وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ) سے ماخوذ عبادت میں اللہ پر بھروسہ، اس کی مدد طلب کرنا، اس کی طرف رجوع، اور یہ سمجھنا شامل ہے کہ بندہ کچھ نہیں چاہ یا کر سکتا جب تک اللہ اسے توفیق نہ دے۔"

وہ مزید کہتے ہیں:

"لفظ رَبِّ الْعَالَمِينَ ان تمام معانی کو محیط ہے۔ جو کوئی بھی ان میں سے کسی ایک پہلو کو رد کرتا ہے، وہ اللہ کی ربوبیت کی تکمیل کو ناقص ٹھہراتا ہے۔ اور کامیابی صرف اللہ کی طرف سے ہے۔"

فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ (سورۃ التکویر:26) کا چیلنج

یہ آیت انسانی عقل کو للکارتی ہے اور واضح ہدایت ملنے کے بعد ان کے ردِ عمل پر سوال اٹھاتی ہے۔ گویا کہا جا رہا ہے: "حق واضح ہو جانے کے بعد تم کہاں بھاگ رہے ہو؟" ایسے غیر متنازعہ ثبوت کے بعد کوئی کدھر جا سکتا ہے؟ کیا عذر پیش کرے گا؟ یہ سوال حق سے انکار کی ناممکنیت کو اجاگر کرتا ہے۔

ابن القیم کی رائے:

"یہ آیات انسانی ذمہ داری اور الٰہی حاکمیت کے درمیان کامل توازن کو بیان کرتی ہیں۔ ہدایت کے لیے انسانی کوشش اور اللہ کی توفیق دونوں ضروری ہیں۔ یہ ایک گہری یاددہانی ہے کہ اگرچہ انسان کو عمل کا حکم ہے، لیکن کامیابی آخرکار اللہ کے فضل اور اس کے حکم پر منحصر ہے۔"

← خلاصہ

سورۃ التکویر کی یہ آیات انسان کو اس کی ذمہ داری کا احساس دلاتی ہیں، ساتھ ہی اللہ کی حاکمیت کی کامل تصویر پیش کرتی ہیں۔ ہدایت ایک "دونوں طرفہ عمل" ہے—انسان کوشش کرتا ہے، اور اللہ توفیق دیتا ہے۔

فتح القدیر اور احسن البیان سے بعض نکات

1) یعنی اس طرح ادھیڑ دیئے جائیں گے جس طرح چھت ادھڑی جاتی ہے۔
2) یہ جواب ہے یعنی مذکورہ امور ظہور پذیر ہوں گے، جن میں سے پہلے چھ کا تعلق دنیا سے ہے اور دوسرے چھ امور کا آخرت سے۔ اس وقت ہر ایک کے سامنے اس کی حقیقت آجائے گی۔
3) یہ ستارے دن کے وقت اپنے منظر سے پیچھے ہٹ جاتے ہیں اور نظر نہیں آتے اور یہ زحل، مستری، مریخ، زہرہ، عطارد ہیں، یہ خاص طور پر سورج کے رخ پر ہوتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ سارے ہی ستارے مراد ہیں، کیونکہ سب ہی اپنے غائب ہونے کی جگہ پر غائب ہو جاتے ہیں یا دن کو چھپے رہتے ہیں۔
4) یہ خطاب اہل مکہ سے ہے اور صاحب سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ یعنی تم جو گمان رکھتے ہو کہ تمہارا ہم نسب اور ہم وطن ساتھی، (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) دیوانہ ہے۔ نعوذ باللہ ایسا نہیں ہے، ذرا قرآن پڑھ کر تو دیکھو کہ کیا کوئی دیوانہ ایسے حقائق بیان کر سکتا ہے اور گزشتہ قوموں کے صحیح صحیح حالات

بتلا سکتا ہے جو اس قرآن میں بیان کئے گئے ہیں۔

5) یعنی کیوں اس سے روگردانی کرتے ہو؟ اور اس کی اطاعت نہیں کرتے۔

6) یعنی تمہاری چاہت، اللہ کی توفیق پر منحصر ہے، جب تک تمہاری چاہت کے ساتھ اللہ کی مشیت اور اس کی توفیق بھی شامل نہیں ہوگی اس وقت تک تم سیدھا راستہ اختیار نہیں کرسکتے۔

گیارھواں حصہ

(سورۃ سے حاصل ہونے والے اسباق)

(گیارھواں حصہ) سورۃ سے حاصل ہونے والے اسباق

آخر میں، ہم ہر سورۃ سے سیکھے جانے والے اسباق پر گفتگو کریں گے۔ یہ اسباق—جو کل چار ہزار سے زائد ہیں—عملی نوعیت کے ہیں اور ہمیں قرآن کی تعلیمات کو اپنی روزمرہ زندگی میں نافذ کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ یہ اسباق ارشد بشیر مدنی کی کتاب "اہداف واسباق قرآن" سے لیے گئے ہیں۔

ان گیارہ حصوں کے ذریعے، اس سلسلے کا مقصد ہمیں قرآن سے بامعنی طور پر جوڑنا ہے۔ یہ روایتی علم کو جدید بصیرت کے ساتھ یکجا کرتا ہے، جو ہمیں اس کے لازوال پیغام پر غور وفکر کرنے میں مدد دیتا ہے۔ یہ سفر ہمیں ترغیب دینے، تعلیم دینے اور اللہ کے قریب کرنے کے لیے ترتیب دیا گیا ہے۔ آیئے اس سفر کا آغاز کریں۔

بعض موضوعات

- قیامت کے دن کی ہولناکیاں (1-14)
- رسول ﷺ اور قرآن کے سچے ہونے پر اللہ کی قسم کا تذکرہ (15-29)

بعض اسباق

- قیامت کا ذکر ہو تو انسان کا دل نرم ہو جاتا ہے، نرم قوم کو جس طرح چاہے موڑ سکتے ہیں اور اس طرح وہ ترقی کر پاتی ہے۔ اس کے بعد رسالت کا سمجھانا آسان ہو جاتا ہے۔
- اذا الشمس کورت۔۔۔۔ ان آیات میں قیامت کے ہولناک مناظر ذکر کیے گئے ہیں تاکہ عقل مند اور سمجھدار لوگ قیامت کے آنے سے پہلے اس کی تیاری کر کے غفلت سے باز آ جائیں۔
- اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی شیطان سے مکمل حفاظت فرمادی ہے۔
- اللہ تعالیٰ نے جبرئیل امین کو ان کے اچھے اخلاق اور اچھی خصلتوں کی وجہ سے کریم کے لقب سے نوازا اور جبرئیل علیہ السلام سارے ملائکہ میں افضل اور ان کے سردار ہیں۔
- اللہ کے پاس قرآن مجید کا جو شرف ہے وہ بیان کیا، مومنوں کو چاہیے کہ وہ قرآن عظیم کو جانیں، اس کی تعظیم کریں، اور اس کو اپنے لئے کتاب حیات بنائیں۔
- اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کی تعریف بیان کی کہ آپ پر قرآن مجید نازل کیا گیا اور آپ لوگوں کو اس کی

طرف بلاتے ہیں، آپ لوگوں میں زیادہ عقل مند با اخلاق اور سچے ہیں۔

❖ اللہ کے رسول صادق وامین ہیں، آپ نے پوری وضاحت کے ساتھ دین کا پیغام پہنچا دیا ہے، آپ اس دنیا سے اس وقت تک رحلت نہیں فرمائے جب تک کہ سارا دین آپ نے امت تک نہیں پہنچا دیا۔

مناسبت / لطائف التفسیر

❖ سورہ تکویر میں روشنی کی قلت کو بیان کیا گیا۔

❖ 15 آیات میں آخرت کے احوال بیان کیے گئے ہیں، پھر قسم اور گواہ کے بعد وحی اور رسالت کے اثبات کے لیے آیتیں بیان کی گئی ہیں۔

❖ تین سورتوں میں آخرت کی جس کامیابی کا ذکر ہوا ہے اس کے لیے انسان کو syllabus کی ضرورت ہے سورہ تکویر میں نصابِ فلاحِ آخرت کا ذکر ہوا، یعنی قرآن و سنت ہی حق ہے اسی کو follow کرو تو آخرت میں کامیاب ہوں گے۔

❖ گذشتہ تین سورتوں میں عقلی، مشاہداتی اور تاریخی انفس و آفاق پر تدبر کے ذریعہ انسان کی حقیقت اور آخرت کا مطلب سمجھایا گیا (آخرت کا مطلب اعادۂ تخلیق ہے تم نے اول تخلیق کا اعتراف کیا تو اعادہ کیا مشکل ہے)۔

❖ تین سورتوں میں قیامت کا اثبات اور اس میں حقیقی کامیابی اور اصل ٹارگیٹ ہے، دنیا میں موت کی اور آخرت کے دن کی تیاری کرنا ہے۔

❖ باطل وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ التکویر کی طرح ہے جب کہ حق وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ طرح ہے۔

❖ تین سورتوں میں آخرت کی یاد دلا کر Programming کی جارہی ہے۔

آیات اور حدیث برائے حفظ، تدبر و تذکیر

آیت 1 وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ ﴿٨﴾ بِأَيِّ ذَنبٍ قُتِلَتْ ﴿٩﴾ التکویر

ترجمہ: اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے سوال کیا جائے گا۔ کہ کس گناہ کی وجہ سے وہ قتل کی گئی؟۔

➡ حدیث 1: من عال ثلاث بنات فأدبهن وزوجهن وأحسن إليهن فله الجنة
ترجمہ: جس نے تین بیٹیوں کی پرورش کی انہیں ادب سکھلایا ان کی شادیاں کیں ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا اس کے لیے جنت ہے۔[36]

➡ حدیث 2: عن ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم " مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ رَأْىُ عَيْنٍ فَلْيَقْرَأْ (إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ) و (إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ) وَ (إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) " .
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا جو شخص قیامت کا حال اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہے وہ سورت تکویر، سورت انفطار اور سورت انشقاق پڑھ لے۔[37]

➡ حدیث 3: عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ، أُخْتِ عُكَّاشَةَ قَالَتْ حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فِي أُنَاسٍ وَهُوَ يَقُولُ " لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهَى عَنِ الْغِيلَةِ فَنَظَرْتُ فِي الرُّومِ وَفَارِسَ فَإِذَا هُمْ يُغِيلُونَ أَوْلاَدَهُمْ فَلاَ يَضُرُّ أَوْلاَدَهُمْ ذَلِكَ شَيْئًا " . ثُمَّ سَأَلُوهُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم " ذَلِكَ الْوَأْدُ الْخَفِيُّ " . زَادَ عُبَيْدُ اللَّهِ فِي حَدِيثِهِ عَنِ الْمُقْرِئِ وَهْىَ ﴿ وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ ﴾

جدامہ بنت وہب اخت عکاشہ (رض) کی بہن سے روایت ہے کہ لوگوں کی موجودگی میں میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرما رہے تھے میں نے غیلہ سے منع کرنے کا پختہ

---

36 (سنن أبي داود: 5147)

37 (سنن الترمذي: 3653)

ارادہ کر لیا تھا پس میں نے اہل روم وفارس میں دیکھا کہ ان کی اولادیں غیلہ کرتی ہیں اور ان کی اولاد کو اس سے کوئی نقصان نہیں ہوتا پھر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا یہ پوشیدہ طور پر زندہ درگور کرنا ہے عبید اللہ نے اپنی حدیث میں مقری سے (وَإِذَا الْمَوْؤُدَةُ سُئِلَتْ) اضافہ ذکر کیا ہے۔[38]

[38] (الصحیح مسلم:b1442).

بارہواں حصہ

عمومی معلومات

مختلف مباحث وعناوینِ سورہ پر سیر حاصل معلومات اور سورۃ سے متعلق مخالف اسلام اسرائیلیات پر رد وموضوع اَحادیث وغیر منجبر ضعیف اَحادیث پر رد اور رد باطل عقائد ونظریات وشبہات در لغت واسلامی موضوعات اور اسی طرح جدید ریسرچ پر مبنی شبہات کا تفصیلی رد

مضمون 1

سورۃ التکویر

1 عن سودة زوج النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قالت...

النص العربي:

(("يبعث الناس حفاةً عراةً غُرلاً قد ألجمهم العرق، وبلغ شحوم الآذان . . . فقال: قد شغل الناس، (لِكُلِّ امْرِئٍ . . . شَأْنٌ يُغْنِيهِ)"))

- ❖ یہ حدیث اس سند سے بہت غریب ہے، راوی میں ضعف ہے۔ ابن جریر نے بھی اسی طرح روایت کیا۔
- ❖ (تکویر:1)، دیکھیں: تفسیر الطبری(30/39)، الجرح والتعدیل(7/16)

➜ ترجمہ: "قیامت کے دن لوگ ننگے پاؤں، برہنہ، غیر مختون اٹھائے جائیں گے، پسینہ ان کے جسموں پر لگام کی طرح ہو جائے گا... سب اپنی اپنی پریشانی میں مشغول ہوں گے۔"

2-عن معاوية بن سعيد: إن هذا البحر بركة . . .

النص العربي:

(("هذا البحر بركة . . . أسفله آبار مطبقة بالنحاس، فإذا كان يوم القيامة أسجر."))

- ❖ یہ اثر نہایت عجیب وغریب ہے۔
- ❖ (تکویر:6)

➜ ترجمہ: "یہ بحر روم (بحر روم) زمین کے وسط میں برکت والا ہے، قیامت کے دن اس میں آگ بھڑکائی جائے گی۔"

3-الحسن يقول: من في الجنة؟ قال: "الموءودة في الجنة"

النص العربي:

(("الموءودة في الجنة."))

- ❖ یہ حدیث مرسل ہے؛یعنی حسن بصری وغیرہ کی مرسل روایات میں سے ہے۔
- ❖ (تکویر:8)
- ➜ ترجمہ:"رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: جنت میں کون ہے؟

فرمایا: دفن کی گئی بچی جنت میں ہے۔"

حدیث اور اس کی تحقیق

حدیث کا متن:

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتِ النَّارَ فَبَكَتْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: "مَا يُبْكِيكِ؟" قَالَتْ: "ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ، فَهَلْ تَذْكُرُونَ أَهْلِيكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟" فَقَالَ: "أَمَّا فِي ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ أَحَدٌ أَحَدًا: عِنْدَ الْمِيزَانِ، وَعِنْدَ الْكِتَابِ، وَعِنْدَ الصِّرَاطِ."

حدیث کا ترجمہ:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے جہنم کا ذکر کیا تو رو پڑیں۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: "تمہیں کس چیز نے رلایا؟" انہوں نے کہا: "میں نے جہنم کو یاد کیا تو رو پڑی۔ کیا قیامت کے دن آپ اپنے اہل خانہ کو یاد کریں گے؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "تین مقامات پر کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا:

1) میزان کے پاس، جب تک یہ نہ جان لے کہ اس کے اعمال کا پلڑا بھاری ہے یا ہلکا۔

2) کتابِ اعمال ملنے کے وقت، جب کہا جائے گا: 'لو، اپنی کتاب پڑھو!' (سورۃ الحاقہ: 19)، یہاں تک کہ وہ جان لیں کہ انہیں کتاب دائیں ہاتھ، بائیں ہاتھ، یا پیٹھ پیچھے سے دی جائے گی۔

3) صراط پر، جب اسے جہنم کے کناروں کے درمیان رکھ دیا جائے گا۔"[39]

نوٹ: محدثین کے نزدیک یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ سند میں راویوں کے درمیان تسلسل موجود نہیں۔

حدیث کی تحقیق:

- یہ حدیث مصادر جیسے سنن أبي داود (4755)، مسند أحمد (24696)، اور مستدرک الحاکم (8722) میں مروی ہے۔
- سند میں حسن بصری اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے درمیان ارسال (سند کا ٹوٹنا) پایا جاتا ہے، جس کی وجہ سے بہت سے محدثین اسے ضعیف قرار دیتے ہیں۔ حاکم اور ذہبی نے بھی اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔
- البانی نے اپنی کتب "مشکاۃ المصابیح" اور "ضعیف الترغیب والترھیب" میں اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔
- بعض محدثین قیامت کے تین مقامات والی حدیث کو حسن لغیرہ بھی کہا جیسے شیخ شعیب الارناوط

ملاحظہ: شیخ البانی نے ضعیف کہا لیکن شیخ عراقی نے جید اور شیخ ارناووط نے حسن لغیرہ کہا ہے

مضمون 2

یوسف اسلام (سابقہ کیٹ اسٹیونس) اور قرآن کے آہنگ کا اثر

یوسف اسلام، جنہیں پہلے کیٹ اسٹیونس کے نام سے جانا جاتا تھا، یا اسی طرح کے دیگر افراد جنہوں نے قرآن کی نغمگی اور آہنگ سے گہرا اثر لیا۔ اگرچہ یوسف اسلام کے اسلام قبول کرنے کا سفر خاص طور پر سورۃ التکویر سے منسلک نہیں، لیکن ان پر قرآن کی نغمگی اور معنوی گہرائی نے بہت اثر ڈالا:

- ان کے بھائی نے انہیں قرآن کا تحفہ دیا، جس کے ذریعے وہ اسلام سے متعارف ہوئے۔
- قرآن کے آہنگ اور اس کے گہرے معنی نے ان کی فنکارانہ حس کو چھو لیا، جس کے نتیجے میں انہوں نے 1977 میں اسلام قبول کیا۔

---

[39] (سنن ابی داؤد: 4755؛ مسند احمد: 24696؛ مستدرک حاکم: 8722)

یوسف اسلام کے علاوہ بھی موسیقی سے وابستہ کئی افراد نے قرآن کی نغمگی اور روحانی اثر سے متاثر ہو کر اسلام قبول کیا، جن میں بعض نے سورۃ التکویر جیسی سورتوں کی آیات کو سن کر ایمان کی روشنی پائی۔

مضمون 3

قرآن میں لسانی معجزہ

الفاظ کا انتخاب

- ❖ عَسْعَسَ (As'asa):
- ❖ یہ لفظ ایسے مادے سے نکلا ہے جس کے معنی "قریب آنا" اور "دور جانا" دونوں ہیں، یعنی اس میں دوہرا مفہوم پایا جاتا ہے۔
- ❖ یہ رات کے دونوں عبوری لمحات کو خوبصورتی سے بیان کرتا ہے: جب رات کی تاریکی پھیلنے لگے (آنا) اور جب رات کا اندھیرا چھٹنے لگے (جانا)۔
- ❖ ایک ہی لفظ دونوں حرکتوں کو سمو لیتا ہے، جو رات کے دوران وقت کی مسلسل تبدیلی اور روانی کو ظاہر کرتا ہے۔
- ❖ تَنَفَّسَ (Tanaffasa):
- ❖ اس کا معنی ہے "سانس لینا"، جو صبح کے وقت کو اس طرح بیان کرتا ہے جیسے صبح نے پہلی بار سانس لیا ہو۔
- ❖ اس فعل کے استعمال سے تازگی، تجدید اور رات کی خاموشی و تاریکی کے بعد راحت کا منظر ابھرتا ہے۔

➔ نتیجہ:

امام جرجانی کے اصولِ نظم کے مطابق، آیات

"وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ"

- ❖ غیر معمولی ہم آہنگی، الفاظ کے انتخاب اور منظر کشی کو ظاہر کرتی ہیں۔ یہ مختصر جملوں میں گہرے معانی سمو دیتی ہیں، جن میں آہنگ، بصری حسن اور روحانی گہرائی کا حسین امتزاج ہے جو دل کو مسحور کر دیتا ہے۔
- ❖ یہ لسانی معجزہ قرآن کے الہامی ہونے کی دلیل ہے، جس نے انسانی شاعری کے ماہرین کو بھی اس کی

فصاحت وبلاغت جیسی کوئی مثال پیش کرنے سے عاجز کر دیا۔

مضمون 4

سائنسی اور قرآنی تدبر

سائنس سورج کی زندگی کو طبیعیات اور فلکیات کے اصولوں کے تحت بیان کرتی ہے، جبکہ قرآن آسمانی اجسام کے اختتام کا ذکر کرتا ہے۔ مثال کے طور پر:

"إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ"(سورۃ التکویر، 81:1)

یہ آیت سورج کے اختتام کی طرف اشارہ کرتی ہے، جو کائنات میں الٰہی نظم کی عکاسی کرتی ہے۔

← نتیجه

یہ سائنسی طور پر ثابت ہے کہ سورج کا ہیلیم اور ہائیڈروجن ایندھن ایک دن ختم ہو جائے گا، جس کے بعد اس کی موجودہ حالت کا اختتام ہو جائے گا۔ ستاروں کی ارتقائی منازل کی یہ تفہیم عشروں کی مشاہداتی اور نظری تحقیق پر مبنی ہے، جو سورج کی توانائی کے محدود ہونے کی تصدیق کرتی ہے۔

مضمون 5

"إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ"(سورۃ التکویر:81:1) کی سائنسی اور قرآنی ہم آہنگی

یہ آیت اس لمحے کو بیان کرتی ہے جب سورج اپنی روشنی اور توانائی کھو دے گا، جو قیامت کے دن کے عظیم کائناتی واقعے کی نشاندہی ہے۔ سائنسی لحاظ سے جدید فلکیات نے ثابت کیا ہے کہ ستارے، جن میں سورج بھی شامل ہے، محدود عمر رکھتے ہیں۔ یہ قرآن کے بیان کردہ سورج کے انجام سے ہم آہنگ ہے۔

سائنسی نقطہ نظر

- سورج اپنی توانائی "نیوکلیئر فیوژن" کے ذریعے پیدا کرتا ہے، جس میں مرکزے میں ہائیڈروجن ہیلیم میں تبدیل ہوتی ہے۔
- اربوں سالوں میں یہ عمل سورج کے ہائیڈروجن ایندھن کو ختم کر دے گا۔

❖ "دی ایسٹرو فزیکل کانسیپٹس" (مارٹن ہارویٹ) کے مطابق، جب ہائیڈروجن ختم ہو جائے گا تو سورج "ریڈ جائنٹ" بن جائے گا، اپنی بیرونی تہیں گرا دے گا اور آخرکار "وائٹ ڈوارف" میں تبدیل ہو جائے گا، جس سے اس کی روشنی اور حرارت تقریباً ختم ہو جائے گی۔

قرآنی اور سائنسی ہم آہنگی

❖ لفظ "كُوِّرَتْ" (لپیٹ دیا جانا یا بجھ جانا) سائنسی وضاحت کے عین مطابق ہے کہ سورج آخرکار مدھم ہو جائے گا۔ جب اس کا ہیلیم بھی ختم ہو جائے گا تو نیوکلیئر فیوژن کا عمل رک جائے گا، اور یوں سورج کی روشنی گویا "لپیٹ" دی جائے گی۔

❖ یہ غیر معمولی ہم آہنگی اس حقیقت کو ظاہر کرتی ہے کہ قرآن نے کائناتی حقائق کی طرف اس وقت اشارہ کیا جب سائنس ان سے ناواقف تھی۔

🡐 حوالہ

❖ Harwit, Martin. The Astrophysical Concepts. Springer, 4th Edition

مضمون 6

سورۃ التکویر (81:8-9) اور "الموءودۃ" — اسلام میں عورت کے حقوق

"وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ بِأَيِّ ذَنبٍ قُتِلَتْ"

یہ آیت جاہلیت کے دور میں لڑکیوں کو زندہ دفن کرنے کی رسم کی شدید مذمت اور عورت کے حقوق کی بحالی کی علامت ہے۔ اسلام نے عورت کو عزت، زندگی اور مساوات عطا کی۔

1. بچیوں کے قتل کی مذمت

❖ عرب جاہلیت میں لڑکیوں کو غربت، شرم یا سماجی دباؤ کے خوف سے زندہ دفن کیا جاتا تھا۔

❖ اسلام نے اس فعل کو سخت گناہ قرار دے کر اس کا خاتمہ کیا اور بیٹی کو رحمت قرار دیا۔

❖ قرآنی دلیل:

"وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ نَّحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ"

(اپنے بچوں کو غربت کے خوف سے قتل نہ کرو، ہم انہیں اور تمہیں رزق دیں گے)(سورۃ الاسراء:31)

2. عورت اور مرد کی مساوی قدر

- ❖ اسلام نے عورت کو روحانی، سماجی اور قانونی حقوق میں مرد کے برابر قرار دیا۔
- ❖ قیامت کے دن مرد و عورت دونوں کے اعمال کا یکساں حساب ہو گا۔
- ❖ قرآنی دلیل:

"إِنَّ ٱلْمُسْلِمِينَ وَٱلْمُسْلِمَـٰتِ وَٱلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُؤْمِنَـٰتِ... أَعَدَّ ٱللَّهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا"

(یقیناً مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں... اللہ نے ان کے لیے مغفرت اور بڑا اجر تیار کیا ہے)(سورۃ الاحزاب:35)

3. عورت کے حقوق کا تحفظ

- ❖ زندگی کا حق: قرآن نے بیٹیوں کے قتل کو حرام قرار دیا۔
- ❖ تعلیم کا حق: عورتوں کو علم حاصل کرنے کی ترغیب دی گئی۔
- ❖ حدیث: "علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔"(ابن ماجہ:224)
- ❖ وراثت کا حق: عورت کو وراثت میں حصہ دینا جاہلیت کے مقابلے میں انقلابی قدم تھا۔
- ❖ قرآنی دلیل:

"لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ ٱلْأُنثَيَيْنِ"

(مرد کے لیے دو عورتوں کے برابر حصہ ہے)(سورۃ النساء:11)

4. حسن سلوک کی تاکید

- ❖ نبی اکرم ﷺ نے بیٹیوں اور عورتوں سے حسن سلوک کی اہمیت کو اجاگر کیا۔
- ❖ حدیث:

"جس کو بیٹیوں کی آزمائش ہوئی اور اس نے ان کے ساتھ حسن سلوک کیا، وہ اس کے لیے جہنم سے ڈھال بن جائیں گی۔" (صحیح بخاری: 5649)

5. عورت کی انفرادی حیثیت

- ❖ مال پر حق: عورت کو اپنی ملکیت، وراثت اور دولت کے تصرف کا مکمل اختیار حاصل ہے۔
- ❖ نکاح میں حق: نکاح کے لیے عورت کی رضامندی ضروری ہے، اور اسے طلاق کا حق بھی حاصل ہے۔
- ❖ قرآنی دلیل:

"فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ"

(یا تو معروف طریقے سے روک لو یا بھلے طریقے سے رخصت کر دو) (سورۃ البقرہ: 229)

➔ نتیجہ

قرآن میں "الموءودة" کی مذمت اسلام کے عورت پر ہر طرح کے ظلم کے انکار کی علامت ہے۔ اسلام نے عورت کو زندگی، عزت اور مساوات کا حق دے کر اس کی حیثیت کو بدل دیا اور اسے شفقت وعدل کا دین بنا دیا۔

یہ تعلیمات اقوام متحدہ کے چارٹر (1948) اور فرانسیسی حقوق انسانی اعلامیے (1789) سے بہت پہلے عورت کے حقوق کے لیے انقلابی بنیاد فراہم کرتی ہیں۔

اسلامی تعلیمات آج بھی مسلم معاشروں اور دنیا بھر میں عورت کی عزت واحترام کی تحریک کا سرچشمہ ہیں۔

مضمون 7

کیا یہ ثابت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے جاہلیت میں اپنی بیٹی کو زندہ دفن کیا؟

خلاصہ جواب (اسلام Q/A اور دیگر معتبر مصادر کے مطابق):

ہم پورے اعتماد کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ مشہور قصہ کہ انہوں نے جاہلیت میں اپنی بیٹی کو زندہ دفن کیا، ثابت نہیں ہے۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. سند اور مصادر میں عدم ثبوت

- ❖ یہ قصہ نہ تو کتبِ حدیث، نہ ہی آثار و تاریخ کی معتبر کتابوں میں آیا ہے۔

❖ اس کی اصل صرف ان روایات سے منسوب ہے جنہیں اہل تشیع بغیر کسی معتبر سند اور دلیل کے بیان کرتے ہیں۔

2. تاریخی وعقلی دلائل

❖ اگر بنی عدی (حضرت عمر کا قبیلہ) میں بیٹیوں کو دفن کرنا عام ہوتا تو حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا (حضرت عمر کی بڑی بیٹی) جاہلیت میں بعثتِ نبوی سے پانچ سال قبل پیدا ہوئیں، تو انہیں کیوں نہ دفن کیا گیا؟ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت عمر کے خاندان میں یہ عمل رائج نہ تھا۔

❖ حافظ ابن حجر نے "الاصابہ" میں بھی اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔

3. حضرت عمر کی اپنی روایت

❖ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جو روایت صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے، وہ یہ ہے کہ جب ان سے آیت "وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ" (التکویر:8) کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے قیس بن عاصم کا واقعہ بیان کیا کہ اس نے جاہلیت میں اپنی آٹھ بیٹیوں کو دفن کیا تھا، اور اس کے کفارے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا۔ حضرت عمر نے اپنی طرف یہ عمل منسوب نہیں کیا۔

4. اگر بالفرض ایسا ہوا بھی ہو

❖ اگر یہ قصہ درست بھی مان لیا جائے تو جاہلیت کے اعمال اسلام میں معاف ہیں، اور اسلام قبول کرنے کے بعد سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے شرک اور بت پرستی جیسے بڑے گناہ بھی معاف کیے، تو بیٹی کو دفن کرنے جیسے عمل کا بھی کفارہ ہے۔

5. کتب میں اس قصے کا ذکر

❖ بعض غیر معتبر تاریخی کتب یا ادبیات میں یہ قصہ بیان ہوا ہے، جیسے عباس محمود العقاد کی "عبقریة عمر" یا بعض شیعہ مصادر میں، لیکن ان کا کوئی معتبر سندی یا تاریخی وزن نہیں۔

❖ العقاد نے خود اس قصے کی صحت پر شک ظاہر کیا ہے، اور اس کی تاریخی بنیاد کو کمزور قرار دیا ہے۔

➔ نتیجہ

❖ اس قصے کی کوئی معتبر سند یا تاریخی بنیاد نہیں؛ یہ صرف بعض غیر معتبر روایات یا ادبی قصے کی حد تک ہے

❖ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے خاندان میں بیٹیوں کو دفن کرنا رائج نہ تھا، اور نہ ہی اس کی کوئی مضبوط روایت ثابت ہے۔ واللہ اعلم

اور طلبہ وطالبات کے لئے 3 اسائن منٹ

نوٹ: بچوں اور بڑوں کے لیے 3 اسائنمنٹس

1) بچوں کے لیے اسائنمنٹ (عمر کا گروپ: 8-12 سال)

2) بالغوں کے لیے اسائنمنٹ

سورۃ التکویر: بچوں اور بڑوں کے لیے اسائنمنٹس

نیچے بچوں (عمر 8–12 سال) اور بڑوں دونوں کے لیے تین تین اسائنمنٹس دی گئی ہیں، جو سورۃ التکویر کے موضوعات اور اسباق پر مبنی ہیں۔ یہ سرگرمیاں سیکھنے، غور وفکر اور عملی اطلاق کو فروغ دیتی ہیں۔

بچوں کے لیے اسائنمنٹس (عمر 8–12 سال)

1) یومِ قیامت کی منظر کشی

- کام: سورۃ التکویر کی پہلی 14 آیات میں بیان کردہ مناظر (جیسے سورج کی روشنی کا ختم ہونا، ستاروں کا جھڑنا، پہاڑوں کا ہلنا، جنگلی جانوروں کا اکٹھا ہونا)۔ ذکر کریں آیات
- مقصد: بچوں کو قیامت کے واقعات کا تصور کرنے میں مدد دینا اور آسان الفاظ میں ان مناظر کی وضاحت کرنا۔

2) الفاظ اور معنی ملائیں

- کام: سورۃ سے اہم عربی الفاظ (مثلاً الشَّمْسُ، النُّجُومُ، الْجِبَالُ، الْمَوْءُودَةُ) کی فہرست بنائیں اور انہیں معانی اور سادہ وضاحت کے ساتھ ملائیں۔
- مقصد: قرآنی الفاظ کی پہچان اور سمجھ بوجھ کو مضبوط کرنا، اور الفاظ کو سیاق وسباق سے جوڑنا۔

3) کردار نگاری: اعمال نامہ

- کام: فہرست اچھے اعمال اور برے اعمال کی ہماری کتاب بلوغت کی دہلیز سے نقل کریں
- مقصد: جوابدہی اور اچھے اعمال کی اہمیت کو اجاگر کرنا، جیسا کہ سورۃ التکویر میں بیان ہوا ہے۔

بڑوں کے لیے اسائنمنٹس

1) تأملی مضمون: آخرت کی حقیقت

- کام: ایک مختصر مضمون لکھیں کہ سورۃ التکویر میں قیامت کے مناظر آپ کی زندگی، جوابدہی اور ترجیحات پر کیسے اثر انداز ہوتے ہیں۔
- مقصد: سورۃ کے پیغام سے ذاتی تعلق کو گہرا کرنا اور اپنے اعمال و عقائد پر غور و فکر کو فروغ دینا۔

2) موضوعاتی گروپ ڈسکشن

- کام: ایک گروپ ڈسکشن کا انعقاد یا اس میں شرکت کریں جس میں سورۃ التکویر کے تین موضوعات پر بات ہو: (الف) قیامت کی نشانیاں، (ب) وحی کی صداقت، (ج) انسانی جوابدہی۔
- مقصد: اجتماعی سیکھنے اور تدبری سوچ کو فروغ دینا، اور سورۃ کے پیغام کو عصرِ حاضر کے مسائل اور ذاتی تربیت سے جوڑنا۔

3) قرآنی تحقیقی اسائنمنٹ

- کام: تحقیق کریں اور پیش کریں کہ سورۃ التکویر کیسے عورت کے حقوق اور عزت کو اجاگر کرتی ہے، خاص طور پر "زندہ دفن کی گئی لڑکی" والی آیت کے ذریعے، اور اس کا موازنہ جدید انسانی حقوق کے تصورات سے کریں۔
- مقصد: تجزیاتی سوچ اور قرآن کے عدل و انصاف کے پیغام کو سمجھنا، خصوصاً عورتوں کے حقوق کے حوالے سے۔

اسائنمنٹس کی جدول

عمر کا گروپ	اسائنمنٹ کا عنوان	مقصد
بچے	یومِ قیامت کی منظر کشی	قرآنی آیات سے
بچے	الفاظ اور معنی ملائیں	قرآنی الفاظ کی پہچان اور سمجھ بوجھ
بچے	کردار نگاری: اعمال نامہ	جوابدہی اور اخلاقی غور و فکر

بڑے	تأملی مضمون	آخرت پر گہرا ذاتی غور و فکر
بڑے	موضوعاتی گروپ ڈسکشن	اجتماعی سیکھنا اور تدبری سوچ
بڑے	قرآنی تحقیقی اسائنمنٹ	قرآنی عدل و انصاف اور حقوق پر تحقیقی تجزیہ

یہ اسائنمنٹس بچوں اور بڑوں دونوں کو سورۃ التکویر کے ساتھ مربوط اور سرگرم رکھنے کے لیے تیار کی گئی ہیں، تاکہ حفظ، فہم اور اسباق کا عملی اطلاق روزمرہ زندگی میں ممکن ہو۔

AskIslampedia is an Islamic web portal where Islamic authentic information is available in an easy, organized and structured manner, from where the world can know the true Islam in one click In sha Allaah,

Its aim is to spread the correct information of Islam to everyone regardless of religion, creed, race and colour.

AskIslamPedia works on a simple concept that declares "we are only translators or compilers", thus ,collecting the world's scattered knowledge, or in other words it is like a supermarket where all kinds of quality items are available. In Sha Allaah ,

The aim of AskIslamPedia is to work in (50) popular languages spoken around the world (In sha Allaah), Alhamdulillah,
And work has been done on 23 languages in the first phase and in sha Allaah work is ongoing on 20 more languages in the second phase, Alhamdulillah

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

www.abmqurannotes.com| www.askislampedia.com| www.askmadanicom

SHAIKH Dr. ARSHAD BASHEER UMARI MADANI waffaqahullah
Hafiz and Aalim, Fazil (Madina University, K.S.A), M.B.A
Founder & Director of AskIslamPedia.com
Chairman: Ocean the ABM School, Hyderabad, TS,INDIA
+91 92906 21633 (WhatsApp only)